



مناسک حج

مصنف

آیة العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ

- وجوب حج
- شرائط وجوب حج
- حج کی وصیت
- نیابت کے احکام
- عمرہ کی اقسام
- حج کی قسمیں
- حج تمنع -
- حج افراد۔
- حج قرآن۔
- مستحب حج
- احرام کے میقات
- ذوالحلیفہ۔
- وادی عقبہ۔
- حجفہ۔
- یللم۔
- قرن منازل
- مکہ
- محل رہائش
- میقات کے احکام
- احرام کا طریقہ
- ۱۔ نیت۔
- 2۔ تلبیہ۔
- 3۔ احرام کے دو کیڑوں (لنگ اور چادر) کا پہننا۔
- احرام میں ترک کی جانے والی چیزیں
- خشکی کے جانور کا شکار
- شکار کے کفارات
- بقیہ محرمات احرام کے مسائل
- جماع
- عورت کا بوسہ لینا۔
- عورت کو دیکھنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا۔
- استمناء۔
- نکاح کرنا۔
- خوشبو لگانا۔
- سر مہ لگانا
- مردوں کے لیے بوٹ یا موزے پہننا۔
- جدال (یعنی بحث و جھگڑا کرنا)
- جسم کی جوئیں مارنا۔
- آرائش کرنا (بناؤ سنگھار کرنا)
- تیل لگانا۔
- بدن کے بال صاف کرنا۔

مردوں کے لیے سر ڈھانپنا۔
- عورتوں کے لیے جہرے کا چھپانا۔
مردوں کا سائے میں رہنا
- جسم سے خون نکالنا۔
- ناخن کاٹنا۔
- دانت نکلوانا۔
- اسلحہ رکھنا۔
محرمات حرم
کفارے کے جانور ذبح کرنے کی جگہ۔ کفارہ کا مصرف (کفارہ خرچ کرنے کی جگہ) طواف
شرائط طواف۔
خبث سے طہارت
مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔
شر مگاہ کو چھپانا۔
واجبات طواف
مطاف (وہ جگہ جہاں طواف کیا جائے) سے خارج ہونا۔
طواف کو توڑنا اور طواف کے چکروں کا کم ہونا۔
طواف میں زیادتی
چکروں کی تعداد میں شک
نماز طواف
سعی
احکام سعی۔
سعی میں شک
تقصیر
احرام حج
- احرام۔
وقوف عرفات
وقوف مزدلفہ (مشعر)
دونوں یا کسی ایک وقف کو حاصل کرنا
منی اور اس کے واجبات
رمی جمرہ عقبہ (جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا)
منی میں قربانی
حج تمتع کی قربانی کا مصرف
حلق یا تقصیر
حج کا طواف نماز طواف اور سعی
طواف النساء
منی میں رات گزارنا
رمی جمرات
مصدود کے احکام
محصور کے احکام
متفرق آداب
مستحبات احرام
مکروہات احرام
حرم میں داخل ہونے کے مستحبات

نماز طواف کے آداب
سعی کے آداب
احرام سے وقوف عرفات تک کے آداب
وقوف عرفات کے آداب
وقوف مزدلفہ کے آداب
رمی جمرات کے مستحباب
قربانی کے آداب
حلق سر مونڈوانے کے مستحباب
حج کے طواف اور سعی کے آداب
ایام منیٰ کے آداب
مکہ معظمہ کے آداب
طواف وداع

مصنف: آیت العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ

وجوب حج

ہر صاحب شرائط مکلف پر حج واجب ہے جو کہ قرآن و سنت قطعہ سے ثابت ہے۔ (شرائط کا بیان آگے آئے گا) حج ارکان دین میں سے ایک رکن ہے اور اس کا وجوب ضروریات دین میں سے ہے حج کے وجوب کا اقرار کرتے ہوئے اس کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے جب کہ خود حج کا انکار اگر کسی غلطی یا شک شبہ کی وجہ سے نہ ہو تو کفر ہے۔ پروردگار عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

والله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غني عن العالمين
 اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لیے خانہ کعبہ کاحج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔ او جس نے استطاعت کے باوجود حج سے انکار کیا تو خدا اسے جہاں سے بے نیاز ہے۔ (آل عمران آیت ۹۷) شیخ کلینی رحمہ اللہ علیہ معتبر ذرائع سے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا کہ جو شخص حج الاسلام کیے بغیر مرجائے جب کہ اس کا حج نہ کرنا کسی قطعی ضرورت، بیماری یا حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی موت مر ا۔

اس موضوع پر بہت زیادہ روایتیں ہیں جو حج کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں مگر ہم اختصار کے خاطر ان کو پیش نہیں کرتے۔ اور اپنے مقصد کی خاطر مذکورہ بالا آیت اور روایت پر ہی اکتفا کریں گے۔ شریعت مقدسہ میں ہر مکلف پر حج ایک مرتبہ واجب ہے جسے حج الاسلام کہا جاتا ہے بعض اوقات ممکن ہے کہ حج ایک یا زیادہ مرتبہ واجب ہو جائے مثلاً کسی کے بدلے حج کرنے یا اجیر وغیرہ بنے کے صورت میں جس کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۔ جب شرائط ثابت ہونے کی صورت میں حج واجب ہو جائے تو حج واجب فوری ہے لہذا استطاعت کے پہلے سال ہی حج کی ادائیگی واجب ہے چنانچہ اگر مکلف پہلے سال حج نہ کرے تو دوسرے سال انجام دے۔ اسی طرح آئندہ سالوں میں عدم ادائیگی کی صورت میں وجوب باقی رہے گا حج کے واجب فروی ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ جیسا کہ علماء میں مشہور ہے کہ واجب فروی ہونا شرعی ہے۔
 ۲۔ احتیاط کی بنا پر واجب فوری ہونا عقلی ہے تاکہ واجب میں بلاعذر تاخیر کی وجہ سے عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ان میں سے پہلی صورت احوط اور دوسری صورت اقویٰ ہے لہذا اگر اطمینان نہ ہونے کے باوجود کہ آئندہ حج انجام دوں گا پھر بھی جلدی نہ کرے تو اگر بعد میں انجام دے بھی دے تو گستاخ قرار پائے گا اور عدم ادائیگی کی صورت

میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا۔

(۱) جب حج واجب ہو جائے تو اسکے مقدمات ووسائل کو اس طرح تیار کرنا ضروری کہ حج کو وقت پر ادا کیا جاسکے۔ اگر قافلے متعدد ہوں اور اطمینان ہو کہ جس کے ساتھ بھی جاؤں گا حج ادا ہو جائیگا تو مکلف کو اختیار ہے کہ جسکے ساتھ مرضی ہو جائے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ جس کے ساتھ زیادہ اطمینان ہو اسکے ساتھ کے جائے اور ایسے قافلے کے ساتھ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے سوائے اسکے کہ اطمینان ہو کہ دوسرا قافلہ مل جائے گا جس کے ساتھ جانا اور حج کرنا ممکن ہو گا اسی خشکی، بحری اور ہوائے راستے سے جانے کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(۳) اگر استطاعت ہونے کے بعد اسی سال حج پر جانا واجب ہو جائے اور کوئی شخص اس اطمینان کے ساتھ کہ تاخیر کے باوجود اسی سال حج کر سکے گا جانے میں تاخیر کرے لیکن اتفاقاً کسی تاخیر کے وجہ سے حج نہ کر سکے تو تاخیر کرنے میں معذور شمار ہوگا اور اظہر یہ ہے کہ حج اس کے ذمہ ثابت نہ ہو گا اسی طرح دوسرے ان تمام موارد میں اگر کسی اتفاقی وجہ سے حج نہ سکے تو معذور سمجھا جائے گا بشرطیکہ اسکی طرف سے کوئی کوتاہی نہ اور کمی ہوئی ہو۔

شرائط وجوب حج

۱ بلوغت :

نابالغ پر حج واجب نہیں ہے چاہے وہ قریب بلوغ بھی کیوں نہ ہو لہذا اگر بچہ حج کرے تو یہ حج، حج الاسلام کی کفایت نہ کرے گا اگرچہ اظہر یہ ہے کہ اسکا حج صحیح ہے۔

(۴) جب ایک بچہ گھر حج کرنے کے لیے نکلے اور میقات پر احرام باندھے سے پہلے بالغ ہو جائے اور مستطیع بھی ہو جائے جاہے استطاعت اسی جگہ حاصل ہوئی ہو تو بلا اشکال اس کا حج، حج الاسلام شمار ہوگا اسی طرح اگر احرام باندھے سے پہلے مزدلفہ و قوف سے پہلے بالغ ہو جائے تو اپنے حج کو تمام کرے اور اقویٰ یہ ہے کہ یہ حج بھی حج الاسلام شمار ہوگا۔

(۵) اگر کوئی اپنے آپ کو نابالغ سمجھتے ہوئے مستحب حج کرے اور حج کے بعد یا حج کے درمیان پتہ چلے کہ وہ بالغ ہے تو یہ حج، حج الاسلام شمار ہوگا لہذا اسی کو کافی سمجھے۔

(۶) ممیز بچے پر حج کرنا مستحب ہے لیکن بعید نہیں کہ اسکی حج صحیح ہونے میں اسکے ولی کی اجازت شرط ہو جیسا کہ فقہاء کے درمیان مشہور ہے۔

(۷) بالغ شخص کے حج صحیح ہونے میں والدین کی اجازت مطلقاً نہیں ہے لیکن اگر اسکے مستحب حج پر جانے سے مان پاب میں سے کسی ایک کو اذیت ہو مثلاً راستے کے وہ جو خطرات سے پیش آسکتے ہیں ان سے وہ ڈرتے ہوں اور اس بنا پر انہیں اذیت ہو تو اس شخص پر حج کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

(۸) غیر ممیز بچے یا بچی کے ولی کے لئے مستحب ہے کہ وہ ان کو حج کرائے اس طرح کہ انکو احرام باندھے اس کو تلبیہ کہلائے اور تلبیہ سکھائے اور اگر وہ بچہ یا بچی سیکھنے کے قابل ہوں (یعنی جو بزی انہیں کہنے کو کہیں کہہ سکیں) اور اگر سیکھانے کے قابل نہ ہوں تو خود انکی جانب سے تلبیہ کہے اور احرام والے شخص کا جن چیزوں سے بچنا واجب ہے بچے ولی کے لیے جائز ہے کہ اگر وہ فح کے راستے سے جارہا ہو تو مقام فح تک بچے کے سہلے ہونے کیڑے یا جو انکے حکم میں آئے انہیں اتارنے میں تاخیر کرے، افعال حج میں سے جنہیں یہ بچہ یا بچی انجام دے سکتے ہوں انکو انجام دینے کو کہے اور جو انجام نہ دے سکتے ہوں ان کو خود ولی اس کی نیابت میں انجام دے، اس کو طواف کرے صفا مروہ کے درمیان سعی کرائے، عرفات اور مشعر میں وقوف کرائے، اگر بچہ یا بچی رمی (کنکر مارنے) کرناے پر قادر ہوں تو اسے رمی کرنے کو کہے اور قادر نہ ہوں تو اس کی طرف سے خود رمی کرے نماز طواف پڑھے، سر مونڈھے اور دیگر اعمال کا بھی حکم یہی ہے۔

(۹) غیر ممیز بچے کا ولی بچے کو احرام پہنا سکتا ہے چاہے خود احرام پہنے ہوئے بھی ہو۔

(۱۰) احرام یہ ہے کہ ولی، جس (غیر ممیز بچے کو حج کرنا مستحب ہے وہ شخص جس کے پاس بچے کی دیکھ بھا ل اور سرپرستی کا اختیار ہو چاہے وہ ماں باپ ہوں یا کوئی اور جس کی تفصیل "کتاب النکاح" میں موجود ہے۔

(۱۱) بچے کے اخراجات اگر وہیں میں رہنے سے زیادہ ہوں تو زائد مقدار ولی کے ذمے ہوگی لیکن اگر بچے کی حفاظت کی خاطر یا مصلحتاً ساتھ لے جانا مقصود ہو اور حج کے اخراجات، سفر کے اخراجات کی نسبت زائد ہوں تو بچے کے مال سے صرف سفر کے اخراجات ادا کیے جاسکتے ہیں، حج کے اخراجات نہیں۔

(۱۲) غیر ممیز بچے کی قربانی کا خرچہ ولی کے ذمہ ہے اسی طرح بچے کے شکار کا کفارہ بھی ولی کے ذمہ ہے لیکن وہ کفارات جو موجبات کفارہ کو عمداً انجام دینے کی وجہ سے ہوتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ بچے کے انجام دینے کی وجہ سے نہیں ہوتے چاہے بچہ ممیز کیوں نہ ہو لہذا ان کفارات کی ادائیگی نہ ولی کے ذمہ ہے اور نہ ہی بچہ کے مال سے نکالنا واجب ہے۔

۲. عقل :

دیوانے شخص پر حج واجب نہیں ہے لیکن جسے دیوانگی کے دورے پڑتے ہوں اور اسکے ٹھیک ہونے کا زمانہ اتنا ہو کہ حج سے متعلق ابتدائی امور اور افعال حج انجام دے سکتا ہو مزید یہ کہ مستطیع بھی ہو تو اس پر حج واجب ہے چاہے باقی اوقات میں دیوانہ رہے اسی طرح دیوانگی ایام حج میں ہوتی ہے تو واجب ہے کہ صحت کی حالت میں نائب مقرر کرے۔

۳. آزادی :

۴. استطاعت :

اس میں چند چیزیں معتبر ہیں۔

(الف) وقت وسیع ہو یعنی مقدس مقامات (مکہ) پر جانے اور واجب اعمال انجام دینے کے لئے وقت کافی ہو لہذا اگر مال یا باقی شرائط ایسے وقت میں حاصل ہوں کہ مکہ جانے اور واجب اعمال بجالانے کے لئے وقت کافی نہ ہو یا وقت تو وسیع لیکن اتنی زحمتیں ہوں جو عام طور پر برداشت نہیں کی جاتیں تو حج واجب نہیں ہو گا اس صورت میں مال کو اگلے سال تک سنبھالنے کے واجب ہونے سے متعلق حکم مسئلہ ۳۹ میں دیکھیں (ب) جسمانی صحت اور توانائی رکھتا ہو لہذا اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مقامات مقدسہ (مکہ) جانے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا سفر کر سکتا ہو مگر وہاں مثلاً شدید گرمی کی وجہ اتنی مدت ٹھہر نہ سکتا ہو کہ اعمال حج انجام دے سکے یا وہاں ٹھہرنا اس کے لئے شدید زحمت اور تکلیف کا سبب بنتا ہو تو اس پر خود حج پر جانا واجب نہیں لیکن مسئلہ ۶۳ میں مذکورہ تفصیل کے مطابق نائب بنانا واجب ہو جائے گا

(ج) راستہ خالی ہو یعنی راستہ کھلا اور پر امن ہو لہذا راستے میں کوئی ایسی رکاوٹ یا جان و مال و عزت کا خطرہ نہ ہو جس کی وجہ سے میقات یا دوسرے مقدس مقامات تک پہنچنا، نا ممکن ہو ورنہ حج واجب نہیں ہو گا یہ جانے کا حکم ہے لیکن واپسی کا مفصل حکم آگے آئے گا واپسی کے خرچے کا تفصیل مسئلہ (۲۲) کی طرح احرام باندھنے کے بعد بیماری دشمنی یا کسی اور وجہ سے مکلف کا مقدس مقامات کی زیارت کو نہ جا سکنے سے متعلق مخصوص احکام کا ذکر انشاء اللہ مصدود و محصور کی بحث میں ہو گا

(۱۳) اگر حج کے لئے دو راستے ہوں دور والا پر امن اور نزدیک والا پر خطر ہو تو اس صورت میں حج ساقط نہیں ہو گا بلکہ پر امن راستے حج پر جانا واجب ہو گا چاہے وہ راستہ دور والا ہی ہو لیکن اگر دور والے راستے سے جانے کی وجہ سے کئی شہروں سے گزرنا پڑے اور عام تاثر یہ نہ ہو کہ راستہ کھلا اور پر امن ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہو گا

(۱۴) اگر کسی کے پاس اپنے شہر میں مال ہو جو حج پر جانے کی وجہ سے ضائع ہو جائے گا اور اس مال کا ضائع ہونا اس شخص کے لئے بہت زیادہ ضرر، و نقصان کا باعث بنے تو حج پر جانا واجب نہیں ہے اگر حج کو انجام دینا حج سے زیادہ اہم واجب یا حج کے مساوی واجب کے چھوٹے کا سبب بنے (مثلاً ڈوبتے ہوئے یا جلتے ہوئے شخص کو بچانا واجب ہے) تو حج کو چھوڑ کر زیادہ اہم واجب کام انجام دے اور اگر حج کی وجہ سے حج کے مساوی واجب کام چھوٹ رہا ہو تو مکلف کو اختیار ہے چاہے حج کرے یا دوسرے واجب کو انجام دے بعینہ یہی حکم ہے کہ جب حج کو انجام دینا ایسے حرام کام کو انجام دینے پر موقوف ہو کہ جس سے بچنا حج سے زیادہ اہم یا حج کے مساوی ہو

(۱۵) اگر کوئی شخص حج کی وجہ سے کوئی اہم کام چھوٹ جانے یا ایسا حرام کام کہ جس سے بچنا حج سے اہم ہو انجام دے کر حج کرے تو گویا کہ یہ شخص اہم واجب کو چھوڑنے اور حرام کام کو سرانجام دینے سے گنہگار ہو گا مگر ظاہر ہے کہ اس کا حج، حج الاسلام شمار ہو گا بشرطیکہ باقی تمام شرائط موجود ہوں یہ حکم ان دو شخص میں فرق نہیں رکھتا کہ جس شخص پر حج پہلے سے واجب ہوا جسکی استطاعت کا پہلا سال ہو۔

(۱۶) اگر راستے میں کوئی دشمن موجود ہو کہ ہسے ہٹانا پیسے دینے پر موقوف ہو تو اگر پیسے دینے کی وجہ سے زیادہ بمقصد اٹھانا پڑے تو دشمن کو پیسے دینا واجب نہیں ہے اور اس سے حج ساقط ہو جائے گا۔ ورنہ پیسے دینا واجب ہو گا لیکن دشمن کی راضی کرنے اور راستہ کھولنے کے لیے پیسے دینا واجب نہیں ہے۔

(۱۷) اگر سفر حج مثلاً صرف بحری راستے پر منحصر ہو جائے اور عقلاء کے نزدیک اس سفر میں غرق یا مرض لاحق ہونے یا اسی طرح کا کوئی اور مسئلہ یا اسی پریشانی و خوف لاحق ہونے کا احتمال ہو کہ جسے برداشت کرنا مشکل ہو اور علاج بھی ممکن نہ ہو تو وجوب حج ساقط ہو جائیگا لیکن اگر اسکے باوجود حج کیا جائے تو اظہر یہ ہے کہ حج صحیح ہو گا۔

(د) نفقہ (خرچہ) جسے زادِ راحلہ بھی کہا جاتا ہے رکھتا ہو۔ زاد سے مراد ہر وہ چیز جیسی کی سفر میں ضرورت ہو مثلاً کھانے پینے یا دوسری ضروریات سفر کی چیزیں، اور راحلہ سے مراد سواری ہے۔ زادِ راحلہ کے لیے لازم ہے کہ وہ انسان کی حیثیت کے مطابق ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ خود راحلہ رکھتا ہو بلکہ کافی کہ اتنی مقدار میں مال (چاہے نقد رقم ہو یا کسی اور صورت میں) رکھتا ہو جس سے زادِ راحلہ مہیا کر سکے۔

(۱۸) سواری کی شرط اس وقت ہے جب اسکی ضرورت ہو لیکن اگر کوئی شخص بغیر زحمت و مشقت پیدل چل سکتا ہے اور پیدل چلنا اسکی شان کے خلاف بھی نہ ہو تو پھر سواری کی شرط نہیں۔

(۱۹) ضروریات سفر اور سواری کا معیار وہ ہے جو فعلاً موجود ہو لہذا کسی پر استطاعت اس جگہ حاصل ہونے میں ہے جہاں انسان مقیم ہے نہ کہ اسکے ابائی شہر میں، لہذا اگر مکلف تجارت یا کسی اور وجہ سے کسی دوسرے شہر جائے اور وہاں ضروریات سفر اور سواری یا اتنی نقدی مہیا ہو کہ حج کر سکے تو واجب ہو جائے گا اگرچہ وہ اپنی شہر میں ہو تا تو مستطیع نہ ہو تا۔

(۲۱) مکلف کی اگر کوئی جائداد ہو جسے صحیح قیمت پر خریدنے والا نہ مل رہا ہو اور حج کرنا اس کو بیچنے پر موقوف ہو تو بیچنا واجب ہے چاہے کم قیمت پر بیچنا پڑے لیکن اگر کم قیمت پر بیچنا زیادہ نقصان کا باعث ہو تو واجب نہیں ہے۔ اگر حج کے اخراجات استطاعت والے سال کی نسبت آئندہ سال زیادہ ہوں مثلاً سال سواری کا کرایہ زیادہ ہو تو حج کو آئندہ سال تک ملتوی کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ گزشتہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے کہ حج کو استطاعت کی سال میں ادا کرنا واجب ہے۔

(۲۲) حج کے واجب ہونے میں واپسی کا خرچ اسوقت شرط ہے جب حاجی وطن واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اگر ارادہ نہ ہو اور کسی دوسرے شہر میں رہنے کا ارادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس شہر میں واپسی کا خرچ رکھتا ہو چنانچہ وطن واپسی کا خرچ رکھنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس شہر میں جانا چاہتا ہے اگر حج اپنے شہر سے زیادہ ہو تو اس شہر کا خرچ رکھنا ضروری نہیں بلکہ اپنے وطن واپس لوٹنے کا خرچ حج کے واجب ہونے کے لیے کافی ہے۔ سوائے اسکے کہ (دوسرے) شہر میں رہنے پر مجبور ہو (تو اس دوسرے شہر تک پہنچنے کا خرچ شرط قرار پائے گا)۔

(۵) رجوع بہ کفایہ یعنی حج سے واپس آکر اپنے اور اپنے ہل و ایال خرچ کا انتظام اس طرح کر سکتا ہو کہ مبادا وہ دوسروں کی مدد کے محتاج نہ ہو جائیں یا زحمت و مشقت میں نہ پڑ جائیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مکلف کو حج پر جانے کی وجہ سے اپنے یا اپنے اہل و عیال کے فقر و تنگدستی میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو چنانچہ اس شخص پر حج واجب نہیں ہے جو صرف ایام حج میں کما سکتا ہو اور اگر وہ حج پر چلا جائے تو کسب معاش نہیں کر پائے گا جس کی وجہ سے پورا سال یا بعض ایام میں زندگی کے اخراجات کو پورا نہیں کر سکے گا۔ اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے جس کے پاس اتنا مال ہو جو حج کی اخراجات کے لیے تو کافی ہو لیکن وہی مال اسکے اور اسکے عیال کے گزارے کا ذریعہ ہو اور وہ اپنی شان کے مطابق کسی اور ذرائع سے مال نہ کم سکتا ہو اس مسئلے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حج کے لیے ضروریات زندگی کی چیزیں بیچنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی جو کیفیت اور کمیت (مقدار) کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو لہذا اگر رہائشی کھر عمدہ لباس اور گھر کا اثاثہ حیثیت کے مطابق ہوں اور اسی طرح کسب معاش میں کام آنے والے آلات کاریگری یا کتابیں جو اہل علم کے لیے لازمی ہوں تو انکو بیچنا واجب نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیزیں انسان کی زندگی کے لیے ضروری ہوں اور حج کی خاطر ان کے استعمال سے زحمت و مشقت کا سامنا ہو تو ان چیزوں کی وجہ سے مکلف مستطیع نہیں ہو گا لیکن اگر مذکورہ چیزیں ضرورت سے اتنی زیادہ ہوں جو حج کے خرچ کے لیے کافی ہو یا اگر کافی نہ بھی ہوں لیکن دوسرا مال موجود ہو جس کو ملا کر حج کا خرچ پورا کی جا سکتا ہو تو یہ شخص مستطیع شمار ہو گا اور اس پر حج واجب ہوگا چاہے ضرورت سے

زیادہ چیزوں کو بیچ کر حج کے اخراجات پورے کرنا پڑیں بلکہ اگر کوئی بڑا گھر رکھتا ہو جسے بیچ کر اس سے کم قیمت پر ایسا گھر مل سکتا ہو جسمیں یہ اور اسکے اہل و عیال بغیر زحمت اور تکلیف کے زندگی گزار سکتے ہوں اور زائد رقم حج پر جانے اور آنے اور اہل و عیال کے خرچے کے کافی ہو یا اگر جافی نہ ہو لیکن کچھ مال ملا کر کافی ہو تو بڑے گھر کو بیچ کر حج پر جانا واجب ہو گا۔

(۲۳) اگر ضرورت کی ایسی چیز جسے بیچ کر حج پر جانا واجب نہ، کی ضرورت کچھ عرصے بعد ختم ہو جائے تو حج واجب ہو جائیگا چاہے اسے بیچ کر جانا پڑے۔ مثلاً عورت کے پاس زینت کے لیے زیور ہوں جن کی اسے ضرورت جن کی اسے ضرورت ہو اور بعد میں بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے ضرورت نہ رہے تو اس صورت میں حج واجب ہے چاہے اسے زیورات بیچ کر جانا پڑے۔

(۲۴) اگر سکی کا ذاتی مکان ہو اور اسے رہنے کے لیے ایسی جگہ مل جائے جسمیں بغیر تکلیف کے یا کسی ہرج کے زندگی گزار سکتا ہو مثلاً وقف والی جگہ ہو جسمیں یہ رہ سکتا ہو اور اسکے ہاتھ نکل جان کا خوف نہ ہو تو جب گھر کی قیمت حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو یا اگر کافی نہ اور دوسرا مال موجود ہو جسے ملا کر اخراجات حج پورے کی جاسکتے ہوں، تو حج کرنا واجب ہے چاہے اپنے گھر کو بیچنا پڑے یہی حکم کتب علمی میں ہے اور دوسری ضرورت کی چیزوں کا۔

(۲۵) اگر کوئی سفر حج کا پورا خرچہ رکھتا ہو یا گھر شادی کی ضرورت یا دوسرے وسائل زندگی کی ضرورت یا کوئی اور ضرورت ہو تو اگر حج پر مال خرچ کرنا تکلیف کا سبب بنے تو حج واجب نہیں گا، ورنہ واجب ہو گا۔

(۲۶) اگر انسان کا اپنا مال کسی کے ذمہ فرض ہو اور تمام اخراجات حج یا بعض اخراجات حج کے لیے اس مال کی ضرورت تو درج ذیل صورتوں میں اس پر حج واجب ہو گا۔

(الف) فرض کی مدت تمام ہو چکی ہو اور مقروض فرض دینے پر آمادہ ہو۔

(ب) فرض کی مدت پوری ہو چکی ہو اور مقروض رقم دینے میں ٹال مٹول کر رہا ہو یا فرض ادا نہ کر رہا ہو اور اسے ادائیگی پر مجبور کرنا ممکن ہو چاہے حکومتی عدالتوں کی طرف رجوع کرنا پڑے۔

(ج) مقروض انکار کر رہا ہو اور فرض ثابت کر کے وصول کرنا ممکن ہو یا اثبات کرنا ممکن نہ ہو مگر اسکا بدل وصول کرنا ممکن ہو۔

(د) مقروض فرض کو قبل از وقت ادا کر دے لیکن اگر یہ ادائیگی مقروض کے اس مقروضے پر موقوف ہو کہ فرض کا جلدی ادا کرنا خود مقروض کے مفاد میں ہے جیسا کہ اکثر ایسے ہوتے تو ایسی صورت میں فرض خواہ پر حج واجب نہیں ہوگا۔

درج ذیل صورتوں میں اگر فرض کی مقدار کو اس سے کمتر قیمت پر فروخت کرنا ممکن ہو اور یہ کم یا فرضدار کے لیے بڑے نقصان کا سبب بھی نہ ہو اور اسکے فروخت سے باصل ہونے والی رقم حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو جائے کچھ اور مقدار کو ملانے سے ہی کیوں نہ ہو تو اس پر حج واجب ہے لیکن اگر یہ صورتیں موجود نہ ہوں تو اس پر حج واجب نہیں۔

(الف) ایسے فرض جس کی مدت پوری ہوئی ہو لیکن مقروض اسکی ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

(ب) ایسے فرض جس کی مدت پوری ہو چکی ہو مگر فرض دار ادائیگی کر رہا ہو اور وصولی کے لیے مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا ایسا فرض خواہ کے لیے مشقت اور تکلیف کا باعث ہو۔

(ج) ایسے فرض جسکی مدت پوری ہو چکی ہو اور مقروض اس فرض کا انکار کر دے اور اسے پورا وصول کرنا یا اس کا عوض حاصل کرنا ابھی ممکن نہ ہو یا فرض خواہ کے لیے مشقت اور تکلیف کا سبب بنے۔

(د) فرض کی مدت پوری نہ ہو اور اسکی ادائیگی کو مقررہ ميعاد تک موخر کرنا مقروض کے فائدے میں ہو اور اسوہ اسے ميعاد سے پہلے ادا بھی نہ کر سکتا ہو۔

(۲۷) پیشیہ اور افراد مثلاً لوہار، معمار، بڑھئی وغیرہ جنکی مدنی اپنے اور اپنے گھر والوں کے خرچے کے لیے کافی ہو تو ان پر حج واجب ہو جائیگا۔

(۲۸) جو شخص وجوہات شرعیہ مثلاً خمس اور زکوٰۃ وغیرہ پر زندگی بسر کرتا ہو اور عام طور پر اسکے اخراجات بغیر مشقت کے پورا ہونا یقینی ہوں تو اگر اسکو اتنی مقدار میں مال مل جائے جو اسکے حج کے اخراجات اور سفر اور اسکے دوران گھر والوں کے خرچے کے لیے کافی ہو تب بعید نہیں کہ اس پر حج واجب ہو جائیگا اور اسی طرح اس شخص پر جس کی پوری زندگی کے اخراجات کا کفیل و ذمہ دار کوئی اور شخص ہو یا اس شخص پر، جو اپنے پاس موجود مال سے حج کرے تو حج سے پہلے اور بعد کی زندگی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہو تو حج واجب ہو جائیگا۔

(۲۹) اگر کوئی شخص اتنی مقدار مال کا مالک بنے جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو مگر اسکی ملکیت متزلزل ہو تو اگر یہ شخص اتنی قدرت رکھتا ہے کہ جس سے مال ملا ہے اسکا حق فسخ ختم کر دے چاہے اسمال میں منتقل کرنے والے تصرف کی وجہ سے یا بیسے تصرف کی وجہ سے جو مال میں تبدیلی پیدا کر دے تو ظاہر ہے کہ یہ استطاعت ثابت ہو جائے گی مثلاً یہ اور بخشش میں جو واپس ہونے کے قابل ہوں تو ایسا ہی حکم ہے لیکن اگر حق فسخ ختم نہ کر سکتا ہو تو استطاعت مشروط ہوگی کہ وہ شخص جس سے مال ملا ہے فسخ نہ کرے لہذا اگر اعمال حج تمام ہونے سے پہلے یا بعد میں مال دینے والے نے فسخ کر دیا تو پتہ چلے گا کہ شروع سے ہی استطاعت نہیں تھی تو ظاہر یہ ہے کہ اس قسم کی متزلزل ملکیت کی صورت میں حج کے لیے نکلنا واجب نہیں ہے سوائے اسکے کہ انسان کو اطمینان ہو نہ کہ احتمال کہ فسخ نہیں کرے گا۔

(۳۰) مستطیع کے لیے یہ واجب نہیں ہے کہ وہ اپنی ہی مال سے حج کرے لہذا اگر مال خرچ کیے بغیر یا دوسرے کے مال سے خواہ غصب شدہ ہو حج کرے تو کافی ہے لیکن اگر طواف یا نماز طواف میں ستر پوشی کونے والا کپڑا غصبی ہو تو احوط یہ کہ اس پر اکتفا نہ کرے اگر قربانی کی رقم غصبی ہو تو حج نہیں ہو گا لیکن اگر قربانی ادھار خریدے اور پھر اسکی رقم غصبی مال سے ادا کرے تو اس صورت میں حج صحیح ہوگا۔

(۳۱) کسب وغیرہ کے ذریعے سے اپنے آپ کو حج کے لیے مستطیع بنانا واجب نہیں ہے لہذا اگر کوئی کسی کو مال بہہ کرتا ہے جو سفر حج کے لیے کافی ہو تو مال کا قبول کرن اواجب نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی کسی کو خدمت کے لیے جبر بنانا چاہے اور وہ اس اجرت سے مستطیع ہو جائے تو چاہے خدمت کرنا اسکی شان کے خلاف بھی نہ ہو پھر بھی قبول کرن اواجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی سفر حج کے لیے اجیر ہو اور اسکی اجرت سے وہ مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہوگا۔

(۳۲) اگر کوئی نیابتی حج کے لیے جبر بنے اور اجرت کی وجہ سے خود بھی مستطیع ہو جائے تو اگر حج نیابتی کو اسی سال انجام دینے کے شرط ہو تو پہلے حج نیابتی انجام دے اور اگلے سال تک اسکی استطاعت باقی رہے تو اس پر حج واجب ہو گا ورنہ نہیں۔ اگر حج نیابتی اسی سال انجام دینے کی شرط نہ ہو تو پہلے اپنا حج انجام دے سوائے اس صورت کے کہ اطمینان ہو کہ آئندہ سال وہ اپنا حج انجام دے سکے گا (تو اپنا حج پہلے بجالانا واجب ہے)۔

(۳۳) اگر کوئی شخص اتنی مقدار قرض لے جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو اسپر حج واجب نہیں ہے چاہے بعد میں قرض ادا کرنے پر قادر ہو لیکن اگر قرض ادا کرنے کی مہلت اتنی زیادہ ہو کہ عقلاً اس لمبی مدت کی وجہ سے قرض کو قابل اعتبار نہ سمجھتے ہوں تو حج واجب ہو جائے گا۔

(۳۴) اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو اور اس مال کے برابر قرض بھی ہو یا قرض ادا کرنے پر وہ مال حج کے اخراجات کے لیے کافی نہ رہے تو اظہر یہ ہے کہ اسپر حج واجب نہیں ہے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ قرض کا وقت پور ہو چکا ہو یا ابھی مدت پوری نہ ہوئے ہو سوائے اسکے کہ قرض ادا کرنیکی مہلت زیادہ ہو مثلاً ۵۰ سال کہ عقلاً اسے قابل اعتبار نہیں سمجھتے ہوں۔ اسی فرق نہیں پڑتا کہ قرض پہلے ہو اور مال بعد میں حاصل ہو یا مال پہلے ہو اور قرض بعد میں حاصل ہو مگر یہ کہ مقرض نہو نیمیں اس سے کوہتائی نہ ہوئی ہو۔

(۳۵) اگر کسی شخص پرخمس یا زکوٰۃ واجب ہو اور اسکے پاس اتنی مقدار میں مال ہے کہ اگر خمس یا زکوٰۃ ادا کر دے تو حج کے اخراجات کے لیے کافی نہ رہے تو اس پر خمس یا زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہو گا۔ اور حج واجب نہیں ہو گا سوائے فقر (پڑتا کہ خمس و زکوٰۃ اسی مال پر واجب ہو یا اس سے پہلے پر واجب تھا اور مال اب ملا ہو۔

(۳۶) اگر کسی پر حج واجب ہو اور اس خمس و زکوٰۃ یا اور کوئی واجب حق ہو تو ضروری ہے کہ اسے ادا کرے چونکہ سفر حج کی وجہ سے انکی ادائیگی میں تاخیر نہیں کر سکتا۔ اگر طواف یا نماز طواف میں ساتر یا قربانی کی قیمت میں پر خمس واجب ہو تو اسک احکم وہی ہے جو غصبی مال کا حکم ہے جو مسئلہ نمبر ۳۰ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۳۷) اگر کسی کے پاس کوئی مال موجود ہو اور اسے معلوم نہ کہ یہ مال حج کے اخراجات کے لیے کافی ہے یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر تحقیق کرنا واجب ہے۔

(۳۸) اگر کسی کے پاس اس کی دسترس سے باہر اتنا مال ہو جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو یا دوسرے مال ملا کر جو اسکے پاس موجود ہو اگر اسمال میں تصرف کرنی یا کسی کو وکیل بنا کر بیچنے پر قادر نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے ورنہ واجب ہے۔

(۳۹) اگر کوئی سفر حج کا خرچہ رکھتا ہو اور حج خلی زمانے میں حج پر جانے پر قادر ہو تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔ اگر یہ اس مال میں اتنا تصرف کرے جسکی وجہ سے اسکی استطاعت ختم ہو جائے اور یہ کہ اسکا جبران و تدارک بھی نہ کر سکتا ہو اور اسکے لیے واضح ہو کہ حج کے زمانے میں حج پر جانے پر قادر تھا تو اظہر یہ ہے کہ

حج اس کے ذمہ ثابت ہو جائیگا لیکن افر اسکے لیے واضح نہ ہو کہ زمانہ ہج میں حج پر جانے پر قادر تھا تو اظہر یہ ہے کہ حج اسکے ذمہ ثابت نہیں ہوگا۔

پہلی صورت میں جب مال میں سے اتنا خرچ کردے جسمے وجہ سے استطاعت ختم ہو جائے جیسے مال کو کم قیمت پر بیچ دے یا تحفہ کردے تو یہ تصرف صحیح ہو گا لیکن اگر زحمت و مشقت سے بھی حج پر جانے پر قادر نہ ہو تو گنہگار ہو گا۔

(۴۰) ظاہر یہ ہے خراجات سفر اور سواری کا اس کی اپنی ملکیت میں ہونا شرط نہیں ہے لہذا اگر اسکے پاس ایسماں ہو جسے خرچ کرنے کی اسے اجازت ہو اور یہ مال حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو اور دوسری شرائط بھی موجود ہوں تو حج واجب ہو جائے کی لیکن ہج پر جاناس وقت واجب ہوگا جب مال کو استعمال کرنے کی اجازت شرعا واپس نہ لے لی جاسکتی ہو یا اطمینان ہو کہ جازت واپس نہیں لیگا۔

(۴۱) جس طرح حج کے ہونے میں خراجات سفر اور جاتے و اقسواری ک ابو انا شرط ہے اسی طرح اعمال حج کے پوار ہونے تک ان کاباقی رہنا بھی شرط ہیں لہذا اگر حج پر جانے سے پہلے یا سفر کے دوران مال ضائع ہو جائے تو حج واجب نہیں ہو گا اور مال کے ضائع ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص شروع سے ہی مستطیع نہیں تھا۔ اسی طرح اگر کوئی مجبوراً کوئی قرضہ اسکے ذمہ آجائے مثلاً غلطی سے کسی کا مال تلف ہو جائے اور یہ اس مال کا ضامن ہو چنانچہ اسے یہ مال دینا پڑے تو اسپر حج واجب نہیں ہو گا لیکن اگر جان بوجھ کر کسی کا مال تلف کردے تو حج ساقط نہیں ہو گا بلکہ حج اسکے ذمہ باقی رہے گا لہذا اس پر حج واجب ہو گا چاہے اسے زحمت و مشقت ہی کیوں نہ برداشت کرنا پڑے اور اگر اعمال حج انجام کرنی کے بعد یا دوران میں واپسی کا خرچہ تلف ہو جائے تو اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ شخص شروع سے ہی مستطیع نہ تے ابلکہ اسکا یہ ہج کافی ہو گا اور بعد میں اس پر حج واجب نہیں ہوگا۔

(۴۲) اگر کسی کے پاس حج کا خرچہ تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ حج کے لیے کافی ہے یا اس سے غافل تھا یا وجوب حج کو نہیں جانتا تھا یا وجوب حج سے غافل تھا پھر مال کے ضائع ہونے اور استطاعت کے ختم ہونے کے بعد اسکو پتہ چلا ی ایاد آیا تو اگر اپنے نہ جاننے اور غفلت میں معذور تھا یعنی اسمیں اسکی کوتاہی نہیں تھی تو حج اسکے ذمہ ثابت نہیں ہو گا ورنہ ظاہر یہ ہے کہ اگر باقی تمام شرائط پائی جاتی تھیں تو اس پر حج ثابت اور واجب ہو جائے گا۔

(۴۳) جس طرح خراجات اور سواری کے موجود ہونے سے استطاعت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر کوئی خراجات سفر اور سواری یا اسکی قیمت بخشش کرے تو اسے بھی استطاعت پیدا ہو جائے گی افر اس سے فرق نہیں پڑتا کہ دینے والا ایک شخص ہو یا کئی شخص ہوں لہذا اگر کوئی یہ پیشکش کرے کہ وہ حج کے لیے کراجات سفر سواری اور کھر والوں کا خرچہ فراہم کرنا اور اسکے قول پر اطمینان ہو تو حج واجب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی مال دے تاکہ اسے حج میں خرچ کیا جائے اور وہ مال حج پر آنے اور جانے اور گھروالوں کے خرچے کے لیے کافی ہو تو ہج واجب ہو جائے گا جابی جو مال دیا جا رہا ہے اسکا مالک بنا دے یا صرف اسکو استعمال کرنے کی اجازت دے لیکن متزلزل ملکیت (یعنی جو شرعا واپس لی جا سکتی ہو) استعمال کرنے کی اجازت کا حکم مسئلہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ میں بیان ہو چکا ہے۔ اگر حج کے اخراجات کی ایک مقدار موجود ہو اور باقی مقدار کوئی بخش دے تو حج واجب ہو جائے لیکن اگر صرف جانے کے اخراجات دے اور واپسی کے اخراجات نہ ہوں تو مسئلہ نمبر ۲۲ میں موجود تفصیل کے مطابق حج واجب نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر اہل و عیال کا خرچہ نہ دیا جائے تو اس پر حج واجب نہیں ہو گا سوائے اسکے کہ انکا خرچہ خود رکھتا ہو یا حج پر نہ جانے کے باوجود ان کے اخراجات برداشت نہ کر سکتا ہو یا بغیر خراجات کے گھروالوں کو چھوڑنے کی وجہ سے حج و مشقت میں نہ پڑتا ہو اور گھروالوں کا نفعہ اس پر واجب نہ ہو۔

(۴۴) اگر مرنے والا کسی دوسرے کے لئے مال کی وصیت کرے تاکہ وہ اس سے حج انجام دے اور مال اس کے حج اور اہل و عیال کے اخراجات کے لئے کافی ہو تو مسئلہ ۴۳ میں موجود تفصیل کے مطابق وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد حج اس پر واجب ہو جائے گا اسی طرح اگر مال کو حج کے لئے وقف یا نذر کیا جائے یا وصیت کی جائے

اور واقف کا متولی یا نذر کرنے والا یا وصی یہ مال کسی کو بخش دے تو اس پر حج واجب ہو جائے گا (۴۵) رجوع بہ کفایت جس کے معنی شرط پنجم میں بیان ہو چکے ہیں، بخشش سے پیدا ہونے والی استطاعت میں شرط نہیں ہے لیکن اگر اس کی آمدنی صرف ایام حج میں ہو اور وہ اس آمدنی سے پورے سال کے اخراجات کو پورا کرتا ہو

اور اگر وہ حج کرنے جائے تو پورا یا کچھ ایام کے اخراجات کو پورا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ اس کو اس وقت کا خرچ بھی دے دیا جائے اگر کسی کے پاس کچھ مال پہلے سے موجود ہو جو حج کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہو اور باقی مقدار کوئی اسے بخشش دے تو اظہر یہ ہے کہ حج کے واجب ہونے میں رجوع بہ کفایت معتبر ہوگا

(۴۶) اگر ایک شخص کسی کو مال دیدے کہ وہ اس سے حج انجام دے تو اس کو قبول کرنا واجب ہے لیکن اگر مال دینے والا حج کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دے یا مال دے اور حج کا ذکر نہ کرے تو ان دونوں صورتوں میں مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے

(۴۷) بخشش سے پیدا ہونے والی استطاعت میں قرض مانع نہیں ہوتا (یعنی قرض کے باوجود انسان بخشش کی وجہ سے مستطیع ہو سکتا ہے) لیکن اگر حج پر جانے سے قرض وقت پر ادا نہ کیا جا سکتا ہو تو چاہے قرض کی مدت تمام ہو چکی ہو یا ابھی باقی ہو حج پر جانا واجب نہیں ہے

(۴۸) اگر مال کچھ افراد کو دیا جائے کہ ان میں سے کوئی ایک حج کر لے تو جو پہلے قبول کر لے صرف اس پر حج واجب ہو گا دوسرے افراد پر واجب نہیں ہوگا اور اگر کوئی بھی قبول نہ کرے اگرچہ قدرت رکھتے ہوں تو ظہر یہ ہے کہ حج کسی پر بھی واجب نہیں ہو گا

(۴۹) جس شخص کو مال دیا جا رہا ہے اس پر حج اس صورت میں واجب ہو گا کہ اتنی مقدار میں مال دیا جائے کہ اس کے مستطیع ہونے کی صورت میں جو حج کا پہلا فریضہ بنتا ہو اسے انجام دے سکے ورنہ واجب نہیں ہو گا مثلاً اگر کسی کا فریضہ حج تمتع ہو اور اسے حج افراد یا قرآن کے لئے مال دیا جائے یا اسی طرح کی کوئی بھی صورت ہو تو اس پر قبول کرنا واجب نہیں ہے اسی طرح جو شخص حج اسلام انجام دے چکا ہو اس پر بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر کسی کے ذمہ حج اسلام باقی اور وہ تنگدست ہو چکا ہو اور اس کو مال دیا جائے تو اگر قبول کیے بغیر حج انجام نہ دے سکتا ہو تو قبول کرنا واجب ہے اسی طرح وہ شخص جس پر نذر وغیرہ کی وجہ سے حج واجب ہو اور مال کو قبول کیے بغیر حج انجام دینے پر قادر نہ ہو تو اس پر بھی قبول کرنا واجب ہے

(۵۰) اگر کسی کو حج کے لئے مال دیا جائے اور وہ مال سفر کے دوران ضائع ہو جائے تو وجوب حج ساقط ہو جائے گا لیکن اگر سفر کو اپنے مال سے جاری رکھنے پر قادر ہو یعنی اس جگہ سے حج کی استطاعت رکھتا ہو تو حج واجب ہو جائے گا اور یہ حج حج الاسلام شمار ہو گا مگر وجوب کے لئے شرط ہے کہ واپسی پر اپنے اور اپنے گھر والوں کے اخراجات کو پورا کر سکے

(۵۱) اگر ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میرے نام پر قرض لے کا اپنا حج انجام دو اور بعد میں قرض کو ادا کر دینا تو دوسرے شخص پر قرض لینا واجب نہیں ہے لیکن اگر پہلے شخص قراض لے کر دے تو پھر اس پر واجب ہو جائے گا۔

(۵۲) ظاہر یہ ہے کہ قربانی کی قیمت مال بخشنے والے کے ذمہ ہے لہذا مال بخشنے والا قربانی کے قیمت کے علاوہ باقی اخراجات حج دے تو مال لینے والے پر حج واجب ہونے میں اسکا حصہ اس کے کہ قربانی کو اپنے مال سے خریدنے پر قادر ہو اور قربانی پر خرچ کرنی سے اسے تکلیف و تنگدستی کا سامنا نہ ہو تو حج واجب ہو جائے ورنہ قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ لیکن ظاہر یہ ہے کہ کفارات مال دینے والے لئے واجب ہیں۔

(۵۳) حج بدل (وہ حج جو کسی کے مال دینے کی وجہ سے واجب ہو جائے) حج الاسلام کے لئے کافی ہے لہذا بعد میں اگر مستطیع ہو بھی جائے تو دوسری مرتبہ حج واجب نہیں ہوگا۔

(۵۴) مال بخشنے والے کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنا مال واپس لے لے چاہے دینے والے نے احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد واپس لے تو اظہر یہ ہے کہ اگر مال لینے والے کے لئے تکلیف و تنگدستی کا باعث نہ ہو تو چاہے مستطیع نہ بھی ہو حج کو پورا کرے اور حج مکمل کرنے کے ور واپسانے کے تمام کرجات مال بخشنے والے ذمہ ہونگے لیکن اگر مال بخشنے والا راستے میں مال واپس لے تو صرف واپسی کا خرچ مال بخشنے والے کے ذمہ ہوگا۔

(۵۵) اگر کسی کو زکوٰۃ فی سبیل اللہ کے حصہ سے دی جائے وہ اسے حج پر خرچ کرے اور اسمیں مصلحت عامہ بھی ہو اور حوط کی بنا پر حاکم شرع بھی اجازت بھی دے دے تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔ اور اگر سہم سادات سے یا زکوٰۃ کے سہم فقراء سے کسی کو مال دیا جائے اور شرط رکھی جائے کہ اسے حج پر خرچ کرے گا تو یہ شرط صحیح نہیں ہے اور اس سے استطاعتبذلی حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۶) اگر کوئی بخشش شدہ مال سے حج کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ مال تو غصبی تھا تو یہ حج حج اسلام شمار

نہیں ہو گی اور مال بخشنے والے سے اپنے مال کا مطالبہ کرے لہذا اگر مال دینے والے سے اپنا مال حاصل کر لیتا ہے تو اگر مال لینے والے کو اس مال کے غصبی ہونے کا علم پہلے سے نہ ہو تو وہ بخشش کرنے والے سے مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہے بصورت دیگر مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔

(۵۷) اگر کوئی مستطیع نہ ہو مگر پھر بھی مستحب حج اپنے لیے یا کسی اور کے لیے اجرت پر یا بغیر اجرت کے انجام دے تو اسکا یہ حج حج السلام شمار نہ ہو گا لہذا اسکے بعد جب بھی مستطیع ہو حج انجام دینا واجب ہے۔

(۵۸) اگر کسی کو یقین ہو کہ میں مستطیع نہیں ہوں اور مستحب کے عنوان سے حج کرے مگر نیت یہ ہو کہ اس وقت جو میری ذمہ داری ہے اسے انجام دے رہا ہوں پھر بعد میں معلوم ہو کہ میں مستطیع تھا تو وہ حج حج الاسلام کے لیے کافی ہے۔ اور دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۹) اگر زوجہ مستطیع ہو تو حج کرنے کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں اور نہ ہی شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ حج الاسلام کے لیے یا کسی اور واجب کے لیے لیکن اگر حج کا وقت وسیع ہو تو بیوی کو پہلے قافلے سے روک سکتا ہے طالق رجعی والی عورت جب تک عدت میں ہے بیوی کا حکم ہے۔

(۶۰) جب عورت مستطیع ہو جائے اور سکی جان کو خطرہ نہ ہو تو محرم کا ساتھ ہونا شرط ہیں ہے اگر جان کا خطرہ ہو تو ضروری ہے کہ کوئی ایسا شخص ساتھ ہو جسکی وجہ سے اسکی جان محفوظ ہو چاہے اس شخص کو اجرت دینا پڑے اور لبتہ اجرت دینے پر قادر ہو ورنہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

(۶۱) اگر کوئی شخص نذر کرے مثلاً ہر سال عرفہ کے دن کربلا میں حضرت امام حسین کی زیارت کرے گا اور بعد میں مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو جائے گا اور نذر ختم ہو جائے گی اور یہی حکم ہر اس نذرک اہے جو حج سے متصادم ہو رہی ہو۔

(۶۲) اگر مستطیع شخص خود حج کرنے پر قادر ہو تو اسے خود حج کرنا ہو گا لہذا اگر کوئی دوسرا شخص اجرت پر یا بغیر اجرت کے اسکی طرف سے حج کرے تو کافی نہیں ہے۔

(۶۳) اگر کسی پر حج واجب ہو جائے مگر بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے خود انجام دینے پر ادر نہ ہو یا تکلیف کا باعث ہ و وار آئندہ بغیر تکلیف کے حج ادا کرنے کی امید بھی نہ ہو تو حج کے لیے کسی کونائب بنانا واجب ہے اسی طرح جو شخص ضرورت مند ہو مگر اعمال حک خود انجام دینے پر قادر نہ ہو ی اخود انجام دینا حرج و تکلیف کا سبب ہو تو وہ شخص بھی کسی کو نائب بنانے جس طرح حج کو فوراً انجام دینا واجب ہے اسی طرح نائب بنانا بھی واجب فوری ہے۔

(۶۴) اگر مستطیع شخص (کسی عذر کی وجہ سے) خود حج انجام دینے پر قادر نہ ہو اور نائب اسکی جانب سے حج کرے اور وہ مستطیع شخص مرجائے جب کہ اس کا عذر باقی ہو تو نائب کا حج کافی ہو گا۔ اگرچہ حج اسکے ذمہ مستقر ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر مرنے سے پہلے عذر ختم ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ اگر خود حج کر سکتا ہے تو خود کرے۔ اگر نائب کے احرام باندھنے کے بعد اسکے عذر ختم ہو جائے تو خود اس پر حج کرنا واجب ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ نائب بھی اعمال حج پورے کرے۔

(۶۵) اگر کوئی خود حج انجام نہ دے سکتا ہو اور نائب بنانے پر بھی قادر نہ ہو تو حج ساقط ہو جائیگا۔ لیکن اگر حج اسکے ذمہ واجب ہو چکا تھا تو اسکے مرنے کے بعد حج کی قضا کرانا واجب ہے۔ ورنہ قضاء واجب نہیں ہے۔ اگر نائب بنایا ممکن تھا لیکن نائب نہ بنائے اور مرجائے تو اسکی طرف سے قضاء کرانا واجب ہے۔

(۶۶) اگر نائب بنانا واجب ہو اور نائب نہ بنائے لیکن شخص بلامعاوضہ اسکی جانب سے حج انجام دے تو یہ حج کافی نہیں ہو گا اور احتیاط کی بنا پر نائب بنانا واجب رہے گا۔

(۶۷) اگر نائب بنانے کی بابت واضح ہو کہ میقات سے نائب بنانا کافی ہے اور اپنے سہر س نیا نائب بنانا ضروری نہیں ہے۔

(۶۸) جس شخص کے ذمہ حج واجب ہو اور وہ حج کے ہرام کے بعد حرم میں مرجائے تو یہ حج الاسلام سے کفایت کریگا چاہے اسکا حج تمتع ہو، قران ہ و یا فرائد اور اگر عمر نہ تمتع کے درمیان مرجائے تب بھی حج کے لیے کافی ہے اور اسی قضا واجب نہیں ہے اور اگر سے پہلے مرجائے تو قضا کرانا واجب ہے چاہے احرام کے بعد حرم میں داخل ہونے سے پہلے مرے یا حرج میں داخل ہونے کے بعد بغیر احرام کے اور ظاہر یہ کہ حکم حج الاسلام کے لیے مخصوص ہے اور وہ حج جوندز یا افساد (کسی کے حج ے باطل ہونے) کی وجہ سے واجب ہوئے ہوں ان پر یہ حکم جاری نہیں ہو گا بلکہ عمرہ مفردہ میں بھی یہ حکم جاری نہیں ہوتا۔ اس بنا پر ان میں سے کسی ایک پر بھی کافی ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ اگر کوئی احرام کے بعد مرجائے اور حج اسکے ذمہ گذشتہ سالوں سے واجب نہ ہو تو وہ حرم میں داخل

ہونے کے بعد مرجائے تو اسکا حج، حج الاسلام شمار ہوگا لیکن اگر حرم میں داخل ہونے سے پہلے مرجائے تو ظاہر یہ ہے کہ اسکی طرف سے قضا واجب نہیں ہے۔

(۶۹) مستطیع کافر پر حج واجب ہے لیکن جب تک کافر ہے اسکا حج صحیح نہیں ہو گا اگر استطاعت ختم ہونے کے بعد مسلمان ہو تو حج اس پر واجب نہیں ہے۔

(۷۰) مرتد (جو اسلام سے پھر جائے) پر حج واجب ہے لیکن اگر ارتداد کی حالت میں حج کرے تو یہ حج صحیح نہیں ہے لیکن توبہ کرنے کے بعد حج کرے تو صحیح ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ مندرجہ بالا حکم مرتد فطری کے لیے بھی ہے۔

(۷۱) اگر کوئی غیر شیعہ مسلمان حج کرے اور بعد میں شعیہ ہو جائے تو دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہے لیکن یہ حکم اس صورت میں ہی ختم ہے اپنے مذہب کے مطابق صحیح حج کیا ہو۔ اسی طرح اگر اسے نے مذہب شیعہ کے مطابق حج ادا کیا ہو اور قصد قربت حاصل ہوگئی ہو تو حج صحیح ہو گا۔

(۷۲) جب کسی پر حج واج ہو اور وہ اسے انجان دینے میں سستی اور تاخیر سے کام لے یہاں تک کہ اس کی استطاعت ختم ہو جائے تو جس سے بھی ممکن ہو حج کو ادا کرنا واجب ہے ابے مشقت و زحمت برداشت کرنا پڑے۔ اگر حج سے پہلے مرجائے تو واجب ہے کہ اسکی ترکہ سے حج کی قضا کریں اور اگر کوئی اسکی مرنے کے بعد بغیر اجرت کے اسی رف سے حج انجام دے تو بھی صحیح ہوگا۔

مناسک حج

حج کی وصیت

جو شخص مرنے کے قریب ہو اسکے ذمہ حج الاسلام ہو تو اگر اسکے پاس اتنی مقدار میں مال ہو جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو اس پر لازم ہے کہ ایسے انتظام کرے کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اسکی مرنے کے بعد اسی جانب سے حج ادا کیا جائے گا۔ گاہے گاہے موجودگی میں وصیت کرے لیکن اگر اسکے پاس مال موجود نہ ہو اور حتمال ہو کہ اسکے مرنے کے بعد کوئی شخص بلا معاوضہ اسکی طرف سے حج کرے تب بھی وصیت کرنا واجب ہے کسی کے ذمہ حج واجب ہو اور وہ مرجائے تو واجب ہے کہ حج کی قضا اسکی اصل ترکہ میں سے کرائی جائے چاہے اسنے وصیت نہ کی ہو اور اسی طرح اگر اسنے وصیت تو کی ہو مگر حج کے اخراجات کو ٹلٹ مال (ایک تہائی) سے مخصوص نہ کی ہو تو اس صورت میں بھی حج کے اخراجات کو اصل ترکہ سے لیا جائے گا۔ اور اگر حج کی وصیت بھی کی ہو اور اسکے اخراجات کو مال کے ایک تہائی حصے سے لینے کی شرط بھی کی ہو تو اگر تہائی مال حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو تو واجب ہے کہ حج کو ٹلٹ مال سے کرایا جائے اور باقی وصیتوں پر حج مقدم ہو گا اور ٹلٹ مال حج کے اخراجات کے کافی نہ ہو تو کمی کو اصل ترکہ سے پورا کیا جائے گا۔

(۷۴) اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو مرجائے ر اسل اکچھ مال کسی اور کے پاس امانت کے طور رکھا ہو تو اکھا گیا ہے کہ امین شخص کو حتمال ہو کہ اگر وراثت کو واپس کر دے گا تو وراثت مرحوم کی جانب سے حج انجام نہیں دیں گے تو امین خلی لے جائز ہے بلکہ واجب ہے کہ وہ خود یا کسی کو نائب بنا کر مرحوم کی جانب سے حج انجام دے اور اگر مال حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو باقی مال وراثت کو واپس کر دے لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

(۷۵) اگر کوئی شخص جسکے ذمہ حج الاسلام ہو مرجائے اور اس پر خمس واجب ہو ی ازکواۃ اور ترکہ (وہ مال جو مرنے والا چھوڑ کا مرتابے) کم ہو جس مال پر خمس یا زکواۃ واجب ہو اس مال سے خمس یا زکواۃ نکالا جائے گا اور اگر خمس و زکواۃ اسکے ذمہ ہوں مگر وہ مال موجود نہ ہو جس پر خمس و زکواۃ واجب تھا تو پھر حج مقدم ہوگا اور اگر اسکے ذمہ کوئی قرض ہو تو بعید نہیں ہے کہ قرض حج پر مقدم ہو جائے۔

(۷۶) اگر کوئی مرجائے اور اسکے ذمہ میں حج الاسلام واجب ہو جب تک حج مرنے والے باقی ہو۔ اسکے وراثت کو ترکہ میں ایسا تصرف جائز نہیں ہو نیت کی قضا حج کے منافی ہو اور اس سے فرق نہیں پڑتا کہ حج خلی اخراجات ترکہ سے کم ہوں تو زائد رقم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس تصرف کی وجہ سے زائد مقدار ضائع ہو جائے۔

(۷۷) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام ہو اور اس کا ترکہ حج کے اخراجات کے لیے کافی نہ ہو تو اگر اسکے ذمہ کوئی

قرض یا خمس و زکوٰۃ ہو تو واجب ہے کہ اسکے اترکہ اسکی ادائیگی پر خرچ کیا لیکن اگر کوئی قرضہ وغیرہ نہ ہو تو اسکے اترکہ اسکے ورثا کے لئے ہوگا اور ورثا پر اواجب نہیں کہ حج کی ادائیگی کے لیے اخراجات حج کو اپنے مال سے پورا کریں۔

(۷۸) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام واجب ہو تو اسکے مرنے کے بعد اسکا نائب بنانا اس کے وطن سے ضروری نہیں ہے بلکہ میقات حتیکہ مکہ کے قریب ترین میقات سے نائب بنانا بھی کافی ہے اگرچہ حوط یہ ہے ہ اسکے اپنے والوں سے نائب بنانا چاہیے اگر مرنے والی کا ترکہ حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو کسی بھی میقات سے نائب بنایا جاسکتا ہے بلکہ جسمیقات سے اجرت و اچرچہ کم ہو اس میقات سے نائب بنیاجائی۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر مال کافی ہو تو اسکے شہر سے نائب بنایا جائے اس صورت میں زائد اجرت اس کے بالغ ورثا کی رصامندی سے ان کے مال سے دی جائے گی نہ کہ نابالغ ورثا کے حصہ سے۔

(۷۹) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام اور اسکے اترکہ حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ حج ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے اسکے مال سے کسی کو اجرت پر حج کے لیے بھیجنا پڑے۔ اگر پہلے سال میقات سے اجیر نہ ملے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسکے وطن سے نائب واجیر مقرر کریں اور اگلے سال تک تاخیر نہ کریں چاہے معلوم ہو کہ اگلے سال میقات سے اجیر مل جائے گا اور اس صورت میں (جب نائب کو وطن سے مقرر کریں) میقات سے زائد خرچہ نابالغ ورثا کے حصہ سے نہیں لیا جاسکتا۔

(۸۰) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام اور اسکے اترکہ حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو اور حج (بدل کے لیے) نائب معمول سے زیادہ قیمت پر ہی ملنا ممکن ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ قیمت دے کر نائب بنایا جائے اور ورثا مراٹ کا حصہ زیادہ کرنے کے لیے آئندہ سال تک تاخیر نہیں کرسکتے لیکن اس صورت میں معمول سے زیادہ قیمت کو نابالغ ورثا کے حصہ سے نہیں لیا جاسکتا۔

(۸۱) اگر مرنے کے بعض ورثا اقرار کریں کہ اس پر حج اسلام واجب تھا اور باقی ورثا اسکا انکار کریں تو صرف اقرار کرنے والوں پواجب ہے کہ مال وراثت کی نسبت سے اپنے مال میں سے حج کے لیے خرچہ دیں (مثلاً اگر اقرار کرنے والوں کے حصے نصف ارٹ آیا ہو تو حج کے لیے اخراجات کا نصف خرچہ دیں) لہذا مقدار حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو چاہے کسی اور کے ملانے کی وجہ سے پورے ہو رہیں ہوں ی اکسی اور طرح سے حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو نائب بنانا واجب ہوگا ورنہ نہیں اور اقرار کرنے والوں پر اپنے حصے سے یا اپنے دوسرے مال سے کمی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

(۸۲) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام ہو اور کوئی بلا معاوضہ اس کی جانب سے حج انجام دے تو کافی ہے اور ورثاء کے لئے مرنے والے کے مال سے نائب بنانا واجب نہیں ہے اسی طرح اگر مرنے والا ایک تہائی مال سے حج کی وصیت کر کے مرے اور کوئی شخص بلا معاوضہ اس کی جانب سے حج کو انجام دیدے تو کافی ہے اور ایک تہائی مال سے نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن حج کے اخراجات کے برابر مال کو ایک تہائی مال میں سے ورثہ نہیں دیا جائے گا بلکہ مرنے والے کی نظر میں جو نیکی کا کام ہو اس میں صرف کیا جائے گا

(۸۳) اگر مرنے والے کے ذمہ حج الاسلام ہو اور اسنے اپنے شہر سے نائب بنانے کی وصیت کی ہو تو اس کے شہر سے نائب بنانا واجب ہے لیکن میقات کی نسبت زائد اخراجات کو ایک تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر حج کی وصیت کرے لیکن جگہ کا معین نہ کرے تو میقات سے نائب بنانا کافی ہے مگر یہ کہ کوئی ایسی علامت یا قرینہ ہو جس سے ظاہر ہو کہ مرنے والے کا ارادہ اپنے شہر سے نائب بنانے کا تھا مثلاً مرنے والا حج کے لئے اتنی مقدار معین کرے جو اس کے شہر کیلئے کافی ہو (تو اس کے ارادے کے مطابق عمل کیا جائے)

(۸۴) اگر مرنے والا اپنے شہر سے حج کرنے کی وصیت کرے لیکن وصی یا وارث میقات سے نائب بنائیں تو اگر مرنے والے کے مال سے نائب کو خرچہ دیا ہو تو اجارہ باطل ہوگا لیکن اجیر کے حج انجام دینے پر مرنے والا بری الذمہ ہو جائے گا

(۸۵) اگر مرنے والا کسی دوسرے شہر سے حج کی وصیت کرے مثلاً وصیت کرے کہ نجف سے کسی کو نائب بنایا جائے تو اس وصیت پر عمل کرنا واجب ہے اور میقات سے زائد اخراجات کو تہائی مال سے لیا جائے گا

(۸۶) اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کی جانب سے حج الاسلام انجام دیا جائے اور اسکے لئے اجرت معین کرے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لہذا اگر اجرت معمول کے مطابق ہو تو مرنے والے کے اصل مال سے ادا کی جائے گی، ورنہ معمول سے زائد مقدار کو تہائی مال سے ادا کیا جائے

(۸۷) اگر مرنے والا کسی ایسے مال معین سے حج کی وصیت کرے جس کے بارے میں وصی کو معلوم ہو کہ اس مال پر

خمس او زکوٰۃ واجب ہے تو وصی پر واجب ہے کہ پہلے خمس نکالے اور پھر باقی مال حج پ خرچ کرے اور اگر باقی مال حج کیا خراجات کیلئے کافی نہ ہو تو ضروری ہے اصل مال سے کمی کو پورا کرے بشرطیکہ وصیت حج الاسلام کی ہو لیکن اگر وصیت تعدد مطلوب کی بناء پر ہو یعنی وصیت کرنے والے کی نظر میں دو چیزیں ہوں ایک یہ کہ کوئی کار خیر انجام پائے اور دوسری یہ کہ وہ کار خیر حج ہو تو مرنے والے کی نظر میں جو بھی کار خیر ہو مال اس پر خرچ کیا جائے اور اگر وصیت تعدد مطلوب کی بناء پر نہ ہو تو مال معین سے بچنے والی مقدار وراثت میں تقسیم ہو گی (۸۸) اگر مرنے والے کی طرف سے حج کے لیے نائب بنانا واجب ہو جائے چاہے وصیت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، اور وہ شخص (مثلاً وصی یا وارث) جس پر نائب بنانا واجب تھا غفلت کرے یا مال ضائع ہو جائے تو یہ شخص ضامن ہو گا اور اس پر اپنی مال سے نائب بنانا واجب ہے۔

(۸۹) اگر یہ معلوم ہو جائے کہ میت کے ذمہ حج واجب ہے اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے انجام دیا تھا یا نہیں تو قضا کرنا واجب ہے اور اسکے اخراجات اصل مال سے لیے جائیں گے۔

(۹۰) حج کے لیے صرف مرنے والا نائب بنانے سے بر الذمہ نہیں ہوتا لہذا اگر پتہ چلے کہ نائب نے حج نہیں کیا تو چاہے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر کسی عذر کے تو دوسرا نائب بنانا واجب ہے اور اسکے اخراجات اصل مال سے ادا کیے جا ئیں گے۔ اگر پہلی اجرت مرنے والے کے مال سے دی ہو اور اسکو واپس لینا اگر ممکن ہو تو واپس لیا جائے۔ (۹۱) اگر اجیر متعدد ہوں تو اظہر یہ ہے کہ ایسے شخص کو اجیر بنایا جائے کہ جس کا نائب بنانا مرنے والے کی شان و حیثیت کے منافی نہ ہو چاہے دوسرا کم قیمت پر جانے پر راضی ہو اور نائب ایک تہائی مال سے بنایا جا رہا ہو اور چاہے ورثا کے حصے میں کمی ہو رہی ہو اور وہ راضی نہ ہوں لیکن یہ حکم اس صورت میں مشکل ہے جب درج بالا طریقے سے اجیر بنانا دوسرے مالی واجبات مثلاً قرض و زکوٰۃ جو مرنے والے کے ذمہ ہوں یا غیر مالی واجبات جن کی مرنے والے وصیت کی ہو، سے متصادم ہو۔

(۹۲) نائب مرنے والے کے شہر سے یا میقات سے نائب بنانا واجب ہے اور اس میں وارث کی تقلید یا اجتہاد کو مدنظر رکھا جائے نہ کہ مرنے والے کی لہذا اگر مرنے والا کا اعتقاد یہ ہو کہ اپنے شہر سے حج واجب ہے جبکہ وراثت عقاد یہ ہو کہ میقات سے بھی نائب بنانا جائز ہے تو وارث پر واجب نہیں ہے کہ وہ مرنے والے کے شہر سے نائب بنائے۔ (۹۳) اگر مرنے والے ذمہ حج الاسلام ہو مگر اسکی میراث و ترکہ نہ ہو تو وارث پر نائب بنانا واجب نہیں لیکن مستحب ہے خصوصاً مرنے والے کے اقربا کیلئے مستحب ہے کہ وہ مرنے والے کو بری الذمہ کرائیں۔

(۹۴) اگر مرنے والا حج کی وصیت کرے اور معلوم ہو کہ یہ حج الاسلام ہے تو اگر ایک تہائی مال سے حج کرانے کی وصیت نہ کی ہو تو پھر حج کے اخراجات کو اصل مال سے لیا جائے گا اور اگر معلوم ہو کہ جس حج کی وصیت کی ہے وہ حج الاسلام نہیں ہے یا حج الاسلام ہونے میں شک ہو تو پھر حج کے اخراجات ایک تہائی مال سے لیے جائے گے۔ (۹۵) اگر مرنے والا حج کی وصیت کرے اور کسی خاص شخص کو اسکے لیے معین کرے تو وصیت پر عمل کرنا واجب ہے اور اگر یہ خاص شخص معمول سے زیادہ اجرت طلب کر رہا ہو اور حج، حج الاسلام ہو تو پھر معمول سے زیادہ اجرت ترکہ کے ثلث (تہائی) مال سے ادا کی جائے گی اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اگر ولایت تعدد مطلوب کی بنا پر ہو (یعنی ین وصیت سے مرنے والے کی غرض یہ ہو کہ حج انجام پائے اور اسی خاص شخص کے توسط سے انجام پائے یعنی دونوں چیزیں ہوں) یا حج الاسلام کی وصیت کی گئی ہو تو پھر کسی ایسے شخص کو نائب بنانا چاہیے جو معمول کے مطابق اجرت لے رہا ہو۔

(۹۶) اگر مرنے والا حج کی وصیت کرے اور اسکے لیے مال بھی معین کرے مگر کوئی اس قیمت پر جانے کے لیے راضی نہ ہو تو اگر حج، حج الاسلام ہو اصل مال سے کمی کو پورا جائے گا اور اگر حج، حج الاسلام کے علاوہ ہو اور وصیت تعدد کی مطلوب کی بنا پر ہو یعنی وصیت سے میت کی غرض دو چیزیں ہوں ایک یہ کہ کوئی کار خیر انجام پائے اور دوسری یہ کہ کار خیر حج ہو تو اس مال معین کو میت کی نظر میں جو کار خیر تھے اس پر خرچ کیا جائے گا ورنہ وصیت باطل ہے اور یہ مال معین میراث کا حصہ شمار ہو گا۔

(۹۷) اگر کوئی اپنا گھر اس شرط پر بیچے خریدار اس قیمت کو اسکے مرنے کے بعد حج پر خرچ کرے تو گھر کی قیمت میراث کا حصہ شمار ہوگی اور اگر حج، حج الاسلام ہو تو شرط لازم ہو جائے گی اور تو اس واجب ہے کہ گھر کی قیمت کو حج کی اجرت میں صرف کرے لیکن اجرت معمول کے مطابق ہو ورنہ زیادہ مقدار کو ثلث مال سے لیا جائے گا۔ اور اگر حج، حج الاسلام کے علاوہ ہو تب بھی شرط لازم ہے اور حج کی پوری اجرت کو ایک تہائی مال سے لیا جائے گا اور اگر ایک تہائی مال حج کے اخراجات کے لیے جافی نہ ہو تو زائد مقدار میں شرط لازم نہیں ہو گی۔

(۹۸) اگر کوئی اپنا گھر کسی کو اس شرط پر دے دے کہ وہ اسکے مرنے کے بعد اسکی طرف سے حج کرانے کا تو یہ

معادہ صحیح اور لازم ہے (یعنی اس پر عمل کرنا ضروری ہے) اور یہ گھر مالک کی ملکیت سے خارج ہو جائے گا اور اس گھر کو میراث میں شمار نہیں کیا جائے چاہے حج مستحب بھی ہو اور وصیت کا حکم اس گھر پر جاری نہیں ہوگا یہی حکم اس وقت بھی ہے جب کوئی اپنا گھر کسی اور کی ملکیت میں اس شرط پر دے کہ وہ اسکے مرنے کے بعد وہ اس کو بیچ کر گھر کی قیمت سے اس کی جانب سے حج کرانے کا یہ صورتیں صحیح اور لازم ہیں چاہے وہ جس چیز کو بیچ کر شرط کیا ہے مستحب عمل ہی ہو اور وارثوں کا گھر پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ اگر وہ شخص جس پر شرط کی تھی شرط کی مخالفت کرے تو وراثت معاملہ ختم کرنے کا حق نہیں رکھتے لیکن مرنے والے کا سرپرست چاہے وہ وصی ہو حاکم شرع معاملہ ختم کر سکتا ہے اور اگر مرنے والے کا سرپرست معاملہ ختم کر دے تو مال مرنے والے کی ملکیت میں لوٹ آئے گا اور میراث کا حصہ بن جائے گا۔

(۹۹) اگر وصی (وہ شخص جس کے نام وصیت کی گئی ہو) مرجائے اور پتہ نہ چلے کہ وصی نے مرنے سے پہلے کسی کو نائب مقرر کیا ہے یا نہیں تو اصل مال سے نائب بنانا واجب ہے بشرطیکہ حج، حج الاسلام ہو لیکن اگر حج الاسلام کے علاوہ کوئی اور حج ہو تو پھر ثلث مال سے نائب بنایا جائے گا۔ اور اگر ولی نے حج کی مقدار کے مطابق مال لیا ہو اور وہ مال موجود بھی ہو تو اسکو واپس لیا جائے گا۔ چاہے یہ احتمال ہو کہ وصی نے اپنے مال سے نائب بنا دیا ہوگا۔ اور بعد میں ہاپنے مال کے بدلے مرنے والے کے مال سے لیے ہوں گے۔ اور اگر مال موجود نہ ہو تو وصی ضامن نہیں ہوگا اس لیے کہ احتمال ہے کہ بغیر کوتاہی کے مال ضائع ہو گیا ہو۔

(۱۰۰) اگر وصی سے لاپرواہی کے بغیر مال ضائع ہو جائے تو ہوجائے تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر حج، حج الاسلام ہو تو واجب ہے کہ باقی ترکہ سے نائب بنایا جائے حج الاسلام کے علاوہ حج ہو تو باقی ثلث مال سے نائب بنایا جائے اگر باقی مال وراثت میں تقسیم ہو چکا ہو تو ان کے حصے کی نسبت اجرت کے لیے واپس لیا جائے گا یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کوئی حج کے لیے نایب بنے اور حج ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور اسکا ترکہ نہ ہو اور اگر ہو اس سے واپس لینا ممکن نہ ہو۔

(۱۰۱) اگر وصی سے نائب مقرر کرنے سے پہلے مال ضائع ہوجائے اور پتہ نہ چلے کہ ولی سے لاپرواہی ہوئی ہے یا نہیں تو وصی سے اس مال کے بدلے مال لینا جائز نہیں ہے۔

(۱۰۲) اگر مرنے والا حج الاسلام کے علاوہ کسی حج کیلئے مال معین کی وصیت کرے اور احتمال ہو کہ یہ مال معین ایک تہائی مال سے زیادہ ہے تو اس مقدار مال کو وراثت کی اجازت کے بغیر صرف کرنا جائز نہیں ہے۔

مناسک حج

نیابت کے احکام

(۱۰۳) حج کے لیے نائب میں چند شرائط کا ہونا معتبر ہے۔

(۱) بلوغ نابالغ بچے کا کسی دوسرے کیلئے حج الاسلام یا کوئی دوسرا واجب حج کرنا کافی نہیں ہے بلکہ بنا بر احوط ممیز بچہ (یعنی اچھے برے کی تمیز رکھنے والا) کا بھی یہی حکم ہے لیکن مستحبی حج میں بعید نہیں کہ ولی کی اجازت سے ممیز بچہ کا نائب بننا صحیح ہو۔

(۲) عقل دیوانے شخص کو نائب بنانا کافی نہیں ہے چاہے دیوانگی مستقل ہو یا کبھی کبھی اسکا دورہ پڑتا ہے اور وہ دورے کی حالت میں حج کرے البتہ سفیہ کونائب بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) ایمان۔ ائیمہ کی امامت کے منکر غیر مومن کو نائب بنانا کافی نہیں ہے اور اگر وہ ہمارے مذہب کے مطابق حج کرے تب بھی بنا بر احوط کافی نہیں ہے۔

(۴) فارغ الذمہ۔ یعنی نائب جانتا ہو کہ جس سال اس نے نیابت کاحج انجام دینا ہے اس سال اسکے ذمہ کوئی اور واجب حج نہیں ہے۔ یا اس سے غافل نہیں ہے لیکن اگر وجوب کو نہ جانتا ہو یا اس سے غافل ہو تو ایسے شخص کو نائب بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ شرط اجارہ کے صحیح ہونیکے شرط ہے نہ کہ نائب کا حج صحیح ہونیکے۔

لہذا اس صورت میں جب کہ نائب پر حج واجب ہو اور وہ کسی کی طرف سے حج کرے تو جس کا حج کرے گا وہ بری الذمہ ہوجائے گا لیکن نائب طے شدہ اجرت کای بجائے معمول کے مطابق اجرت کا مستحق ہوگا۔

(۱۰۴) نائب میں عدالت کی بجائے حج انجام دینی کے بارے میں منوب عنہ (جسکی نیابت میں حج کر رہا ہے) کا مطمئن ہونا معتبر ہے ناقابل اطمینان نائب کا حج انجام دینے کے بارے میں خبر کو کافی سمجھنے میں اشکال ہے۔

(۱۰۵) منوب عنہ (جس کی طرف سے حج کر رہا ہے) کا بری الذمہ ہونے کیلئے نائب کا صحیح طرح سے حج کرنا معتبر ہے لہذا نائب کیلئے ضروری ہے کہ وہ اعمال و حکاؤ حج کو صحیح طرح سے جاننا ہو کہ کسی دوسرے شخص کی راہنمائی سے اعمال حج کی ادائیگی کے وقت ہی جان لے جب شک ہو کہ نائب اعمال حج کو صحیح طرح سے بجایا ہے یا نہیں چاہے یہ شک اس وجہ سے ہو کہ خود نائب کا اعمال حج کو صحیح طرح سے جاننا مشکوک ہو تو بعید نہیں کہ حج کو صحیح سجھا جائے۔

(۱۰۶) ممیز بچے کی نیابت کی جاسکتی ہے جس طرح دیوانہ شخص کی، بلکہ دیوانہ شخص کو اگر دیوانگی کا دورہ کھپی کھپی پڑتا ہو اور لمعلوم ہو کہ ہمشیہ ایام حج میں دیوانگی کا دورہ پڑتا ہے تو صحت کی حالت میں نائب بنانا واجب ہے۔ اسی طرح اس صورت میں بھی بنانا واجب ہو گا جب صحت مندی کی حالت میں حج اس پر واجب ہو چکا ہو چاہے مرتے وقت دیوانگی کی حالت میں ہو۔

(۱۰۷) نائب اور منوب عنہ کا ایک جنس ضروری نہیں ہے لہذا عورت کی طرف سے مرد اور مرد کی طرف سے عورت کا نائب بننا صحیح ہے۔

(۱۰۸) ضرورہ (جو پہلی مرتبہ حج کر رہا ہو) غیر ضرورہ اور ضرورہ دونوں کی طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت کہا گیا ہے کہ ضرورہ ک و نائب بنا نا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت ثابت نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے لیے جو مالی استطاعت کے باوجود خود حج نہ کر سکتا ہو بعید نہیں ہے کہ ضرورہ کو نائب بنانا اولیٰ اور بہتر ہو، جیسا کہ وہ شخص جس پر حج واجب اور ثابت ہو چکا ہو او مرجائے تو اولیٰ اور بہت یہ ہے کہ ضرورہ کو اسکی طرف سے نائب بنایا جائے۔

(۱۰۹) منوب عنہ کا مسلمان ہونا شرط ہے لہذا کافر کی طرف سے نیابت صحیح نہیں ہے اگر کافر ہالت استطاعت میں مرجائے اور سکے وارث مسلمان ہوں تو ان پر واجب نہیں ہے کہ اس کی طرف سے حج کرائیں۔ اسی طرح اگر ناصبی ہو تو اسکی نیابت بھی جائز نہیں ہے سوائے اسکے کہ وہ ناصبی، باپ ہو، باپ کے علاوہ باقی رشتہ داروں کی جانب سے نائب بنانے میں اشکال ہے لیکن حج انجام دے کر اسکا ثواب ان کو ہدیہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۰) زندہ شخص کی مستحبی حج میں نیابت کی جاسکتی ہے چاہے اجرت لے کر ہو یا بغیر اجرت کے۔ اسی طرح اگر واجب حج ہو اور خود انجام سینے سے معذور ہو تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے نائب بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اسکے علاوہ زندہ شخص کی نیابت جائز نہیں ہے مردہ شخص کی طرف سے ہر حالت میں نیابت جائز ہے چاہے اجرت لے کر ہو یا بغیر اجرت کے چاہے واجب حج ہو یا مستحب۔

(۱۱۱) نیابت کے صحیح ہونے میں نیابت کا قصد ضروری ہے یعنی منوب عنہ کو کسی بھی طرح سے مشخص و معین کرے البتہ نام لے کر معین کرن ضروری نہیں ہے تاہم تمام مواظن و موافق میں ایسا کرنا مستحب ہے

(۱۱۲) جس طرح کسی کا نیابتی حج اجرت لے کر یا مفت انجام دینا صحیح ہے اسی طرح جعلہ یا کسی عقد و معاملہ میں شرط کرنے یا کسی اور طرح سے بھی نیابت صحیح ہے۔

(۱۱۳) ظاہر ہے کہ نائب کی شخصیت اسی شخص کی طرح ہے جو خود اپنا حج کر رہا ہو مگر بعض اعمال حج کو بالکل یا مقررہ طریقے سے صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو لہذا نائب کا حج بعض موقعوں پر صحیح ہوگا اور منوب عنہ بری الذمہ ہو گا جبکہ دوسرے موارد میں باطل ہو گا۔ لہذا اگر عرفات میں وقوف اختیاری سے عاجز ہو اور وقوف اضطراری انجام دے تو اسکا حج صحیح ہو گا اور منوب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر دونوں وقوف سے عاجز ہو تو اسکا حج باطل ہے اور ایسے شخص ک و نائب بنانا جسکے بارے میں پہلے سے معلوم ہو کہ یہ عمل اختیاری انجام نہ دے سکے گاحتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ بلامعاوضہ بھی اگر کسی کی طرف سے حج کرے تو اسکے عمل پر اکتفا کرنا مشکل ہے۔ البتہ ایسے شخص کو نائب بنانے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ محرمات احرام مثلاً سائے میں رہنا یا کوئی ور ہرام کام میں سے کسی اور کا مرتکب ہو گا چاہے عذر کی وجہ سے یا بغیر کسی عذر کے اسی طرح اس شخص کو بھی نائب بنانے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم ہو کہ ایسے واجبات حج کو چھوڑ دے گا جن کی وجہ سے حج کی صحت پر ضرر نہیں پہنچتا، چاہے انہیں جان بوجھ کر چھوڑا جائے مثلاً طواف النساء یا گیارہوں اور بارہوں شب کو منی میں رہنا۔

(۱۱۴) اگر نائب احرام باندھنے سے پہلے مرجائے تو منوب عنہ بری الذمہ نہی ہو گا لہذا اگر نائب بنانا ضروری ہے تو کسی اور شخص کو نائب بنایا جائے لیکن احرام باندھنے اور حرم میں جانے کے بعد مرا ہو تو حوط یہ ہے کہ منوب عنہ

بری الذمہ ہو جائے گا اور اس حکم میں حج الاسلام اور دوسرے حج برابر ہیں لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب نائب اجرت لے کر حج پر گیا ہو اور اگر اجرت کے بغیر حج کر رہا ہو تو پھر منوب عنہ کا بری الذمہ ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔ (۱۱۵) اگر اجیر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے جبکہ میت کو بری الذمہ کرنے کے لیے نائب بنایا ہو تو یہ اجیر پوری اجرت کا مستحق ہوگا لیکن اگر اسے اعمال حج انجام دینے کے لیے نائب و اجیر بنایا ہو اور اجارہ میں ایک سے زیادہ چیزوں کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ (یعنی دو مقاصد ہوں ایک تو ذمہ سے بری ہو جائے اور دوسرے اعمال انجام پائیں) تو پھر جتنے اعمال انجام دیے ہوں انکی نسبت سے اجرت کا مستحق ہو گا۔ (مثلاً ایک تہائی اعمال انجام دے ہوں تو ایک تہائی اجرت کا مستحق ہو گا) لیکن اگر اجیر نائب (نائب) احرام سے پہلے مر جائے تو اجرت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ لایبتہ اگر عمل کے مقدمات بھی اجارہ (معاملہ) میں داخل ہوں یعنی اجارہ سے دو چیزیں مقصود ہوں ایک اعمال انجام پانا اور دوسرے مقدمات انجام پانا تو اس وقت جتنی مقدار کو انجام دیا ہو اتنی اجرت کا مستحق ہو گا۔

(۱۱۶) اگر کسی کو شہر سے حج کرنے کے لیے چیر بنایا جائے اور راستہ معین نہ کیا جائے تو اجیر کو اختیار ہے کہ جس راستے سے چاہے جائے اور اگر راستہ معین کیا گیا ہو تو خلاف ورزی جائز نہیں ہے لیکن اگر اجر خلاف ورزی کر کے عمل حج انجام دے تو اسے اجارہ میں شرط نہ ہو یہ کہ جارہکا حصہ ہو تو اجیر پوری اجرت کا مستحق ہو گا اگر راستہ کو اعمال حج کا جز سمجھ کر اجارہ کیا ہو تو اس وقت نائب بنانے والے کو حق حاصل ہو گا اور فسخ کرنے کی صورت میں اجیر ان اعمال کی جنکو انجام دے چکا ہو معمول کے مطابق اجرت لے گا نہ کہ راستہ طے کرنے کی چرت اور اگر معاملہ ختم نہ کرے تو پھر پوری طے شدہ اجرت کا مستحق ہو گا لیکن نائب بنانے والے کو اجیر سے طے شدہ راستے سے نہ جانے کی صورت میں بقایا جات واپس لینے کا حق حاصل ہے۔

(۱۱۷) اگر کوئی معین سال میں کسی کا حج خود انجام دینے کے لیے نائب بنے تو اسی سال میں دوسرے شخص کا حج خود انجام دینے کے لیے نائب نہیں بن سکتا لیکن اگر دونوں اجاروں کے سال جدا ہوں یا کسی ایک میں یا دونوں میں خود انجام دینے کی شرط نہ ہو تو دونوں اجارے صحیح ہوں گے۔

(۱۱۸) جو شخص کسی معین سال میں کسی کا حج انجام دینے کیلئے اجیر بنے تو جائز نہیں کہ وہ نائب بنانے والے کی رضامندی کے بغیر اس حج کو معین سال سے پہلے یا بعد میں انجام دے چنانچہ اگر تاخیر کر دے تو اگرچہ منوب عنہ (جس کی جانب سے حج کیا ہو) بری الذمہ ہو جائے گا لیکن نائب بنانے والے کو معاملہ ختم کرنے کا حق ہو گا یعنی اجارہ ختم کرنے کی صورت میں اجیر کسی اجرت کا حقدار نہیں ہو گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ جب اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنے کا ہو لیکن اگر اجارہ تو حج کرنے کا ہو اور سال محض شرط ہو تو نائب معمول کے مطابق اجرت کا مستحق ہو گا بلکہ اجارہ ختم نہ کرنے کی صورت میں اجیر طے شدہ اجرت کا مستحق ہوگا۔ اسکے برعکس اگر اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنے کا ہو اور اجیر اسکی خلاف ورزی کرے تو اس نتیجہ میں بچنے والی رقم کا مطالبہ کرنیکا حق نائب بنانے والے کو حاصل ہے۔

اسی طرح اگر اجیر حج کو معین سال سے پہلے انجام دے دے اور جس حج کے لیے اجارہ کیا ہو وہ حج الاسلام ہو تو منوب عنہ فارغ الذمہ ہو جائے گا اگرچہ اجیر نے معینہ سال سے پہلے انجام دیا ہو تو اب چونکہ منوب عنہ تو فارغ الذمہ ہو گیا ہے لہذا معین شدہ سال میں حج انجام دینا ممکن ہی نہیں تو اجرت سے متعلق حکم وہ ہے جو قبل ازیں تاخیر کی صورت میں ہو چکا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو یعنی مستحب حج انجام دینے کے لیے اجیر بنایا گیا ہو کہ مثلاً آئندہ سال حج انجام دے اور اجیر اسی سال انجام دیدے تو اگر اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنیکا ہو تو اجیر اجرت کا مستحق نہیں ہوگا بلکہ واجب ہے کہ حج معینہ شدہ سال میں انجام دے اور اگر اجارہ معین سال محض شرط ہو تو بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ اجر نے اس شرط کو ختم نہ کیا ہو اور اگر کر دیا ہو تو پھر اجیر طے شدہ قیمت کا مستحق ہوگا۔

(۱۱۹) اگر اجیر دشمن کے روکنے یا بیماری کی وجہ سے اعمال حج انجام نہ دے سکے تو اسکا حکم خود اپنا حج انجام دینے والے انسان کی طرح ہے جو دشمن یا بیماری کی وجہ سے اپنا حج انجام نہ دے سکے جسکی تفصیل آگے آئے بیان ہو گی لہذا اگر حج کا اجارہ اسی سال کے لیے مقید ہو تو اجارہ فسخ ہو جائے گا اور اگر اسی سال سے مقید نہ ہو تو حج اس کے ذمہ باقی رہے گا لیکن اگر سال کا یقین شرط کی صورت میں ہو تو امیر بنانے والے کو خیار تخلف (شرط کی خلاف ورزی کی بنا پر اختیار) حاصل ہو جائے گا۔

(۱۲۰) اگر نائب کوئی ایسا کام انجام دے جسکی وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہو تو کفارہ اپنے مال سے ادا کرے گا چاہے پیسے لے کر نائب بنا ہو یا بغیر پیسوں کے۔

(۱۲۱) اگر کسی کو حج کے لیے معین اجرت پر نائب بنایا جائے اور اجرت حج کے اخراجات سے کم نکلے تو اجر پ راجرت پوری کرنا واجب نہیں ہے، اسی طرح حج کے اخراجات سے زیادہ نکلے تو واپس لینے کا حق بھی نہیں رکھتا۔

(۱۲۲) اگر کسی ک و واجب یا مستحب حج کے لیے نائب بنایا جائے اور نائب اپنے حج کو معشر سے پہلے جماع کے ذریعے اپنے حج کو فاسد کر دے تو اس پر واجب ہے کہ حج کو مکمل کرے اور اس حج سے منوب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا لیکن نائب پر واجب ہو جائے گا کہ آئندہ سال حج کرے اور ایک اونٹ کفارہ بھی دے۔ تاہم ظاہر یہ ہے کہ اجیر اجرت کا مستحق ہو گا جبے آئندہ سال عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے حج نہ بھی کرے بلکہ معاوضہ حج کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔ فرق صرف یہی ہے کہ مستحق اجرت نہیں ہے۔

(۱۲۳) ظاہر یہ ہی کہ اجیر حج انجام دینے سے پہلے اجرت کا تقاضا کرنیکا حق رکھتا ہے چاہے حج سے پہلے اجرت دینے کی شرط واضح نہ بھی کی ہو اس لیے کہ اس شرط پر قرینہ موجود ہے اور وہ یہ کہ عام طور پر چرت پہلے دی جاتی ہے کیونکہ اجیر کے لیے اجرت لینے سے پہلے حج پر جانا اور عمل بجالانا ممکن نہیں ہوتا۔

(۱۲۴) اگر کوئی خود حج کرنے کے لیے نائب بنے تو اسے حق نہیں ہے کہ نائب بنانے والے کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر اجارہ کے ذریعے عمل اپنے ذمہ لے اور خود انجام دینے کی شرط نہ کرے تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ اس حج کے لیے کسی دوسرے کو نائب بنائے۔

(۱۲۵) اگر کسی کو وسیع وقت میں حج تمتع کے لیے نائب بنایا جائے اور اتفاقاً وقت تنگ ہو جائے اور نائب حج عمرہ کو حج افراد سے بدل کر حج افراد انجام دے اور نعت میں عمرہ مفردہ انجام دے تو منوب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ اور اگر اجارہ عمرہ تمتع او حج تمتع کے اعمال انجام دینے کا ہو تو نائب اجرت کا مستحق نہیں ہو گا لیکن منوب عنہ کو بری الذمہ کرنے کا ہو تو مستحق ہو گا۔

(۱۲۶) مستحبی حجمیں ایک شخص کئی افراد کا نائب بن سکتا ہے لیکن واجب حج میں ایک شخص ایک یا دوسرے زیادہ کا نائب نہیں بن سکتا اسوائے اس صورت کے کہ جب دو یا دو سے زیادہ افراد پر حج مشترک طور پر واجب ہو یا مثلاً دو افراد منت مانیں کہ اگر ہمارا کام ہو گیا تو ہم ملکر کسی کو حج پر بھیجیں گے، اس صورت میں دونوں کے لیے اپنے جانب سے ایک شخص کو حج پر بھیجیں گے، اس صورت میں دونوں کیلئے اپنی جانب سے ایک شخص کو نائب بنا کر بھیجنا جائز ہے۔

(۱۲۷) مستحب حج میں کئی افراد ایک ہی شخص کی نیابت کر سکتے ہیں چاہے منوب عنہ زندہ ہو یا مردہ اور چاہے نائب اجرت لے کر حج کر رہا ہو یا بغیر اجرت کے۔ اسی طرح واجب حج میں بھی ایک شخص پر متعددہ وجوہ ہوں مثلاً کسی زندہ یا مردہ شخص پر دو حج واجب ہوں اور دونوں نذر سے واجب ہونے ہوں یا مثلاً ایک حج الاسلام ہو اور دوسرا نذر سے واجب ہو ابیتو کئی افراد ایک شخص کی نیابت کرنا جائز ہے یعنی ایک کو حج الاسلام کے لیے دوسرے کو دوسرے حج کے لیے بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کی جانب سے دو افراد ک و ایک کو واجب حج کیلئے اور دوسرے کو مستحب حج کے لیے نائب بنانا جائز ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ اس احتمال کو بنا پر کہ ایک شخص کاح جاقص ہو سکتا ہے احتیاط کی خاطر ایک شخص کی ایک واجب حج کیلئے دو نائب بنانا جائز ہو۔

(۱۲۸) طواف فی نفسہ مستحب لہذا طواف میں جائز ہے کہ مرنے والے کی طرف سے نیابت کی جائے اسی طرح اگر زندہ (منوب عنہ) مکہ میں نہ ہو ای مکہ میں ہو لیکن خود طواف نہ کر سکتا ہو تو اسکی طرف سے بھی نیابت کرنا جائز ہے۔

(۱۲۹) نائب نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جانب سے یا کسی اور جانب سے عمرہ مفردہ کر سکتا ہے جس طرح کہ اپنی یا کسی اور کی جانب سے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مناسک حج

عمرہ کی اقسام

(۱۳۵) عمرہ بھی حج کی طرح کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب اور عمرہ یا مفردہ ہو تا ہے یا تمتع۔

(۱۳۶) حج کی طرح عمرہ بھی ہر صاحب شرائط مستطیع پر واجب ہے اور حج کی طرح واجب فوری ہے لہذا عمرہ کی استطاعت رکھنے والے پر چاہے وہ حج کی استطاعت نہ بھی رکھتا ہو عمرہ واجب ہے لیکن ظاہر یہ ہی کہ جس کا فریضہ حج تمتع ہو اور اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو بلکہ عمرہ مفردہ کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر عمرہ مفردہ واجب نہیں ہے لہذا ایسے شخص کے مال سے عمرہ مفردہ کے لیے نائب بنانا جو مستطیع ہو گیا ہو اور ایام حج سے پہلے مر جائے واجب

نہیں ہے۔ اسی طرح حج کے لیے اجیر بننے والے پر حج نیابتی کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ مفردہ انجام دینا واجب نہیں ہے اگرچہ عمرہ کی استطاعت رکھتا ہو لیکن مناسب ہے کہ ان موارد میں احتیاط کو ترک نہ کرے اسی طرح وہ شخص جو حج تمتع کرے تو یقیناً اس پر عمرہ مفردہ واجب نہیں ہے۔

(۱۳۷) سال کے ہر مہینے میں عمرہ مفردہ کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درمیان تیس دن کا وقفہ ضروری نہیں ہے لہذا ایک ماہ کے آخر اور دوسرے ماہ کے اول میں عمرہ کرنا جائز ہے ایک مہینے میں دو عمرے کرنا چاہے اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے جائز نہیں ہے تاہم دوسرا عمرہ رجعتاً انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ایک عمرہ اپنے لیے اور دوسرا عمرہ کسی اور کی طرف سے یا دونوں عمرے دو مختلف افراد کی طرف سے ہوں تو پھر ایک ماہ میں دو عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کے درمیان تیس دن فاصلہ ہونے کی شرط میں اشکال ہے وہ شخص جو ذوالحجہ میں عمرہ تمتع کرے ارادہ رکھتا ہو کہ اعمال حج کے بعد عمرہ مفردہ انجام دے گا تو اس کے احوط یہ ہے کہ عمرہ کو ماہ محرم تک تاخیر کرے۔ اسی طرح وہ شخص جو عمرہ مفردہ شوال میں کرے اور ارادہ رکھتا ہو کہ اس کے بعد عمرہ تمتع انجام دے گا ہوط یہ ہے کہ عمرہ اسی مہینے میں انجام نہ دے۔ عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان ظاہر یہ ہے کہ عمرہ تمتع باطل ہو جاتا ہے لہذا عمرہ تمتع دوبارہ کرنا ضروری ہے لیکن اگر حج کے لیے یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) تک مکہ میں رہے تو جو اس وقت عمرہ مفردہ انجام دے چکا ہے وہ عمرہ تمتع شمار ہو گا اور اس کے بعد حج تمتع کرے۔

(۱۳۸) جس طرح عمرہ مفردہ استطاعت کی وجہ سے واجب ہو جاتا ہے اسی طرح نذر، قسم عہ وغیرہ بھی واجب جاتا ہے۔ (۱۳۹) ذیل میں چند چیزوں کے علاوہ عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کے اعمال مشترک ہیں جن کی تفصیل آگے آئیگی۔

- ۱۔ عمرہ مفردہ میں طواف النساء واجب ہے جب کہ عمرہ تمتع میں واجب نہیں ہے۔
- ۲۔ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں انجام دیا جاسکتا ہے جو شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ ہیں جب کہ عمرہ مفردہ کو سا ل کے کسی مہینے میں انجام دیا جاسکتا ہے تاہم ماہ رجب میں فضیلت ہے۔
- ۳۔ عمرہ تمتع کے حرام سے باہر آنصراف تقصیر (کچھ بال کٹوانا) پر منحصر ہے جب کہ عمرہ مفردہ کے احرام سے تقصیر سے بھی باہر آسکتے ہیں اور حلق (بال منڈوانے) سے بھی تاہم حلق افضل ہے یہ حکم مردوں کے لیے ہے جب کہ عورتوں کے لیے تقصیر معین ہے چاہے عمرہ تمتع کے احرام باہر آنا ہو یا عمرہ مفردہ کے احرام سے۔
- ۴۔ عمرہ تمتع اور حج تمتع ایک ہی سال میں انجام دینا واجب ہے جس کی تئنگی جبکہ عمرہ مفردہ میں یہ واجب نہیں ہے۔ لہذا جس شخص پر حج افراد و عمرہ مفردہ واجب ہو وہ ایک سال میں حج ارو دوسرے سال میں عمرہ کر سکتا ہے۔
- ۵۔ وہ شخص عمرہ مفردہ میں جو سعی سے پہلے حجامت کر لے تو بغیر اشکال کے اس کا عمل باطل ہو جائیگا اور دوبارہ انجام دینا واجب ہوگی یعنی آئندہ ماہ تک مکہ میں رکے اور پھر سے عمرہ کرے، جب کہ عمرہ تمتع میں اگر سعی سے پہلے جماع کرے تو اسکا بخمیہ نہیج ی جیسا کہ مسئلہ ۲۲۰ میں آئے گا۔

(۱۴۰) عمرہ مفردہ کے لیے احرام ان ہی میقاتوں سے باندھنا واجب ہے جہاں سے عمرہ تمتع کا احرام باندھا جاتا ہے میقات کا بیان آگے آئیگا۔ لیکن اگر مکلف مکہ میں ہو اور عمرہ مفردہ کا ارادہ کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ حرم سے باہر نزدیک ترین مقام مثلاً حدیبیہ جعرانہ تنعیم سے احرام باندھے اس کے لیے میقات جا کر احرام باندھنا واجب نہیں ہے تاہم جس شخص نے اپنا عمرہ مفردہ سعی سے پہلے جماع کی وجہ سے باطل کر دیا ہو اسے کسی ایک میقات پر جا کر احرام باندھنا پڑیگا اور احوط یہ ہی کہ حرم سے باہر نزدیک ترین مقام سے حرام باندھنا کافی نہیں ہوگا جیسا کہ مسئلہ ۲۲۳ میں تفصیلاً نہ آئے گا۔

(۱۴۱) مکہ میں بلکہ حرم میں بھی بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے لہذا اگر کوئی حج کے مہینوں (شوال ذی القعدہ، ذی الحجہ) کے علاوہ کسی مہینے میں داخل ہو نا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھے سوائے ان لوگوں کے جو مسلسل کام کے لیے آتے جاتے ہیں مثلاً لکڑہارا اور چرواہا وغیرہ۔ اسی طرح وہ لوگ جو عمرہ تمتع اور حج تمتع یا عمرہ مفردہ انجام دے کر مکہ سے باہر جائیں تو ان کے لیے اسی مہینے میں احرام کے بغیر مکہ میں جانا جائز ہے۔ عمرہ تمتع کے بعد اور حج تمتع سے پہلے مکہ سے باہر آنے والوں کا حکم مسئلہ ۱۵۳ میں آئے گا۔

(۱۴۲) جو شخص حج کے مہینوں (شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ) میں عمرہ مفردہ انجام دے اور یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) تک مکہ میں رہے اور حج کا قصد کرے تو اس کا عمرہ، عمرہ تمتع شمار ہو گا لہذا وہ حج تمتع کرے اس حکم میں واجب ور مستحب حج کا فرق نہیں۔

مناسک حج

حج کی قسمیں

(۱۴۳) حج کی تین قسمیں ہیں۔ تمتع، افراد اور قرآن حج تمتع ان افراد اکا فریضہ ہے جن کے وطن اور مکہ کے درمیان سولہ فرسخ سے زیادہ فاصلہ ہو جب افراد و قرآن مکہ کے رہنے والوں اور ان لوگوں کا فریضہ ہے جن کے وطن اور مکہ میں سولہ فرسخ سے کم فاصلہ ہو۔

(۱۴۴) جن کا فریضہ حج تمتع ہو انکے لیے حج افراد و قرآن اور اسی طرح جن کا فریضہ قرآن و افراد ہو ان کے لیے حج تمتع کافی نہیں ہے لیکن کبھی کبھی حج تمتع والے کا فریضہ تبدیل ہو کر حج افراد ہو جاتا ہے جس کا ذکر آگے آئیگا اور یہ حکم حج الاسلام کا ہے جب کہ مستحب حج نذر کردہ او ر وصیت کردہ وہ حج جن کی قسم معین نہ کی ہو تو دور والوں اور قریب والوں کو تینوں اقسام حج میں اختیار ہے اگرچہ حج تمتع افضل ہے۔

(۱۴۵) دورکارینے والا اگر مکہ میں رہائش اختیار کر لے تو جب وہ تیسرے سال میں داخل ہو گا فریضہ تمتع سے تبدیل ہو کر افراد یا قرآن ہو جائے گا لیکن تیسرے سال میں دخل ہونے سے پہلے اس پر حج تمتع واجب ہو گا اور اس حکم میں اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ مکہ میں رہائش سے پہلے مستطیع ہوا ہے اور حج اس پر واجب ہوا ہے یا رہائش کے دوران مستطیع ہو ابے اور حج اس پر واجب ہو ہے اسی طرح اس سے بھی فرق نہیں پڑتا کہ مکہ کو وطن قرار دے کر یا قرار نہ دے کر رہائش اختیار کرے اور یہی حکم ان افراد کیلیے بھی ہے جو مکہ کے اطراف سولہ فرسخ میں رہائش اختیار کریں۔ (۱۴۶) اگر کوئی شخص مکہ میں رہائش اختیار کرے اور اپن فریضہ تبدیل ہونے سے پہلے حج تمتع کرنے کا ارادہ کرے تو کہا گیا ہے ہ اس کے لیے حرم سے باہر قریب ترین مقام سے حرام باندھنا جائز ہے لیکن یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ وہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھے، بلکہ احوط یہ ہے کہ ان شہر والوں کے میقات پر جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ حکم ہر اس شخص کا ہے جو مکہ میں ہو اور حج تمتع کا ارادہ کرنا چاہے حج مستحب ہی ہو۔

حج تمتع۔

(۱۴۷) یہ حج دو عبادتوں حج اور عمرہ سے مل کر بنتا ہے کبھی کبھی صرف حج کو حج تمتع کہتے ہیں حج تمتع میں عمرہ تمتع کو پہلے انجام دینا واجب ہے۔

(۱۴۸) عمرہ تمتع میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔

۱. کسی ایک میقات سے احرام باندھنا جس کی تفصیل آگے آئیگی۔

۲. خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا۔

۳. نماز طواف

۴. صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۵. تقصیر یعنی سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بال کٹوانا۔

جب حاجی تقصیر انجام دیدے تو احرام سے فارغ ہو جاتا ہے لہذا احرام کی وہ چیزیں جو اس پر حرام ہوئی تھیں وہ اس پر حلال ہو جائیں گی۔

(۱۴۹) مکلف پر واجب ہے کہ نویں ذی الحجہ کے نزدیک ہونے پر خود کو اعمال حج کے لیے تیار کرے۔

واجبات حج تیرہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱. مکہ سے احرام باندھنا جس کی تفصیل آگے آئیگی۔

۲. وقوف عرفت یعنی نویں ذی الحجہ کے دن زوال آفتاب کے بعد غسل اور ظہر و عصر کی اکٹھی نماز ادا کرنے کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک عرفات کے مقام پر قیام کرنا۔ عرفات مکہ سے چار فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

۳. وقوف مزدلفہ یعنی شب عید قربان کے کچھ حصے سے طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک مزدلفہ (مشعر) میں قیام کرنا۔ مزدلفہ عرفات و مکہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔

۴. رمی جمرہ عقبہ (کنکر مارنا) عید قربان کے دن منی کے مقام پر رمی کرنا منی مکہ سے تقریباً ایک فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

۵. عید کے دن یا ایام تشریق (۱۳، ۱۲، ۱۱ ذی الحجہ) میں منی کے مقام قربانی کرنا۔

۶. سر منڈوانا یا سر ، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بلا کاٹنا (حلق یا تقصیر) اور اسکے بعد احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی چیزیں حلال ہونجائیگی سوائے احتیاط واجب کی بنا پر عورت خوشبو اور شکار کے ۔

۷. مکہ واپس آنے کے بعد خانہ خدا کی زیارت کا طواف کرنا ۔

۸. نماز طواف ادا کرنا۔

۹. صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس عمل کے بعد خوشبو بھی حلال ہو جائے گی ۔

۱۰. طواف النساء۔

۱۱. نماز طواف النساء۔ اس عمل کے بعد عورت (بیوی) بھی حلال ہو جائیگی ۔

۱۲. گیارہ اور بارہ کی رات منی میں گزارنا بلکہ بعض صورتوں میں تیرھویں کی شب بھی منی میں گزارنا جسکا ذکر آگے آئے گا۔

۱۳. رمی جمرات گیارہ اور بارہ کو دن کے وقت تینوں جمرات (اولی ، وسطی اور عقبہ) کو کنکریاں مارنا بلکہ اظہر یہ ہے کہ جو شخص تیرھویں رات منی میں گزارے تو وہ تیرھویں کے دن بھی رمی کرے ۔

(۱۵۰) حج تمتع میں ذیل میں درج چیزیں شرط ہیں ۔

۱۔ نیت یعنی حج تمتع کو ادا کرنے کی نیت کرے لہذا اگر کسی دوسرے حج کی نیت کرے یا نیت میں تردد کرے تو یہ حج صحیح نہیں ہو گا ۔

۲۔ عمرہ اور حج دونوں کو حج کے مہینوں (شوال ذی القعدہ ، ذی الحجہ) میں انجام دے لہذا اگر عمرہ کا ایک حصہ شوال سے پہلے انجام دے تو عمرہ صحیح نہیں ہو گا۔

۳۔ عمرہ اور حج ایک ہی سال میں نچم دینا ضروری ہے لہذا اگر ایک سال عمرہ تنوع اور دوسرے سال حج تمتع انجام دے تو حج تمتع صحیح نہ ہو گا اس سے فرق نہیں پڑتا کہ آگے سال تک مکہ میں قیام کرے یا عمرہ کے بعد وطن واپس لوٹ جائے اور دوبارہ آئے اور اس سے بھی فرق نہیں پڑتا کہ عمرہ کے بعد احرام تقصیر کے بعد کھول دے یا آئندہ سال تک حالت احرام میں باقی رہے ۔

۴۔ حالت اختیار میں حج اک احرام شہر مکہ سے باندھے اور بہترین مقام مسجد الحرام ہے لیکن اگر کسی وجہ سے مکہ سے حرام نہ باندھ سکے تو جہاں سے ممکن ہو وہاں سے باندھ لے ۔

۵۔ ایک شخص کی طرف سے عمرہ تمتع اور حج تمتع کے تمام اعمال ایک ہی شخص انجام دے سکتا ہے لہذا اگر دو افراد کو اس طرح سے نائب بنایا جائے کہ ایک کو عمرہ تمتع کے لیے اور دوسرے کو حج کے لیے تو یہ صحیح نہیں ہو گا چاہے منوب عنہ زندہ ہویا مردہ اسی طرح اگر ایک ہی شخص عمرہ و حج دونوں کرے لیکن عمرہ ایک کی جانب سے اور حج دوسرے کی جانب سے تو یہ بھی صحیح نہیں ہو گا۔

(۱۵۱) مکلف کا عمرہ تمتع کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد حج تمتع ادا کیے بغیر مکہ سے نکلنا برا حوط جائز نہیں ہے سوائے اسکے کہ اسے کوئی کوم ہو چاہے وہ ضروری نہ بھی ہو تاہم اعمال حج کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو لہذا اسے معلوم ہو کہ وہ مکہ واپس آکر حج کیلئے احرام باندھ سکے گا تو اظہر یہ ہے کہ بغیر احرام کے مکہ سے نکلنا جائز ہے ورنہ حج کے لیے احرام باندھ کیلئے اپنے کام کے لیے جائے اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ اس پر مکہ واپس آنا واجب نہیں ہے بلکہ وہ اپنی جگہ سے ہی عرفات جاسکتا ہے ۔ اگر کوئی عمرہ تمتع انجام تو اسکے لیے حالت اختیار میں حج تمتع کو چھوڑنا جائز نہیں ہے چاہے حج مستحب ہی ہو لیکن اگر حج انجام دینا ممکن نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ عمرہ تمتع کو عمرہ مفردہ قرار دے کر طواف النساء انجام دے ۔

(۱۵۲) اظہر یہ ہے کہ حج تمتع کرنے والے کیلئے عمرہ کے اعمال مکمل کرنے سے پہلے مکہ سے باہر جانا جائز ہے جبکہ مکہ واپس آنا ممکن ہو اگرچہ احوط یہ ہے کہ نہ جائے ۔

(۱۵۳) عمرہ تمتع کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد مکہ سے باہر کسی دوسری جگہ جانا حرام ہے نہ کہ ان نئے محلوں میں جو اب شہر مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں ۔ اور قدیم محلوں ک حکم رکھتے ہیں لہذا حاجی کا عمرہ تمتع کی اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ان نئے محلوں میں کسی کام سے یا بغیر کام کے جانا جائز ہے ۔

(۱۵۴) جب حاجی عمرہ تمتع کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بغیر احرام کے مکہ سے باہر جائے تو اسکی دو صورتیں ہیں ۔

(۱) جس مہینے میں عمرہ کیا تھا اسکے تمام ہونے سے پہلے اگر مکہ واپس آئے تو ضروری ہے کہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو اور مکہ سے حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفات جائے ۔

(۲) جس مہینے میں عمرہ کیا ہو اس کے ختم ہونے کے بعد مکہ واپس آئے تو ضروری ہے کہ مکہ واپس آنے کیلئے عمرہ کا

احرام باندھے ۔

(۱۵۵) جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہو اگر حج افراد یا قرآن انجام دے تو اس کا فریضہ ساقط نہیں ہوگا اس حکم سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو عمرہ تمتع شروع کرے لیکن پورا کرنے کا وقت باقی نہ رہے۔ اور یہ شخص اپنی نیت کو حج افراد کی طرف پھیر لے اور حج کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے وقت تنگ ہونے کے اس حد میں کہ جس کی وجہ سے حج افراد کی طرف عدول جائز ہوتا ہے فقہاء کا اختلاف ہے اظہر یہ ہے کہ عدول اس وقت واجب ہو گا جب عرفہ کے دن زوال آفتاب سے پہلے عمرہ کے اعمال کو پورا نہ سکتا ہو لیکن اگر زوال آفتاب سے پہلے اعمال کو مکمل کرنا ممکن ہو چاہے یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) میں یا جاہے اسکے بعد تو اس صورت میں عدول کا جائز ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے ۔

(۱۵۶) وہ شخص جس کا فریضہ حج تمتع ہو اور وہ عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے جانتا ہو کہ وہ عرفہ کے دن زوال آفتاب تک عمرہ کے اعمال مکمل نہیں کر سکے گا تو اس کا افراد یا قرآن کی طرف عدول کرنا کفایت نہیں کرے گا بلکہ اگر حج اسکے ذمہ قرار پائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ آئندہ سال حج تمتع انجام دے ۔

(۱۵۷) اگر کوئی وسیع وقت میں حج تمتع کا احرام باندھے لیکن طواف اور سعی میں جان بوجھ کر عرفہ کے دن زوال آفتاب تک تاخیر کرے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائیگا اور اظہر یہ ہے کہ حج اراد کی طرف عدول کرنا کافی نہیں ہوگا اگرچہ احوط یہ ہے کہ رجاء حج افراد کے اعمال انجام دے بلکہ طواف نماز طواف سعی اور حلق یا تقصیر کو عمرہ میں بنا کر احوط عمومی نیت (یعنی حج افراد اور عمرہ مفردہ دونوں کو شامل کرنے والی) سے انجام دے ۔

حج افراد۔

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حج تمتع کے دو جز ہیں ایک عمرہ تمتع اور دوسرا حج۔ اس کا پہلا جز دوسرے جز سے ملا ہوا ہے اور عمرہ، حج پر مقدم کیا جاتا ہے۔ جبکہ حج افراد از خود ایک مستقل عمل ہے اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے یہ مکہ اور اسکے اطراف سولہ فرسخ میں رہنے والوں کا فریضہ ہے۔ اور مکلف کو اختیار ہے کہ حج افراد انجام دے یا قرآن جب مکلف حج افراد کے ساتھ عمرہ مفردہ بھی انجام دے سکتا ہو تو مستقص طور پر عمرہ مفردہ بھی واجب ہو جائے گا لہذا اگر کوئی حج افراد اور عمرہ میں سے کوئی ایک عمل انجام دے سکتا ہو تو صرف وہ عمل واجب ہو گا جو خود انجام دے اور اگر ایک وقت میں ایک عمل کو انجام دے سکتا ہو اور دوسرے وقت میں دوسرے عمل کو تو اس پر واجب ہے کہ ان اوقات میں اپنے فریضہ کو انجام دے۔ اگر ایک ہی وقت میں دونوں کو انجام دینا ممکن ہو تو دونوں کو انجام دینا واجب ہے۔ اس صورت میں فقہاء کے درمیان مشہور ہے کہ حج افراد کو عمرہ مفردہ سے پہلے انجام دے اور یہی احوط ہے ۔

(۱۵۸) حج افراد اور حج تمتع کے تمام اعمال ذیل میں درج ذیل چند چیزوں کے علاوہ مشترک ہیں ۔

(۱) حج تمتع میں عمرہ اور حج کو حج کے مہینوں (شوال، ذی القعدہ اور ذی الحج) میں ایک ہی سال میں انجام دینا معتبر ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے جب کہ حج افراد میں واجب نہیں ہے ۔

۲۔ حج تمتع میں قربانی واجب ہے جبکہ افراد میں نہیں ہے ۔

۳۔ طواف کو سعی اور وقوف عرفات و مشعر سے پہلے انجام نہ دیا جائے سوائے کسی عذر کے جیسا کہ مسئلہ ۴۱۲ میں آئے گا جب کہ افراد میں جائز ہے ۔

۴۔ حج تمتع کا حرام مکہ سے باندھا جاتا ہے۔ جبکہ افراد کا حرام کسی ایک میقات سے باندھا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ میقات کی بحث میں آئیگا ۔

۵۔ عمرہ تمتع کا حج تمتع سے پہلے انجام دینا واجب ہے جبکہ حج افراد میں ایسا نہیں ۔

(۱۵۹) مستحب حج کا احرام باندھنے والے کے لیے عمرہ تمتع کی طرف عدول کرنا جائز ہے لہذا وہ تقصیر کرے اور احرام کھول دے لیکن اگر سعی کے بعد تلبیہ پڑھ چکا ہو تو پھر عمرہ تمتع کی طرف عدول نہیں کر سکتا۔

(۱۶۰) حج افراد کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونے والے کے لیے مستحب طواف کرنا جائز ہے لیکن جس مورد میں عمرہ تمتع کی طرف عدول کرنا جائز ہو اور یہ عدول کا قصد نہ رکھتا ہو تو حوط اول یہ ہی ہے کہ وہ نماز طواف سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ تلبیہ کہے ۔ یہ احتیاط واجب طواف میں بھی جاری ہوگی ۔

حج قرآن۔

(۱۶۱) حج قرآن حج افراد کے ساتھ تمام پہلوں میں مشترک ہے ۔

سواء کے لیے کہ حج قرآن میں احرام باندھتے وقت حاجی کو قربانی ساتھ رکھنا ہوتی ہے اور اسی لیے اس پر قربانی واجب ہے حج قرآن میں احرام تلبیہ کہنے کے علاوہ اشعار (حیوان پر علامت لگانا) اور تقلید (حیوان کی گردن میں کسی چیز کا

لٹکانا) سے بھی منعقد ہو سکتا ہے اور جب کوئی حج قرآن کا احرام باندھ لے تواسکے لیے حج تمتع کی طرف عدول جائز نہیں ہے -

مستحب حج

- (۱۳۰) جس شخص کے لیے حج کرنا ممکن ہو اسے چاہے کہ وہ حج کرے چاہے وہ استطاعت نہ بھی رکھتا ہو یا حج الاسلام انجام دے چکا ہو بلکہ اگر ممکن ہو تو ہر سال حج کرنامستحب ہے -
- (۱۳۱) مناسبت ہے کہ مکہ سے آتے وقت دوبارہ حج کے لیے انے ی نیت ہو، بلکہ بعض روایات میں وارد ہے نہ آنے کی نیت کرناموت کو قریب کرتا ہے -
- (۱۳۲) مستحب ہے کہ جس میں استطاعت نہ ہو اسے حج کریاجائے جس طرح حج کے لیے قرض کرنا مستحب ہے جب ادا کرنے کا اطمینان ہو اسی طرح حج میں زیادہ خرچ کرنا بھی مستحب ہے -
- (۱۳۳) فقیر کے لیے جائز ہے کہ جب اسکو سہم فقراء میں سے زکوٰۃ دی جائے تو اسکو مستحب حج پر خرچ کرے -
- (۱۳۴) شادی شدہ عورت کے لیے مستحب حج کی لیے شوہر کی اجازت ضروری ہے طلاق رجعی کی عدت گزارنے والے کے لیے بھی یہی حکم ہے لیکن طلاق نائب والی عورت کے لیے شوہر کی اجازت معتبر نہیں ہے۔ او جس عورت کا شوہر مر گیا ہو اس کے لیے عدہ وفات میں حج کرنا جائز ہے -

مناسک حج

احرام کے میقات -

اسلامی شریعت مقدسہ نے احرام باندھنے کے لیے چند جگہیں مقرر کیں ہیں جہاں سی احرام باندھنا واجب ہے اور اسی جگہ کو میقات کہتے ہیں جن کی تعداد نو ہے -

ذوالحلیفہ -

یہ مدینہ کے نزدیک واقع ہے یہ مدینہ میں رہنے والوں کے اور ہر اس شخص کے لیے جو مدینہ کے راستے حج کے لیے جانا چاہیں - احوط یہ ہے کہ احرام مسجد شجرہ سے باندھا جائے کیونکہ مسجد سے باہر باندھا ہوا احرام کافی نہیں ہے چاہے وہ مسجد کے مقابل، دائیں، بائیں کھڑے ہو کر باندھا جائے سوائے اس عورت کے جو حالت حیض میں ہو یا حائضہ کا حکم رکھتی ہو -

(۱۶۲) بلاکسی عذر یا بیماری یا کمزوری کے ذوالحلیفہ (مسجد شجرہ) سے حجفہ تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے -

- وادی عقیق -

یہ اہل عراق، نجد اور ہر اس شخص کے لیے جو اس کے راستے حج کے لیے جائے - اسکے تین حصے ہیں - پہلے حصے کو مسلخ دوسرے کو غمرہ، تیسرے کو ذات عرق کہتے ہیں - احوط اولیٰ یہ ہے کہ تقیہ، بیماری یا کوئی اور روکاوت نہ ہو تو حاجی کو ذات عرق پہنچنے سے پہلے احرام باندھ لینا چاہے -

(۱۶۳) کہا گیا ہے کہ تقیہ کی حالت میں ذات عرق سے پہلے لباس اتارے بغیر چھپ کر احرام باندھنا جائز ہے اور جب ذات عرق پہنچ جائے تو اپنے کپڑے اتار کر احرام باندھ لے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں ہو مگر یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے -

حجفہ -

یہ اہل شام، مصر اور مغرب والوں بلکہ ہر اس شخص کا میقات جو اس راستے سے گزرے حتیٰ کہ بناہر اظہر اس شخص

کا بھی جو ذوالحلیفہ سے گزر کر آیاہولیکن کسی وجہ سے یا بغیر کسی وجہ کے احرام نہ باندھ سکا ہو ۔

یللم ۔

یہ اہل یمن اور ہر شخص کامیقات ہے جو اس راستے سے آئے یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے ۔

قرن منازل

یہ طائف اور اس راستے آئی والوں کا میقات ہے گزشتہ چار میقاتوں میں احرام وہاں موجود مسجد سے باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر اسجگہ سے جس پر میقات کا نام صادق آئے احرام باندھا جاسکتا ہے ۔ اور اگر اسے یقین نہ ہو سکے تو اس سے پہلے نذر کر کے احرام باندھ سکتا ہے کیونکہ یہ حالت اختیاری میں بھی جائز ہے ۔

۶۔ مذکورہ میقاتوں میں سے کسی ایک کا متوازی ۔

یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ان راستوں سے آرہے ہوں جہاں سے مذکورہ بلامواقیت نہ آتے ہوں چنانچہ اس وقت ان میقاتوں کے متوازی سے احرام باندھا جاسکتا ہے متوازی میقات سے وہ جگہ مراد ہے کہ اگر انسان قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تو مذکورہ بالا میقاتوں میں سے کوئی اسکے سیدھے یا الٹے ہاتھ میں اس طرح پڑے کہ اگر متوازی میقات سے گزر جائے تو مذکورہ میقات اسکی پشت میں آئیگی ۔

متوازی میقات کی پہچان کے لیے عرفا تصدیق کافی ہے ۔ عقلی طور تحقیق اور غور فکر ضروری نہیں ہے ۔ اگر حاجی اپنی رائے سے ایسی دو جگہوں سے گزرے جن میں سے ہر ایک میقات کے متوازی ہو تو احوط اورلی یہ ہے کہ پہلی جگہ سے احرام باندھے ۔

مکہ

جس طرح یہ تمتع میقات ہے اسی طرح مکہ اور اطراف مکہ میں رہنے والوں کے لیے یہ افراد و قرآن کا میقات بھی ہے چاہے ان کا فریضہ اہل مکہ کے فریضے کی طرف منتقل ہو ا ہو یا نہیں لہذا ان کے لیے جائز ہے کہ حج افراد و قرآن کے لیے مکہ سے اہرام باندھنا ضروری نہیں ہے ۔ اگرچہ عورت کے علاوہ فراد کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی میقات مثلاً جعرانہ پر جا کر احرام باندھیں احوط اولیٰ یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں جو مکہ تھا وہاں سے احرام باندھا جائے تاہم اظہر یہ ہے کہ نئے محلوں سے بھی احرام باندھا جاسکتا ہے سوائے ان حصوں کے جو احرام سے باہر ہیں ۔

۔ محل رہائش

یہ ان کا میقات ہے جن کی رہائش گاہ میقات کی نسبت مکہ سے زیدہ قریب ہو انکیلیے اپنے گھر سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات جانا ضروری نہیں ہے ۔

۹۔ ادنیٰ حل (مثلاً حدیبیہ ، جعرانہ ، اور تنعیم)

یہ عمرہ مفردہ کے لیے میقات ہے ان لوگوں کے لیے جو حج قرن و افراد سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ مفردہ کرنا چاہتے ہوں ۔ بلکہ ہر اس شخص کے لیے جو مکہ میں ہو ار عمرہ مفردہ کرنا چاہتا ہو سوائے اس صورت میں جو مسئلہ ۱۴۰ میں گزر چکی ہے ۔

مناسک حج

میقات کے احکام

(۱۶۴) میقات سے پہلے حرام باندھنا جائز نہیں ہے ۔ لہذا حالت احرام میں میقات سے گزر جانا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے خود میقات سے احرام باندھا جائے ، سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے ۔

۱۔ میقات سے پہلے احرام کی نذر کرے ۔ لہذا نذر کی وجہ سے میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح ہو گا ۔ اور میقات سے

دوبارہ احرام باندھنا یا گزرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ایسے راستے سے مکہ جانا بھی جائز ہے جس میں میقات نہ ائیں اور واجب حج یا مستحب حج یا عمرہ مفردہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا لیکن اگر احرام حج یا عمرہ مفردہ کے لیے ہو تو اس بات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ احرام حج کے مہینوں سے پہلے نہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ جب رجب میں عمرہ مفردہ کا قصد کرے اور خوف ہو کہ اگر احرام باندھنے میں تاخیر کرے گا ایا میقات تک پہنچنے کا انتظار کرے گا تو رجب میں عمرہ اد نہیں کر سکے گا تو اسکے لیے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔ ار عمرہ ماہ رجب کا ہی شمار ہوگا۔ چاہے باقی اعمال شعبان میں انجام دے اور اس حکم میں واجب یا مستحب عمرہ میں فرق نہیں ہے۔ (۱۶۵) مکلف کو جب میقات پر پہنچنے کا یقین ہو جائے یا دلیل موجود ہو تو واجب ہے کہ احرام باندھے۔ اگر اس کو میقات پر پہنچنے کا شک ہو تو احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔

(۱۶۶) اگر کوئی میقات سے پہلے احرام باندھنے کے نذر کرے اور پھر نذر کی مخالفت کرتے ہوئے میقات سے احرام باندھے تو اس کا احرام باطل نہیں ہوگا۔ تاہم اگر اس نے جان بوجھ کر مخالفت کی ہو تو نذر توڑنے کا کفارہ اس پر واجب ہو جائے گا۔

(۱۶۷) قبل از میقات کی طرح بعد از میقات بھی احرام باندھنا جائز نہیں ہے لہذا جو شخص حج یا عمرہ کرنا یا مکہ یا حرم میں داخل ہونا چاہے تو اس کے لیے اختیاری حالت میں بغیر احرام میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے۔ چاہے آگے دوسرا میقات موجود ہو۔ چنانچہ اگر کسی میقات سے گزر جائے تو ممکنہ صورت میں واپس لوٹنا واجب ہے۔ تاہم اس حکم سے وہ مستثنیٰ ہے جو ذوالحلیفہ سے بلا عذر احرام کے بغیر گزر کر ححفہ پہنچ جائے لہذا اظہر یہ ہے کہ اس شخص کے لیے ححفہ سے حرام باندھنا کافی ہے۔ لیکن گنہگار ہوگا۔ احوط یہ ہے کہ مکلف متوازی و مقابل میقات سے بھی بغیر احرام کے نہ گزرے اگرچہ بعید نہیں کہ آگے کوئی اور میقات موجود ہو تو متوازی میقات سے بغیر احرام کے گزرنا جائز ہو۔ ایسا مسافر جس کا حج، عمرہ، حرم میں داخل ہونے یا مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ نہ ہو۔ بلکہ حرم سے باہر ہی کام (پیشہ وارانہ) ہو۔ اگر میقات سے گزرنے کے بعد حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے عمرہ مفردہ کے لیے ادنیٰ حل (حرم سے باہر نزدیک ترین مقام) سے حرام باندھنا جائز ہے۔

(۱۶۸) مذکورہ بالا صورت کے علاوہ اگر مکلف جان بوجھ کر میقات سے بغیر احرام کے گھرے تو دو صورتیں بنیں گی۔ میقات تک واپسی کی ممکنہ صورت میں واپس جاکر میقات سے احرام باندھنا واجب ہے چاہے حرم کے اندر سے واپس جایا جائے یا باہر سے لہذا ایسے کرنے سے بغیر اشکال کے عمل صحیح ہوگا۔

میقات تک ممکنہ صورت نہ ہو تو چاہے حرم کے اندر ہو یا باہر اور اندر ہونے کے صورت میں باہر آسکتا ہو یا نہیں تو اظہر یہ ہے کہ حج باطل ہے۔ اور میقات کے علاوہ کسی اور جگہ سے احرام کافی نہیں ہو گا اور مستطیع ہونے کے صورت میں آئندہ سال حج کی ادائیگی واجب ہوگی۔

۱۔ اگر میقات واپس جانا ممکن ہو تو واجب ہے کہ میقات واپس جاکر میقات سے ہرام باندھے۔

۲۔ حرم میں جاچکا ہو اور میقات تک جانا ممکن نہ ہو لیکن حرم سے باہر جانا ممکن ہو تو لازم ہے کہ حرم سے باہر جائے اور وہاں سے احرام باندھے اور اولیٰ یہ ہے کہ حرم سے جتنا دور ہونا ممکن ہو اتنا دور جاکر ہرام باندھے۔

۳۔ حرم میں داخل ہو چکا ہو اور حرم سے باہر جانا ممکن نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ جہاں پر ہو وہاں سے ہرام باندھے چاہے مکہ میں داخل ہو چکا ہو۔

۴۔ حرم سے باہر ہو اور میقات تک واپس ناجا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جتنا ممکن ہو اتنا واپس جائے اور پھر احرام باندھے۔

مذکورہ چار صورتوں میں اگر مکلف نے بیان شدہ وظائف پر عمل کی اتو اس عمل صحیح ہو گا۔ احرام کو میقات سے پہلے یا بعد میں باندھنے والا شخص خواہ لاعلمی یا بھول کی وجہ سے ایسا کرے تارک احرام کا حکم رکھتا ہے۔

(۱۷۰) اگر حائضہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے میقات سے احرام نہ باندھے اور برم میں داخل ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ اگر میقات تک واپس نہیں جا سکتی تو حرم سے باہر جائے اور وہاں سے احرام باندھے بلکہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ جتنا ممکن ہو اتنا حرم سے دور جاکر احرام باندھے بشرطیکہ اسکا یہ عمل حج کے چھوٹ جانے کا سبب نہ بنے اور اگر یہ اس کے لیے ممکن نہ ہو تو وہ اسکے لیے دوسروں کے ساتھ برابر ہے اور اسکا حکم وہی ہے جو مسئلہ ۱۶۹ میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۷۱) اگر کسی کا عمرہ باطل ہو جائے خواہ اسکی وجہ احرام کا باطل ہونا ہو تو ممکنہ صورت میں اسکی قضا کرنا واجب ہے اور اگر دوبارہ انجام نہ دے خواہ اسکی وجہ تنگی وقت ہو تو اسکا حج باطل ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ آئندہ سال دوبارہ حج کرے۔

(۱۷۲) فقہاء کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ افر مکلف بھول جائے یا لاعلمی کی وجہ سے بغیر احرام کے عمرہ کرے تو اسکا عمرہ صحیح ہے۔ لیکن یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے اور اس صورت میں احوط یہ ہی کہ اگر ممکن ہو تو قبل ازیں مذکورہ شدہ طریقے کے مطابق دوبارہ عمرہ کرے۔

(۱۷۳) سابقہ مسئلوں میں بیان ہو چکا ہے کہ اگر کسی کا گھر مکہ سے دور ہو اور وہ شخص حج کرنا چاہے تو پہلے پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک سے عمرہ کا حرام باندھنا واجب ہے۔ لہذا اگر اسکا راستہ میقاتوں سے گزرتا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ لیکن اگر اسکا راستہ کسی میقات سے گزرتا ہو تو جیسا کہ آج کے زمانے میں بیشتر حجاج جدہ ایرپورٹ پر اترتے ہیں، ان میں سے بعض ہاجی مدینہ منورہ جانے پر اعمال حج و عمرہ کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ معلوم ہے کہ جدہ میقات نہیں ہے۔ بلکہ متوازی میقات ہونا بھی نہ ثابت ہے اور نہ ہی اطمینان ہے لہذا اس صورت میں حجاج ذیل تین صورتوں میں سے کسی ایک انتخاب کریں۔

۱۔ نذر کا احرام اپنے وطن یا بعض مواقیت کے گزرنے سے پہلے باندھ لیں۔ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے جب سورج سائے میں ہونا لازم نہ آتا ہو مثلاً سفر رات کا ہوا سی طرح بارش سے بچنا مقصود نہ ہو۔

۲۔ جدہ سے کسی میقات یا متوازی میقات پر جائے یا ایسی جگہ جائے جو میقات کے پیچھے ہو اور وہاں سے نذر کر کے احرام باندھے مثلاً رابع جو حجفہ کے پیچھے ہے۔ اور مشہور شہر ہے جو عام راستے سے جدہ سے ملا ہوا ہے۔ اور حجفہ کی نسبت یہاں تک پہنچنا آسان ہے۔

۳۔ جدہ میں ہی نذر کر کے احرام باندھ لے بشرطیکہ معلوم ہو خواہ سرسی طور پر ہی سہی کہ حرم اور جدہ کے درمیان ایک متناہی متوازی حصہ موجود ہو جیسا کہ وہ حصہ حجفہ سے متوازی و مقابل ہونا بعید نہیں ہے۔ البتہ اگر اس بات کا صرف احتمال ہو اور علم نہ ہو تو ایسے شخص کے لیے جدہ نذر کر کے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر حاجی جدہ آئے اور میقات یا میقات کا حکم رکھنے والی جگہ پر جانے ارادہ رکھتا ہو اور بعد میں نہ جاسکے تو اس صوت میں جدہ سے نذر کر کے احرام باندھنا جائز ہے اور اظہر یہ ہے کہ اس صورت میں حرم میں داخل ہونے سے پہلے احرام کی تجدید کرنا لازم نہیں ہے۔

(۱۷۴) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حج تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ حج تمتع کا احرام مکہ سے بدھے لہذا اگر جان بوجہ حج تمتع کا احرام کسی اور جگہ سے باندھے تو اسکا احرام صحیح نہیں ہوگا۔ چاہے مکہ میں احرام باندھ کر داخل ہو۔ لہذا اگر ممکن ہو تو پھر سے مکہ سے احرام باندھے ورنہ حج باطل ہوگا۔

(۱۷۵) اگر حج تمتع کرنے والا مکہ سے احرام بھل جائے تو ممکنہ صورت میں مکہ جانا واجب ہے۔ ورنہ جس جگہ ہو وہیں سے احرام باندھ لے چاہے عرفات میں ہی ہو اور اس کا حج صحیح ہو گا۔ یہی حکم اس شخص کا ہے جسے مسئلہ معلوم نہ ہو۔

(۱۷۶) اگر کوئی حج کے احرام کو بھول جائے اور اعمال حج کرنے کے بعد یاد آئے تو اسکا حج صحیح ہوگا اور جو شخص مسئلہ نہ ناتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مناسک حج

احرام کا طریقہ

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ نیت۔

یعنی مکلف ارادہ کرے کہ عمرہ یا حج قربۃ الی اللہ انجام دوں گا۔ نیت میں معتبر نہیں کہ عمل کو تفصیل سے جانتا ہو۔ بلکہ اجمالی معرفت بھی کافی ہے۔ لہذا اگر نیت کرتے وقت مثلاً عمرہ میں جو کچھ واجب ہے تفصیلاً نہ جانتا ہو تو ایک ایک عمل کو رسالہ عملیہ یا قابل اعتماد شخص سے سیکھ کر انجام دینا کافی ہے۔

نیت میں چند چیزیں معتبر ہیں

۱۔ قصد قربت و قصد اخلاص، جیسا کہ ساری عبادتوں میں ضروری ہیں۔

۲۔ خاص جگہ سے احرام کی نیت کرنا، اس کی تفصیل میقاتوں میں بیان ہو چکی ہے۔

۳۔ احرام کو معین کرنا کہ عمرہ کا ہے یا حج کا اور حج کی صورت میں معین کرنا کہ حج تمتع کا ہے یا قرآن کا اور کسی کی جانب سے حج کر رہا ہو تو نیابت کا قصد کرنا اور کسی جانب سے قصد نہ کرنا ہی کافی ہو گا کہ عبادت خود اس کی جانب سے ہے۔ اظہر یہ ہے کہ جو حج نذر کی وجہ سے واجب ہو اب اس کی ساقط ہونے کے لیے کافی ہے کہ نذر کردہ عمل اس کی انجام کردہ عمل پر منطبق ہو جائے اور اس کا صحیح ہونا حج نذر ہونے پر موقوف نہیں ہے۔ جس طرح اس شخص کیلئے جو حج کرے تو اس حج کو حج اسلام سمجھنے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو حج الاسلام اس پر واجب تھا وہ اس عمل پر جسے یہ بجالایا ہے منطبق ہو جائے اور مزید کسی قصد کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۷۷) نیت کے صحیح ہونے کے لیے معتبر نہیں کہ زبان سے کہے اگرچہ مستحب ہے جس طرح قصد قربت میں دل سے گزارنا معتبر نہیں ہے بلکہ داعی کافی ہے (یعنی عبادت پر ابھارنے والے چیز قربت خدا ہو) جیسا کہ دوسری عبادات میں داعی کافی ہے۔

(۱۷۸) احرام کے صحیح ہونے میں محرمانت احرام کو ترک کرنیکا عزم اول سے آخر تک ہونا معتبر نہیں ہے۔ اس بناء پر اس بناء پر محرمانت کو انجام دینے کا عزم ہو پھر بھی احرام صحیح ہوگا لیکن عمرہ مفردہ کے احرام کے دوران اگر کوئی اپنی بیوی سے، سعی سے فارغ ہونے سے پہلے، جماع کا ارادہ رکھتا ہو یا جماع کرنے میں متردد ہو تو طاہر یہ ہے کہ اس کا احرام باطل ہے۔ اور بناء بر احوط استمنا کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر احرام کے وقت جماع یا استمنا کو ترک کرنے اک عزم ہو مگر بعد میں اس عزم پر باقی نہ رہے یعنی احرام کے بعد دونوں افعال میں سے کسی ایک کو انجام دینے کا قصد کرے تو اس کا احرام باطل نہیں ہو گا۔

تلبیہ۔

تلبیہ اس طرح کہے۔ لیلیک اللهم لیلیک، لیلیک لاشریک لک لیلیک اور احوط اولی ہے کہ اس جملے کا اضافہ کرے۔ ان الحمد ونعمة لک والملک، لاشریک لک۔ اور جائز ہے کہ اس جملے کے آخر میں لیلیک کا اضافہ کرے اور یوں کہے لاشریک لک لیلیک۔

(۱۷۹) نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی طرح تلبیہ کے الفاظ بھی سیکھنا اور صحیح ادا کرنا ضروری ہے۔ خواہ کسی دوسرے شخص کی مدد سے صحیح ادا کر سکے۔ لیکن اگر کسی کو تلبیہ یاد نہ ہو اور کوئی پڑھانے والا بھی نہ ہو تو جس طرح سے ادا کر سکتا ہو ادا کرے۔ بشرطیکہ اتنا غلط نہ ہو کہ عمومی کطور پر تلبیہ ہی نہ سمجھا جائے۔ اور اس صورت میں احوط یہ ہے کہ جمع کرے یعنی دوسری زبان کے حروف مگر عربی زبان میں تلبیہ پڑھے، ترجمہ بھی پڑھے اور کسی کو تلبیہ پڑھنے کے لیے نائب بھی بنائے۔

(۱۸۰) اگر کسی حادثے میں گونگا ہونے والا شخص اگر تلبیہ کے کچھ الفاظ کی کچھ مقدر ادا کر سکتا ہو تو جتنی مقدار تلبیہ کہہ سکتا ہے کہے اور اگر بالکل ادا نہ کر سکتا ہو تو تلبیہ کو دل سے گزارے اور دل سے گزارتے وقت اپنے اباں اور ہونٹوں کو حرکت دے اور اپنی انگلی سے اس طرح اشارہ کرے کہ گویا الفاظ تلبیہ کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ لیکن وہ شخص جو پیدائشی گونگا ہو یا پیدائشی گونگے کی طرح ہو تو وہ اپنی زبان اور ہونٹوں کو اس طرح حرکت دے جس طرح تلبیہ کہنے والا شخص حرکت دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ انگلی سے بھی اشارہ کرے۔

(۱۸۱) غیر ممیز بچے کی طرف سے دوسرا شخص تلبیہ کہے۔

(۱۸۲) حج تمتع، عمرہ تمتع، حج افراد اور عمرہ مفردہ کے حرام بغیر تلبیہ کے نہیں باندھے جاسکتے لیکن حج قرآن کا احرام نہ صرف تلبیہ بلکہ اشعار (جانور پر علامت لگانا) اور تقلید (جانور کے گلے میں کوئی چیز لٹکانا) سے بھی باندھا جاسکتا ہے۔ اشعار اونٹ کی قربانی کے لیے مخصوص ہے جب جب کہ تقلید تمام جانوروں میں مشترک ہے۔ اولی و بہتر یہ ہے کہ اونٹ کی قربانی میں اشعار و تقلید کو جمع کیا جائے اور احج قرآن کرنے والا اگر اپنے احرام کو شعاریا تقلید سے باندھے تو احوط اولی یہ ہے کہ تلبیہ بھی کہے۔

تلبیہ یہ ہے کہ اونٹ کے کوہان کو ایک طرف سے چیر کر خون الودہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی ہے۔ اور احوط یہ ہے کہ دائیں حصہ کو چیرا جائے لیکن اگر قربانی کیلئے اونٹ زیادہ ہوں تو ایک شخص دو اونٹوں کے درمیان میں کھڑا ہو کر ایک اونٹ کے دائیں اور دوسرے کے بائیں جانب سے کوہان کو چیرنا جائز ہے۔

تقلید یہ ہے کہ حاجی رسی یا چمڑے کا پٹہ یا نعلین یا ساسی طرح کی کوئی چیز قربانی کی گردن میں لٹکائے تاکہ پتہ چلے کہ یہ قربانی ہے۔ بعید نہیں ہے کہ تقلید کی بجائے تجلیل کافی ہو اور تجلیل یہ ہے کہ حاجی کپڑے یا ساسی طرح کی کسی چیز سے قربانی کو ڈھانپدے تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی ہے۔

(۱۸۳) احرام کے صحیح ہونے میں حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں چنانچہ وہ شخص جو حدث اصغر یا اکبر کی وجہ سے محدث ہوا ہو مثلاً مجنب، حائض اور نساء وغیرہ تو اس کا احرام صحیح ہے۔

(۱۸۴) تلبیہ یا حج قرآن کرنے والے کے لیے اشعار یا تقلید کی منزلت سیدی ہے جیسے نماز پڑھنے والے کے لیے تکبیرۃ الاحرام کی ہے۔ لہذا تلبیہ یا حج قرآن کی صورت میں اشعار و تقلید کے بغیر احرام نہیں باندھا جاسکتا۔ چنانچہ اگر کوئی احرام کی نیت کر کے احرام باندھ لے اور تلبیہ کہنے سے پہلے محرمات احرام میں سے سی کا مرتکب ہو تو نہ گنہگار ہو اور نہ ہی اس پر افارہ واجب ہو گا۔

(۱۸۵) افضل یہ ہے کہ جو مسجد شجرہ سے حرام باندھے وہ تلبیہ کو اول بیدا، جو ذی الحلیفہ کی آخر میں ہے اور جہاں سے زمین ہموار ہوتی ہے تک تاخیر کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تلبیہ کہنے میں جلدی کرے (یعنی میقات میں کہے) اور بلند آواز میں کہنے میں بیداء تک تاخیر کرے یہ حکم مرد کی لیے ہے جب کہ عورت کو کسی بھی مقام پر تلبیہ کہنے کے لیے آواز کو بلند نہیں کرنی چاہیے۔

دیگر میقاتوں سے ہرام باندھنے والوں کے لیے اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ چند قدم چلے ۴ سے تک تلبیہ کو تاخیر کریں اسی طرح مسجد الحرام سے ہرام باندھنے والوں کیلئے اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ تلبیہ کو رقطات تک تاخیر کریں۔ رقطا دم سے پہلے کا مقام ہے۔ ردم مکہ میں ایک جگہ کانام ہے جسے آجکل مدعی کہتے ہیں جو مسجد راعیہ کے قریب کا مقام ہے۔ اور مسجد جن سے پہلے کا مقام ہے۔

(۱۸۶) تلبیہ ایک دفعہ کہنا واجب ہے جب کہ زیادہ کہنا بلکہ جتنی مرتبہ کہہ سکتا ہو اسکا تکرار کرنا مستحب ہے اور عمرہ تمتع ادا کرنے والے کے لیے احوط یہ ہے کہ جب پرانے مکہ کے گھروں کے مقام پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دے اور پرانے مکہ کے گھروں کا مقام اس شخص کیلئے جو مکہ کی اوپری جانب سے مدینہ کے راتے آئے اسکی حد عقبہ مدینہ ہے۔ اور جو شخص مکہ کے نچلے حصہ سے آئے۔ اسکی حد عقبہ ذی طوی ہے۔ اسی طرح عمرہ مفردہ انجام دینے والے کے لیے احوط یہ ہے کہ اگر وہ حرم کے باہر سے داخل ہو تو حرم میں داخل ہوتے وقت تلبیہ کہنا بند کر دے لیکن اگر اس نے ادنیٰ حل کے مقام سے احرام باندھا ہو تو پھر مکہ کے گھروں کو نظر آنیکی جگہ سے تلبیہ کہنا بند نہ کرے اور کسی بھی جگہ ادا کرنے والا تلبیہ کو عرفہ کے دن زوال کے وقت بند کر دے۔

(۱۸۷) اگر کوئی احرام کے دو کپڑے پہننے کے بعد اور اس جگہ سے گزرنے سے پہلے جس جگہ تلبیہ کہنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے شک کرے کہ تلبیہ کہی ہے یا نہیں تو سمجھے کہ نہیں کہی اور اگر تلبیہ کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح تلبیہ کہی ہے یا نہیں تو سمجھے کہ صحیح تلبیہ کہی ہے۔

احرام کے دو کپڑوں (لنگ اور چادر) کا پہننا۔

۳۔ احرام کے دو کپڑوں (لنگ اور چادر) کا پہننا مگر انہیں اس لباس کو اتارنے کے بعد پہننا جس کا پہننا احرام والے پر حرام ہے۔ اس سے بچے مستثنیٰ ہیں اور بچے لباس اتارنے میں مقام فح تک تاخیر کر سکتے ہیں جب کہ وہ اس راستے سے جا رہے ہوں۔

طاہر یہ ہے کہ ان دو کپڑوں کو پہننے کا کوئی طریقہ معتبر نہیں ہے چنانچہ ایک جس طرح چاہے لنگ کے طور پر استعمال کرے اور دوسرے کو چادر کے طور پر بغل سے نکال کر کندھے پر ڈال لے یا کسی بھی طرح سے اوڑھے اگرچہ احوط یہ ہے کہ جس طرح عام طور پر ان کپڑوں کو استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح استعمال کرے۔

(۱۸۸) اظہر یہ ہے کہ احرام کے دو کپڑوں کا پہننا واجب ہے اور احرام کے درست ثابت ہونے میں بطور شرط نہیں ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ لنگ اتنا ہو کہ ناف سے لے کر زانو تک چھپالے اور چادر اتنی ہو کہ دونوں کندھوں، دونوں بازو اور کمر کا کافی حصہ چھپالے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ احرام کو نیت اور تلبیہ سے پہلے پہنے اور اگر نیت اور تلبیہ کو احرام سے پہلے انجام دے تو احوط اولیٰ یہ ہے کہ احرام کے بعد دوبارہ نیت اور تلبیہ کا اعادہ کرے۔

(۱۹۰) اگر کوئی مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر یا بھول کر قمیص پر حرام باندھ لے تو قمیص اتار دے، اسکا احرام صحیح ہو گا۔ بلکہ اظہر یہ ہے کہ اگر جان بوجھ کر قمیص کے اوپر احرام باندھ لے تب بھی اس کا احرام (قمیص اتارنے کی بعد) صحیح ہو گا۔

لیکن اگر احرام کے بعد قمیص پہن لے تو اسکا احرام بغیر شک کے صحیح ہے۔ تاہم لازم ہے کہ قمیص پہاڑ دے۔ اور پاؤں کی طرف سے اتار دے۔

(۱۹۱) حالت احرام میں خواہ شروع میں یا بعد میں سردی یا گرمی سے بچنے کے لیے یا کسی دوسری وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ پہننے میں اشکال نہیں ہے۔

(۱۹۲) احرام کے کپڑے میں جو شرائط معتبر ہیں جو نمازی کی لباس میں معتبر ہیں - چنانچہ لازم ہے کہ حرام لے لباس میں خالص ریشم یا درندوں کی اجزاء نہ ہوں بلکہ احوط یہ ہے کہ کسی بھی حرام گوشت جانور کے اجزا اور سونے کی تاروں کا بنا ہوا نہ ہو اسی طرح ضروری ہے کہ پاک ہو تاسہم جو نجاست نماز میں معاف ہے وہ احرام میں بھی معاف ہے -
(۱۹۳) احوط یہ ہے کہ لنگ ایسے کپڑے کا نہ ہو جس سے بدن ظاہر ہو بلکہ بدن کو چھپانے والا ہو مگر یہ شرط چادر میں معتبر نہیں ہے -

(۱۹۴) لباس احرام میں احوط اولیٰ یہ ہے کہ دونوں کپڑے بنے ہونے ہوں اور چمڑے کھال اور کمبل کی طرح نہ ہوں -
(۱۹۵) مردوں کیلئے لنگ اور چادر پہننا واجب ہے جب کہ عورتوں کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے عام لباس پر احرام باندھ سکتی ہیں بشرطیکہ ان میں ذکر شدہ شرائط موجود ہوں -
(۱۹۶) اگرچہ ریشم کا لباس پہننا صرف مردوں پر حرام ہے - اور عورتوں پر حرام نہیں ہے - مگر احوط یہ ہے کہ عورتوں کے احرام کا کپڑا بھی ریشم کا نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ عورتیں حالت احرام میں خالص ریشم کی کوئی بھی چیز نہ پہنیں - مگر یہ کہ ضرورت ہو جسے گرمی یا سردی سے حفاظت کے لیے پہننا پڑے -
(۱۹۷) اگر حرام باندھنے کے بعد ایک یا دونوں کپڑے نجس ہو جائیں - تو احوط یہ ہے کہ اس کو پاک کرنے یا تبدیل کر نیمیں جلدی کرے -

(۱۹۸) احرام کے کپڑوں کو ہر وقت پہنے رکھنا ضروری نہیں ہے - چنانچہ چادر کو کندھے سے ہٹانے میں خواہ خواہ ضرورت کے تحت ہٹانے یا بلا ضرورت کے - کوئی اشکال نہیں ہے - اسی طرح جب دوسری چادر میں شرائط موجود ہوں تو بدلا بھی نہیں جاسکتا ہے -

مناسک حج

احرام میں ترک کی جانے والی چیزیں -

گذشتہ مسائل میں بیان ہو ا کہ تلبیہ اور تلبیہ کا حکم رکھنے والی چیزوں (مثلاً اشعار و تقلید حج قرآن میں) کے بغیر احرام نہیں باندھا جاسکتا چاہے نیت بھی کر لی جائے

جب مکلف احرام باندھ لے تو ذیل میں درج پچیس چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں

(۱) خشکی کے جانور کا شکار

(۲) جماع کرنا

(۳) عورت کا بوسہ لینا

(۴) عورت کو مس کرنا

(۵) عورت کو دیکھنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا

(۶) استمناء

(۷) عقد نکاح

(۸) خوشبو لگانا

(۹) مردوں کے لئے سلا ہو ا کپڑا یا ایسا کپڑا پہننا جو سلے ہوئے لباس کے حکم میں آتا ہو

(۱۰) سرمہ لگانا

(۱۱) آئینہ دیکھنا

(۱۲) مردوں کے لئے بند جوتے یا موزے پہننا

(۱۳) فسوق (جھوٹ بولنا، مغالطات بکنا)

(۱۴) بحث و جھگڑا کرنا ایسا طرز عمل اختیار کرنا جو کسی مومن کے لئے اہانت کا باعث ہو

(۱۵) جسم کی جوئیں وغیرہ مارنا

(۱۶) آرائش کرنا بننا سورنا

(۱۷) بدن پر تیل ملنا

(۱۸) بدن کے بال صاف کرنا

(۱۹) مردوں کیلئے سر ڈھانپنا اسی طرح پانی میں سر ڈبونا اور یہ عورتوں پر بھی حرام ہے

(۲۰) عورتوں کا اپنے چہرے کو چھپانا

(۲۱) مردوں کا سائے میں رہنا

(۲۲) جس سے خون نکالنا

(۲۳) ناخن کاٹنا

(۲۴) ایک قول کے مطابق دانت نکالنا

(۲۵) ہتھیار لے کر چلنا

مناسک حج

1- خشکی کے جانور کا شکار

(۱۹۹) محرم کے لئے خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا، ہلاک کرنا زخمی کرنا یا ان کے کسی عضو کو توڑنا بلکہ کسی قسم کی اذیت جائز نہیں اسی طرح محلّ (جو حالت احرام میں نہ ہو) کے لئے بھی حرم میں حیوانات کو اذیت پہنچانا جائز نہیں یہاں خشکی کے جانور سے مراد وہ جانور ہیں جو جنگلی ہوں چاہے اس وقت کسی وجہ سے پالتو ہو گئے ہوں اور ظاہر یہ ہے کہ اس حکم میں حلال و حرام گوشت جانور میں فرق نہیں

(۲۰۰) محرم کے لئے خشکی کے جانور کو شکار کرنے میں کسی اور رکی مدد کرنا بھی حرام ہے خواہ دوسرا شخص محرم ہو یا محلّ یہاں تک کہ اشارہ وغیرہ کے ذریعے بھی مدد کرنا حرام ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ محرم شخص ہر اس کام میں جو خود محرم پر حرام ہیں جو مسئلہ (۱۹۹) میں بیان ہوئے کسی دوسرے کی مدد نہ کرے

(۲۰۱) محرم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شکار کو اپنے پاس محفوظ رکھے چاہے احرام سے پہلے خود اس نے کیا ہو یا کسی اور نے حرم میں کیا ہو یا حرم سے باہر

(۲۰۲) محرم کیلئے شکار کا کھانا جائز نہیں چاہے محلّ نے حرم سے باہر شکار کیا ہو اسی طرح محلّ کے لئے بھی اس حیوان کا گوشت کھانا جسے محرم (احرام والے شخص نے سے شکار کیا ہو، خواہ شکار کو مارا ہو یا شکار کر کے ذبح کیا ہو بناہر احوط حرام ہے نیز محلّ پر اس حیوان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے جسے کسی محرم یا کسی اور شخص نے حرم میں شکار یا ذبح کیا ہو۔

(۲۰۳) بری جانوروں کا بھی وہی بخرم ہے جو خود جانوروں کا حکم ہے۔ چنانچہ بعید نہیں کہ اس حیوان کے انڈے کو کھانا، توڑنا اور اٹھانا بھی محرم پر حرام ہے۔ لہذا احوط یہ ہے کہ انڈوں کے اٹھانے کھانے اور توڑنے میں بھی کسی کی مدد بھی نہ کرے۔

(۲۰۴) جیسا کہ بیان ہو ابے کہ یہ مسائل خشکی کے جانوروں کی لیے مخصوص ہیں اور ٹڈی بھی انہیں میں سے ہے۔ لیکن دریائی جانوروں کے شکار میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دریائی حیوانات سے مراد وہ جانور ہیں جو صرف پامی میں زندگی گزارتے ہوں مثلاً مچھلی، خشکی اور پانی دونوں میں زندگی گزارنے والے جانوروں کا شمار خشکی کے جانوروں ۴ میں ہوگا۔ اگرچہ اظہر یہ ہے کہ وہ حیوان جس کے خشکی کے ہونے میں شک ہو، اسکا شکار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۰۵) جس طرح خشکی کے جانور کا شکار حرام ہے اسی طرح ہلاک کرنا، خواہ شکار نہ بھی کرے حرام ہے اس حکم سے چند چیزیں مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ پالتو جانور چاہے کسی وجہ سے وحشی بن گئے ہوں مثلاً بھینڑ گائے، اونٹ اور پرندے جو مستقل طور اڑ نہیں سکتے مثلاً مرغ، چینی مرغ وغیرہ کو ذبح کرنا محرم کے لیے جائز ہے۔ اسی طرح ان حیوانات کو بھی ذبح کرنا جائز ہے جن کے پالتو ہونے کا احتمال ہو۔

۲۔ درنوں اور رسائپ وغیرہ جن سے محرم کو اپنی جان کا خطرہ ہو تو انکو مارنا جائز ہے۔

۳۔ درندہ صفت پرندے جو حرم کے کبوتروں کو اذیت دیں انکو مارنا جائز ہے ۔
 ۴۔ زہریلا سیاہ سانپ بلکہ ہر خطرناک سانپ، بچھو اور چوہا، انکو ہر ہال میں مارنا جائز ہے اور انکو مارنیمیں کوئی کفارہ نہیں ہے ۔ مشہور قول کے بنا پر شیر مستثنیٰ ہے ۔ مزید
 ہر آن جن درندوں سے جان کا خوف نہ ہو ان کو مارنے سے کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور ان کا کفارہ ان کی قیمت ہے ۔
 (۲۰۶) محرم کے لئے کوئے اور شکاری باز کو تیر مارنا جائز ہے اور اگر وہ تیر لگ جانے سے مر جائیں تو کفارہ واجب نہیں ہے ۔

شکار کے کفارات

(۲۰۷) اگر محرم شتر مرغ کو ہلاک کر دے تو ایک اونٹ کفارہ دینا ہو گا اگر جنگلی گائے کو مارے تو ایک گائے کا کفارہ دے بنا بر احوط وحشی گائے کو بھی مارنے کا بھی یہی حکم ہے ہرن اور خرگوش کے مارنے پر ایک بکری دے بنا بر احوط لومڑی کو مارنے کا بھی یہی حکم ہے
 (۲۰۸) جو شخص ایسے جانور کا شکار کرے جس کا کفارہ اونٹ ہو اور اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے اونٹ خرید سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے اور ہر مسکین کو ایک مد (تقریباً ۷۵۰ گرام) کھانا دے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو (۱۸) روزے رکھے اگر وہ ایسا جانور ہو کہ جس کا کفارہ گائے ہو اور گائے خریدنے کے پیسے نہ ہوں تو تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کھانا نہ کھلا سکتا ہو (۹) روزے رکھے اگر وہ ایسا جانور ہو جس کا کفارہ بکری ہو اور اگر بکری نہ خرید سکتا ہو تو (۱۰) مسکینوں کو کھانا کھلائے اور یہ بھی نہ کر سکے تو ۳ دن روزے رکھے
 (۲۰۹) قنطارہ، چکور اور تیتیر کو مارنے پر بھیڑ کا ایسا بچہ جو دودھ چھوڑ کر گھاس چرنا شروع کر دے بطور کفارہ دینا واجب ہے چڑیا، چنڈول اور ممولو وغیرہ مارنے پر اظہر یہ ہے کہ ایک مد طعام دے اور مذکورہ پرندوں کے علاوہ کبوتر یا کوئی اور پرندہ مارنے پر ایک دنبہ کفارہ دے اور ان کے بچے کو مارنے پر ایک بکری کا بچہ یا بھیڑ کا بچہ کفارہ دے اور انڈے کہ جس میں بچہ حرکت کر رہا ہو، کا بھی یہی حکم ہے اور اگر انڈے میں بچہ ہو جو حرکت نہ کر رہا ہو تو ایک درہم کفارہ دے بلکہ بنا بر احوط اگر انڈے میں بچہ نہ بھی ہو تو بھی ایک درہم کفارہ دے ایک ٹڈی کے قتل پر ایک کھجور یا مٹھی بھر طعام کفارہ دے اور مٹھی بھر طعام دینا افضل ہے اور اگر متعدد ٹڈیاں ہوں تو کفارہ بھی متعدد ہو جائے گا لیکن اگر عمومی طور پر وہ بہت زیادہ شمار ہوں تو کفارہ پھر ایک بکری دینا ہو گا
 (۲۱۰) جنگلی چوہے، خار پشت اور رسوسمار (گوه) وغیرہ مارنے پر بکری کا بچہ اور رصحرائی چھپکلی مارنے پر مٹھی بھر کفارہ دے

(۲۱۱) زنبور (بھڑ) کو عمدا مارنے پر کچھ مقدار طعام کفارہ دے تاہم اذیت سے بچنے کے لئے مارنے پر کوئی کفارہ نہیں ہے

(۲۱۲) اگر محرم حرم سے باہر شکار کرے تو اس کو ہر حیوان کے مطابق کفارہ دینا ہو گا اور جن حیوانات کے لئے کفارہ معین نہ ہو تو انکی بازار میں موجودہ قیمت کفارہ کے طور پر دے اور اگر کسی حیوان کو محل (بغیر احرام والا) شخص مار دے تو اس کی قیمت کفارہ دے سوائے شیر کے اظہر یہ ہے کہ اس کا کفارہ ایک میں ڈھا دینا ہو گا اور اگر محرم حرم میں شکار کرے تو اسے دونوں کو جمع کر کے دینا ہو گا

(۲۱۳) محرم کے لئے ایسے راستے کو ترک کرنا جس پر ٹڈے زیادہ ہوں واجب ہے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو تو پھر ان کے مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(۲۱۴) اگر کچھ لوگ جو کے حالت احرام میں ہوں مل کر شکار کریں تو ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ کفارہ دینا پڑے گا
 (۲۱۵) شکار کئے گئے جانور کا گوشت کھانے کا کفارہ اور شکار کرنے کا کفارہ برابر ہے چنانچہ اگر کسی نے حالت احرام میں شکار کیا اور پھر اس کو کھا لیا تو دو کفارے واجب ہوں گے ایک شکار کا، دوسرا کھانے کا

(۲۱۶) محرم کے علاوہ اگر کوئی اور شخص شکار کو لے کر حرم میں داخل ہو تو اس پر واجب ہے کہ اسے چھوڑ دے ۔ چنانچہ اگر وہ نہ چھوڑے اور وہ مجانبے تو اس پر کفارہ دینا واجب ہے مسئلہ نمبر ۲۰۱ میں بیان شدہ تمام صورتوں میں احرام باندھتے وقت شکار کو ساتھ رکھنا حرام ہے ۔ چنانچہ اگر اس نے آزاد نہ کیا اور ہمرگیا تو کفارہ دے اور احوط یہ ہے ہ خواہ حرم میں داخل ہونے سے پہلے بھی مرجائے تب بھی کفارہ دے ۔

(۲۱۷) حیوان کا شکار یا اس کا گوشت کھانے پر کفارہ واجب ہو جاتا ہے ۔ اور اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ فعل جان بوجھ کر کرے یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے سرزد ہو ابو ۔

(۲۱۸) شکار کے تکرار سے کفارہ بھی مکرر ہو جاتا ہے ۔ چاہے اس کی وجہ غلطی، یا بھول یا لاعلمی ہو اسی طرح ابغیر

احراموں لاشخص عمدا حرم میں اور محرم شخص متعدد احراموں میں شکار کا تکرار کریں تو تو کفارہ بھی مکرر ہو جائے۔ لیکن اگر محرم عمدا ایک ہی اہرام میں شکار کی تکرار کرے تو صرف ایک کفارہ واجب ہو جائے بلکہ یہ ن افراد میں سے ہوگا جن کے بارے میں خدانے کہا کہ ومن عادفینتقم الله منہ یعنی جو تکرار کرے گا اللہ اس سے انتقام لے گا۔

مناسک حج

بقیہ محرّمات احرام کے مسائل

جماع

(۲۱۹) محرم پر عمرہ تمتع کے دوران ، عمرہ مفردہ کے دوران اور اثنائے حج نماز طواف النساء سے پہلے جماع کرنا حرام ہے
(۲۲۰) اگر عمرہ تمتع کرنے والا عمدا اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہے قبل (اگے) میں کرے یا دبر (پیچھے) میں کرے اگر سعی کے بعد کیا ہو تو اس کا عمرہ باطل نہیں ہو گا تاہم کفارہ واجب ہوگا اور بناہر احوط کفارے میں ایک اونٹ یا ایک گائے دیاور اگر سعی سے فارغ ہو نے سے پہلے جماع کرے تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا اور احوط یہ ہے کہ اپنا عمرہ تمام کرے پھر اس کے بعد حج کرے اور پھر آئندہ سال ان کو دوبارہ انجام دے
(۲۲۱) اگر حج کے لئے احرام باندھنے والا جان بوجھ کر اپنی بیوی کے ساتھ مزدلفہ کے وقوف سے پہلے جماع کرے خواہ قبل میں کرے یا دبر میں، تو اس پر کفارہ واجب ہے اور واجب ہے کہ اس حج کو پورا کرے اور آئندہ سال اس کا اعادہ کرے خواہ حج واجب ہو یا مستحب ، عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ احرام کی حالت میں ہو اور حکم کو جانتی ہو اور اس عمل پر راضی ہو تو اس پر کفارہ واجب ہے اور ضرور رہے کہ حج کو پورا کر کے آئندہ سال اس کا اعادہ کرے لیکن اگر عورت کے ساتھ زبردستی کی گئی ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور شوہر پر دو کفارے واجب ہیں جماع کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور اگر اونٹ نہ دے سکے تو ایک بکری کفارہ دیاور اس حج میں واجب ہے کہ شوہر و بیوی جدا جدا رہیں یعنی دونوں اس وقت تک ایک جگہ جمع نہ ہوں جب تک کوئی تیسرا موجود نہ ہو یہاں تک کہ دونوں اعمال حج سے فارغ ہو جائیں حتیٰ کہ منی کے اعمال سے بھی فارغ ہو کر اس جگہ جائیں جہاں جماع کیا تھا لیکن اگر کسی اور راستے سے آئیں) یعنی جماع کی جگہ اس راستے میں نہ ہو) توجائز ہے کہ اعمال تمام ہونے کے بعد وہ ایک ساتھ آئیں اسی طرح دوبارہ کیے جامے والے حج میں بھی جماع کرنے والی جگہ پر پہنچنے سے لے کر منی میں ذبح کرنے تک دونوں کا جدا رہنا واجب ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اس وقت تک جدا رہیں جب تک کہ تمام اعمال حج سے فارغ ہو کر واپس اس جگہ آ جائیں جہاں جماع ہوا تھا

(۲۲۲) اگر محرم عمدا وقوف مشعر کے بعد اور طواف النساء سے پہلے اپنی بیوی سے جماع کرے تو سابقہ مسئلہ میں بیان شدہ کفارہ واجب ہے لیکن حج کا اعادہ کرنا واجب نہیں اور یہی حکم ہے اگر طواف النساء کا چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے جماع کرے لیکن اگر چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد تو کفارہ بھی واجب نہیں ہے
(۲۲۳) اگر محرم عمرہ مفردہ میں عمدا اپنی بیوی سے جماع کرے تو سابقہ بیان شدہ کفارہ اس پر واجب ہے اور سعی کے بعد جماع کرنے پر اس کا عمرہ باطل نہیں ہوگا لیکن اگر سعی سے پہلے کرے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا چنانچہ واجب ہے کہ اگلے مہینے تک مکہ میں رہے اور مشہور پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے عمرہ کا اعادہ کرنے کے لئے احرام باندھے، بناہر احوط ادنیٰ حل سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی احوط ہے کہ باطل ہونے والے عمرہ کو بھی مکمل کریا۔

(۲۲۴) اگر محل (بغیر احرام ولا) شخص اپنی حراموالی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو اگر بیوی راضی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ ایک اونٹ کفارہ دے۔ لیکن اگر راضی نہ ہو بلکہ مجبوری ہو تو کچھ واجب نہیں ہے اور احوط ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر واجب ہونے والے کفارے کا نقصان ادا کرے یعنی کفارے کی قیمت ادا کرے۔

(۲۲۵) اگر محرم شخص لاعلمی کی وجہ سے یا بھول کی وجہ سے اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کا عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پھر کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔ یہ حکم کفارہ کا موجب بننے والے محرّمات انجام دینے میں بھی جاری

ہوگا جن کی تفصیل آگے آئے گی یعنی لاعلمی یا بھول کی وجہ سے محرم ان محرمات کا مرتکب ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہو گا۔ تاہم مندرجہ ذیل بعض موارد مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ حج یا عمرہ میں طواف کرنا بھول جائے۔ یہاں تک کہ اپنے شہر واپس آ کر اپنی بیوی سے مجامعت کرے۔

۲۔ عمرہ تمتع میں سعی کی کچھ مقدار بھول جائے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ سعی مکمل ہوگئی ہے احرام سی فارغ ہو جائے۔

۳۔ اگر بلاوجہ اپنے سر یا داڑھی پر ہاتھ پھیری جس کی وجہ سے ایک سی زیادہ بال گر جائیں۔

۴۔ اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے خوشبودار تیل یا جسمیں خوشبو ملائے گئی ہو اپنے بدن میں ملے ان سب کا حکم اپنی جگہ پر آئے گا۔

- عورت کا بوسہ لینا۔

(۲۲۶) محرم کا لذت کے ارادہ سے اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ اگر اس نے لذت سی بوسہ لیا اور منی نکل گئی تو اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گی اور اگر منی خارج نہ ہو ت وبعید نہیں کہ ایک گوسفند کا کفارہ واجب ہو اگر لذت سے بوسہ لیا ہو احتیاط واجب یہ ہی ہ ایک بکری کفارہ دے۔

(۲۲۷) اگر محل (بغیر احرام والا) شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے تو احتیاط یہ ہی ہ ایک بکری کفارہ دے۔

۴۔ محرم کا شہوت کے ساتھ اپنی بیوی کو مس کرنا، اٹھانا یا اپنے بازوؤں میں بھینچنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے ایس اکیا تو لازم ہے کہ ایک بکری کفارہ دے خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو لیکن اگر ایسا کرنا لذت کے لیے ہو تو کفارہ واجب نہیں ہے۔

- عورت کو دیکھنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا۔

(۲۲۹) محرم کے لیے جائز نہیں کہ اپنی بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرے چنانچہ اگر ایس اجزے سے منی خارج ہو جائے ت وایک اونٹ کفارہ دے اور اگر اونٹ نہ دے سکتا ہو تو ایک بکری دے اگر شوہر کو معلوم ہو کہ شہوت سے دیکھنے کی وجہ سے منی خارج ہو جائے گی تو واجب ہے کہ وہ نہ دیکھے بلکہ احوط اولیٰ یہ ہے کہ جاہے منی خارج ہو یا نہ ہو شہوت سے اپنی بیوی کی طرف نگاہ کرے۔ چنانچہ شہوت کی نظر سے بیوی ک و دیکھنے پر اگر منی خارج ہو تو احوط یہ ہے کہ کفارہ دے جو کہ ایک اونٹ ہے۔ لیکن اگر منی خارج نہ ہو یا بغیر شہوت کے دیکھنے پر منی خارج ہو تو پھر کفارہ واجب نہیں ہے۔

(۲۳۰) اگر محرم اجنبی عورت کو ایسی نگاہ سے دیکھے جو اس کے لیے جائز نہیں ہے اور منی نہ نکلے تو کفارہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر منی نکل آئے تو لازم ہے کہ کفارہ دے۔ اور احوط یہ ہی کہ اگر مالدار ہو تو ایک اونٹ کفارہ دے اور اگر متوسط ہو تو ایک گائے اور اظہر یہ ہے کہ ایک فقیر کو ایک بکری کفارہ دے۔

(۲۳۱) محرم کا اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے یا باتیں کرنے سے لذت حاصل کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ محرم اپنی بیوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنے کو ترک کرے۔

مناسک حج

- استمناء -

(۲۳۲) استمناء کی چند اقسام ہیں۔

۱۔ عضو تناسل کو ہاتھ سے ملنا یا کسی اور چیز سے مطلقاً حرام ہے۔ حج میں اسکا حکم وہی ہے جو جماع کا اور عمرہ مفردہ میں بھی بناہر احوط اسکا حکم یہی ہے۔ لہذا اگر محرم مذکورہ عمل کو احرام حج میں مشعر کے وقوف سے پہلے انجام دیتو لازم ہی کہ کفارہ دے اور اس حج کو تمام کرے اور آئندہ سال اس حج کا اعادہ بھی کرے اگر عمرہ مفردہ میں سے سعی سی فارغ ہونے سے پہلے یہ عمل انجام دے تو احتیاط واجب کی بنا پر کفارہ دے۔ اس عمرہ کو تمام کر کے آگے ماہ اسکا اعادہ بھی کرے۔

۲۔ اپنی بیوی کا بوسہ لینے، چھونے، دیکھنے یا چھیڑ چھاڑ کے ذریعے استمناء وہی حکم رکھتا ہے جو گزشتہ مسئلہ میں بیان ہو چکا ہے۔

۳۔ عورت سے متعلق باتیں سننے سے یا اس کے اوصاف یا اس کا خیال و تصور کرنے سے استمناء کرن ابھی محرم پر حرام ہے لیکن اظہر یہ ہے کہ موجب کفارہ نہیں ہے۔

۔ نکاح کرنا۔

(۲۳۳) محرم کا نکاح کرنا کسی دوسرے یکا نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے چاہے دوسرے آدمی محرم ہو یا نہ ہو، چاہے نکاح دائمی ہو یا غیر دائمی اور مذکورہ تمام صورتوں میں عقد باطل ہے۔

(۲۳۴) اگر محرم کا کسی عورت سے نکاح کر دیا جائے اور وہ اسکے ساتھ جماع کرے تو اگر یہ لوگ حکم شرعی بلحاظ موضوع جانتے تھے تو محرم، عورت اور نکاح خواں پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہے اور اگر ان میں سے بعض حکم شرعی بلحاظ موضوع جانتے ہوں اور بعض نہ جانتے ہوں تو جو نہیں جانتے تھے ان پر کفارہ واجب نہیں ہوگا اس سے فرق نہیں پڑتا کہ نکاح خواں اور عورت محرم تھے یا نہیں۔

(۲۳۵) فقہائے درمیان مشہور ہے کہ محرم کے لیے کسی نکاح کی محفل میں شریک ہو نا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ بنا بر احوط اولیٰ نکاح پر گواہی بھی نہ دے خواہ احرام باندھنے سے پہلے نکاح کی محفل میں شریک ہوا ہو۔

(۲۳۶) احوط اولیٰ یہ ہے کہ محرم نکاح کے لیے پیش کش بھی نہ کرے تاہم طلاق رجعی میں محرم رجوع کرسکتا ہے جس طرح طلاق دینا بھی جائز ہے۔

خوشبو لگانا۔

(۲۳۷) محرم کے لیے خوشبو کا استعمال حرام ہے چاہے سونگھے، کھانے، ملنے، رنگ یا بخارات لینے کی صورت میں ہو اسی طرح ایسے لباس پہننا بھی حرام ہے جس میں خوشبو کے اثرات باقی ہوں خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے جسم، لباس یا خوراک کو خوشبودار کیا جائے۔ مثلاً مشک عنبر، ورس اور زعفران وغیرہ۔ اظہر یہ ہے کہ محرم تمام معرف خوشبوؤں مثلاً گل محمدی، گل یاسمین، رازقی وغیرہ سے اجتناب کرے تاہم خلوق کعبہ (خاص قسم کی خوشبو) کو سونگھنے سے اجتناب کرنا یا اسکو جسم پر یا لباس پر ملنے سے پرہیز کرنا واجب نہیں ہے۔ خلوق کعبہ ایک عطر ہے جو کہ ز عفا اور دوسری چیزوں سے بنایا جاتا ہے اور اس سے کعبہ معظمہ کو معطر کیا جاتا ہے۔

(۲۳۸) ریاحین کو سونگھنا محرم کے لیے حرام ہے چاہے وہ ریاحین ہو جنسے عطر تیار کیا جاتا ہے مثلاً یاسمین، گلاب وغیرہ یا ان کے علاوہ دوسرے پودے ریاحین ایسی جڑی بوٹیاں ہیں جن سے خوشبو آتی ہے اور انہیں سونگھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اظہر یہ ہے کہ بعض صحرائی خود راؤ سبزیوں کی خوشبو کو سونگھنا حرام نہیں ہے مثلاً شیخ (ایک قسم کی گھاس ہے) اذخر (خوشبودار گھاس) خزامی (ایک خوشبودار پودا) کا سونگھنا اشکال نہیں رکھتا۔ لیکن خوشبو دہلوں اور سبزیوں مثلاً سیب، بہ (ایک قسم کا پھل) اور طودینہ کو کھانا محرم کے لیے جایز ہے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ کھاتے وقت نہیں نہ دیکھے یہی حکم خوشبودار تیل کا ہے چنانچہ اظہر یہ ہے ہ ہبک دار تیل جو کھانے میں استعمال ہوتا ہے اور عام طور پر رطرات میں شمار نہیں ہو اسکا کھانا جائز ہے لیکن احوط یہ ہی کھاتے وقت نہ سونگھے۔

(۲۳۹) صفامورہ کے درمیان سعی کرتے وقت اگر وہاں عطر بیچنے والے موجود ہوں تو محرم کا اپنے آپ کو خوشبو سے بچانا واجب نہیں ہے لیکن سعی کے علاوہ اس پر واجب ہے کہ خوشبو سونگھنے سے اپنے آپ کو بچائے سوائے خصوق کعبہ کے سونگھنے سے، جیسے مسئلہ ۲۳۷ میں بیان ہو ہے کہ کعبہ کی خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴۰) اگر محرم عمدا کوئی خوشبودار چیز کھائے یا ایسا لباس پہنے جس میں خوشبو کا اثر باقی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک بکر کفارہ دے لیکن ان دو موارد کے علاوہ خوشبو کی استعمال پر کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اگرچہ احوط بہ ہے کہ کفارہ دے۔

(۲۴۱) محرم کا بدبو کی وجہ سے اپنے ناک کو بند رکھنا حرام ہے۔ تاہم اس مقام سے تیزی سے گزر جانیمیں کوئی حرج نہیں ہے۔

۔ مرد کے لیے سلا ہو یا ایسا لباس پہننا جو سلا ہوئے لباس کے حکم آتا ہو۔

(۲۴۲) محرم کے لیے جائز نہیں کہ ایسا لباس پہنے جس میں بٹن یا ایسی چیز ہو جو بتکا کام دے سکتی ہو (یعنی ایسی چیز جس کا جیک حصہ دوسرے حصہ سے بٹن یا کسی ایسی چیز سے ملا ہو) اسی طرح زدہ کی طرح لباس کا پہننا بھی جائز نہیں ہے (یعنی ایسا لباس جس میں آستین گریبان ہو اور سر کو گریبان اور ہاتھوں کو آستینوں سینکالے) اسی طرح

پاجامہ اور اس جیسی چیزوں مثلاً پتلون وغیرہ کو شرمگاہ کے چھپانے کے لیے پہننا جائز نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ ان میں بٹن نہ ہوں۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ عموماً استعمال ہونے والے لباس مثلاً قمیص، قبا، جنہ اور دوسرے عربی لباس نہ پہنے خواہ ان میں بٹن لگے ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن مجبوری کی حالت میں قمیص یا کسی ایسی چیز کا اپنے کندھوں پر قبا ڈالنا، قبا کو الٹا کر کے پہننا، قبالی اتینوں سے اپنا ہاتھ نکالے بغیر پہننا جائز ہے۔ مذکورہ حکم میں لباس کا سلاہو، بنا ہو، یا تہدار ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔ محرم کے لیے پیسوں، تھیلی کا کمر سے باندھنا جائز ہے۔ چاہے سلی ہوئے ہو۔ مثلاً ہیمان (وہ چیز جس میں پیسے رکھ کر کمر سے باندھا جاتا ہے) اور منطقہ (ایس کمبند جسے مختلف مقاصد کے لیے کمر سے باندھا جاتا ہے) اسی طرح ہرنیا کے مرض میں مبتلا محرم فتق بند (ایس کمر بند جو مریض انٹریوں کو نیچے آنے سے روکتا ہے)۔ چاہے سلاہو بوقت ضرورت استعمال کر سکتا ہے۔ اسی طرح محرم کے لیے سوتے وقت یا اس کے علاوہ اپنے جسم کو (سوائے سر کے) سلعے ہوئے لحاف وغیرہ کے ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

(۲۴۳) احوط یہ ہے کہ محرم اپنی لنگ کو اپنی گردن میں ڈال کر نہ باندھے بلکہ کسی جگہ پر بھی نہ باندھے اور سوئی وغیرہ سے بھئی اسی مضبوط نہ کرے بلکہ بنا بر احوط چادر میں بھی گرہ نہ لگائے لیکن سوئی وغیرہ سے چاد کو مضبوط و محکم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴۴) عورت کے لیے حالت احرام میں سوائے دستاں کے ہر قسم کا سلاہو لیا سپہننا جائز ہے۔

(۱۴۵) اگر محرم عمد ایسا لباس پہنے جس کا پہننا اس کے لیے جائز نہیں تھا تو واجب ہے کہ ایک بکری کفارہ دے بلکہ احوط یہ ہے کہ اگر مجبوراً پہنے تب بھی کفارہ دے۔ اگر اس نے کئی مرتبہ اس لباس کو پہنا یا یک مشت کئی لباس پہنے ہوں تو ان کے عدد کے مطابق کفارہ دے مثلاً کچھ کپڑوں ک و ایک دوسرے کے اوپر ایک ہی مرتبہ پہنے جب کہ وہ مختلف لباس ہوں تب بھی انک بیعتداد کے برابر کفارہ دے۔

سرمہ لگانا

(۲۴۶) سرمہ لگانے کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ سیاہ سرمہ لگانا ایس سرمہ لگایا جائے جسے عرف عام میں زینت شمار کیا جاتا ہو تو اظہر یہ ہے کہ محرم کے لیے زینت کی خاطر سرمہ لگانا حرام ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اگر زینت کی لیے نہ بھی لگائے تب بھی حرام ہے۔ لیکن بحالت مجبوری مثلاً بطور دوائی سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ سیاہ سرمہ یا ایسا سرمہ کہ جو زینت کی لے استعمال ہوتا ہے ان دونوں قسم کے سرمہ کے علاوہ کوئی اور سرمہ لگانے تو اگر زینت کے لیے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ احوط یہ ہے کہ اس سرمہ کو بھی نہ لگائے۔ تمام صورتوں میں سرمہ لگانے پر کفارہ واجب نہیں ہے اگرچہ حرام سرمہ لگانے کی صورت میں بہتر ہے کہ ایک بکری کفارہ دے۔

۱۱۔ محرم کے لیے زینت کی خاطر آئینہ دیکھنا جائز نہیں ہے لیکن کسی دوسری غرض مثلاً اپنے چہرے کے زخم پر مرحم لگانے کے لیے یا چہری پر وضو کے لیے پانی پہننے سے روکاؤ تلاش کرنے کیلئے یا ڈرائیور کا پیچھے آنے والی گاڑی کو دیکھنے کے لیے یا کسی اور ڈورٹ کے لیے آئینہ دیکھنا جائز ہے اور تمام صورتوں میں وہ چیزیں جو صاف شفاف ہوں اور آئینہ کا کام دی سکتی ہوں آئینہ کا حکم رکھتی ہیں۔ وہ شخص زینت کے لیے آئینہ دیکھے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ تلبیہ دوبارہ کہے تاہم عینک لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اگر چشمہ لگانے میں عرفاً زینت شمار ہو تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مردوں کے لیے بوٹ یا موزے پہننا۔

(۲۴۸) محرم مرد کے لیے ایس چیز پہننا حرام ہے جو اسکے پاؤں کے اوپر کا تمام حصہ ڈاھانپ لے مثلاً بوٹ اور موزے۔ سوائے مجبوری کے مثلاً مرد کو ہوائی چپل ایسی ہی کوئی اور چپل نہ مل سکے اور مجبوراً بوٹ پہننا پڑے لیکن احوط یہ ہے کہ اوپر کا حصہ پہاڑ کر پہنے تاہم ایسی چیز پہننا جائز ہے جو پاؤں کے بعض حصوں کو چھپائے۔ اسی طرح بوٹ و موزے وغیرہ پہنے بغیر پاؤں کے اوپر کے حصے کو چھپانا مثلاً بیٹھکر چادر کو اپنے پاؤں پر لپیٹنا جائز ہے۔ بوٹ یا اس جیسی چیزوں کو پہننے سے کفارہ واجب نہیں ہے۔

چہے مجبراً پہنے یا بعیر مجبوری کے لیکن موزے یا اس جیسی چیز کو عمداً پہننے بنا بر احوط کفارہ واجب ہو جائیگا جو کہ ایک بکری ہے۔ عورتوں کے لیے بوٹ یا موزے یا اس جیسی کوئی اور چیز جو پاؤں کے اوپر کے حصے کو چھپا دے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فسوق۔ (جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا اور فخر و غرور کرنا)

(۲۴۹) فسوق میں جھوٹ بولنا، گالی دینا اور فخر کرنا شامل ہے اگرچہ فسوق ہر حال میں حرام ہے مگر حالت حرام میں اس کی حالت تائیدی ہے۔ فخر کرنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی اپنے حسب نسب، مال، رتبہ یا اس جیسی چیزوں پر فخر کرے۔ فخر اس وقت حرام ہے جب اسکے بین اہل مومن کی توہین یا تحقیر ہو رہی ہو ورنہ حرام نہیں ہے۔ نہ محرم پر اور نہ غیر محرم پر فسوق کا استغفار کے علاوہ اور کچھ کفارہ نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایک گانے کا کفارہ دے

مناسک حج

جدال (یعنی بحث و جھگڑا کرنا)

(۲۵۰) محرم کا اس طرح سے بحث یا جھگڑا کرنا جس میں اللہ کی قسم کھا کر کسی چیز کو ثابت کیا جائے یا کسی چیز کا انکار کیا جائے حرام ہے۔ اظہر یہ ہے کہ قسم میں صرور ان دو لفظوں بلی واللہ یا لا واللہ کا لحاظ کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ ذات حقیقی کی قسم ہو تو کافی ہے چاہے اسم مخصوص اللہ کے ذریعے قسن کھائے یا اسکے علاوہ کسی اور اسم سے اور چاہے قسم لا، یا، بلی، سے شروع ہو یا نہ ہو، اسی طرح چاہے قسم عربی زبان میں کھائے یا کسی اور زبان میں، اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور مقدس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں ہے چہ جائے کہ کوئی یوں کہے کہ میری جان کی قسم ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح خبر دینے کے علاوہ قسم کا کوئی اثر نہیں ہے مثلاً کسی سے التماس کرنے کے لیے قسم کھانا اور کہنا کہ، اللہ کی قسم مجھے فلاں چیز دی دو،، خود اپنے ارادے کی تاکید کے لیے قسم کھانا کہ میں مستقبل میں یہ کام کرونگا اور یوں کہنا کہ، اللہ میں فلاں چیز تمہیں دونگا، فقہاکا کہنا ہے کہ سچی قسم میں جدال متحقق ہونے میں قسم کا تین مرتبہ ہے در پے تکرار کرنا ضروری ہے۔ ورنہ جدال متحقق نہیں ہو گا تاہم یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے اگرچہ احوط اسکے خلاف میں ہے یعنی ایک مرتبہ میں بھی جدال متحقق ہو جائے گا۔ اور جھوٹی قسم میں جدال کے متحقق ہونے میں بلا اشکال تعدد معتبر نہیں ہے۔

(۲۵۱) حرمت جدال سے ہر وہ مورد مستثنیٰ ہے کہ جہاں قسم کو ترک کرنے سے مکلف کو نقصان ہو رہا ہو جیسے قسم کو ترک کرنے کی وجہ سے اسکا حق ضائع ہو جائے گا۔

(۲۵۲) اگر کسل کرنے والا تین مرتبہ ہے در پے سچی قسم کھائے تو اس پر ایک بکری کفارہ واجب ہو گی اور تین مرتبہ سے زیادہ تکرار کرنے کا وجہ سے متعدد کفارہ نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تین یا زیادہ مرتبہ قسم کھانے کے بعد پھر تین یا زیادہ مرتبہ قسمیں کھائے تو ان دو صورتوں میں کفارہ بھی متعدد ہو جائیگا۔ اگر ایک جھوٹی قسم کھائے تو ایک مرتبہ پر ایک بکری اور دو مرتبہ پر دو بکری اور تین مرتبہ قسم کھانے پر ایک گائے کفارہ واجب ہے تین مرتبہ سے زیادہ قسم کھانے پر کفارہ نہ دی ہو تو ایک ہی کفارہ واجب ہو گا۔ تاہم دوسری مرتبہ جھوٹی قسم کا کفارہ دینے کے بعد تیسری مرتبہ جھوٹی قسم کھانے پر ایک بکری ہی کفارہ ہوگی نہ کہ گائے۔

- جسم کی جوئیں مارنا۔

(۲۵۳) محرم کے لیے جوئیں مارنا اور بناہر احوط اپننے لباس یا جسم سے نکال کر باہر پھینکا جائز نہیں ہے۔ تاہم جسم کئی ایک جگہ سے پکڑ کر دوسری جگہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کوئی جوؤں کو مار دے یا پھینک دے تو احوط اولیٰ یہ ہے کہ مٹھی بھر کھانا کفارہ دے۔ احوط یہ ہے کہ اگر مچھر، کھٹمل اور ان جیسے جانور محرم کو ضرر نہ پہنچائیں تو انکو بھی نہ مارے لیکن اظہر یہ ہے کہ انہیں اپنے قریب آنے سے روکنا جائز ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس کو بھی ترک کرے۔

- آرائش کرنا (بناؤ سنگھار کرنا)

(۲۵۴) احوط یہ ہے کہ محرم مرد اور عورت اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچائیں جو عموماً زینت شمار ہوتی ہے۔ خواہ زینت کا قصد کرے یا نہ کرے ویسے تو عام طور پر مہندی لگانا بھی زینت میں شمار ہوتا ہے لیکن اگر مہندی لگانا زینت میں شمار نہ ہوتا ہو مثلاً علاج کی غرض سے استعمال کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح احرام باندھنے سے پہلے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چاہے اسکے اثرات احرام باندھنے تک باقی رہیں۔

(۲۵۵) زینت کے بغیر انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ انگوٹھی پہننا ایک مستحب عمل ہونے کی وجہ سے، یا گم ہونے سے بچانے کے لیے، طواف کے چکروں کو شمار کرنے کی لیے یا سی طرح کے کسی اور کام کے لیے پہننے میں کوئی حرج نہیں تاہم احوۃ یہ ہے کہ زینت کے لیے نہ پہنے۔

(۲۵۶) محرم عورت کے لیے زینت کی نیت سے زیورات پہنان حرام ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہوتے ہوں تو زینت کی نیت کی بغیر بھی نہ پہنے تاہم اتنی مقدار میں زیورات پہننا جنہیں وہ عام طور پر احرام سے پہلے پہنتی تھی اس حکم سے مستثنیٰ ہے لیکن احوط اولیٰ یہ ہے کہ زیورات پہن کر اپنے شوہر یا دوسرے محرم مردوں کو نہ دیکھائے مذکورہ بالا تمام موارد میں اگر کوئی زینت کرے تو کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔

- تیل لگانا۔

(۲۵۷) محرم کے لیے تیل لگانا حرام ہے چاہے وہ خوشبودار نہ بھی ہو لیکن خوشبودار تیل کھانا جائز ہے چاہے وہ تیل اچھی خوشبو الابوجیسا کہ مسئلہ ۲۳۸ میں بیان ہو محرم کے لیے بغیر خوشبو کاتیل بغیر دوا کے استعمال کرنا جائز ہے بلکہ ضرورت و مجبوری کے وقت خوشبودار تیل چاہے اسکی خوشبو طبعی ہو یا ملائی گئی ہو استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

(۲۵۸) عمداء خوشبودار تیل اسکی خوشبو خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی استعمال کرنے اک کفارہ ایک بکری ہے۔ اور اگر تیل لا عملی کی وجہ سے استعمال کیا جائے تو دونوں تیلوں کا کفارہ بنا بنا حوط ایک فقیر کو کھانا کھانا ہے۔

بدن کے بال صاف کرنا۔

(۲۵۹) محرم کا اپنے یا کسی دوسرے کے بدن سے بال صاف کرنا جائز نہیں ہے چاہے دوسرا بغیر احرام کے ہی کیوں نہ ہو اور چاہے مونڈ کر صاف کرے یا اکھاڑ کر اس حکم میں بالوں کے کمیا زیادہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ ایک بال کا کچھ حصہ مثلا آدھا بال کاٹنا جائز نہیں ہے لیکن اگر سر میں جوئیں زیادہ ہونے کے وجہ سے اسے اذیت اور تکلیف ہوتی ہو تو پھر سر منڈوانا جائز ہے۔ اسی طرح سے اگر ضرورت ہو تو بال صاف کرنا بھی جائز ہے وضو یا غسل اور تیمم یا نجاست سے پاک ہونے یا ایسی روکاوٹ کو دور کرتے وقت جو جسم سے چپکی ہوئی ہو حدث یا خبث طہارت سے مانع بن رہی ہو یا کسی اور ضرورت کے وقت اگر بال گریں تو کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ اسکا قصد نہ رکھتا ہو۔

(۲۶۰) بغیر ضرورت کے سر منڈوانے کا کفر اب ایک بکری یا تین دن کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کا طعام دو مد (یعنی تقریباً ۱۵۰۰ گرام کے برابر ہے) اگر محرم اپنی دنوں بغلوں کے نیچے کے بالوں کو نوچ کر نکالے تو ایک بکری کا کفارہ دے اور احوط یہ ہے کہ اگر ایک بغل کے نیچے کے بال نوچ کر نکالے تب بھی ایک بکری کا کفارہ دے۔ اگر داڑھی یا کسی اور جگہ کے بال نکالے تو ایک مسکین کو مٹھی بھر کھانا دے۔

مذکورہ بالا موارد میں اگر کوئی منڈنے یا نوچ کر نکالنے کے علاوہ کسی اور طرح سے بال نکالے تو احوط یہ ہے کہ اسکا بھی یہی حکم ہے۔ اگر محرم کسی دوسرے کا سر منڈوے تو دوسرا سر منڈوانے والا حالت برام میں ہو یا بغیر حرام کے تو محرم پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔

(۲۶۱) محرم کے لیے اس طرح سر کھجانے میں جب بال نہ گریں یا خون نہ نکلے کوئی حرج نہیں ہے۔ یہی حکم بدن کھجانے کا بھی ہے۔ اگر محرم بلاوجہ اپنا سر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور ایک یا کچھ بلا گر جائیں تو مٹھی پر کھانا صدقہ دے۔ اور اگر وضو کرتے وقت کچھ بال گریں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

مردوں کے لیے سر ڈھانپنا۔

(۲۶۲) محرم مرد کے لیے مقنع یا کپڑے یا دوپٹے وغیرہ سے اپنا پورا سر یا کچھ حصہ ڈھانپنا جائز نہیں ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ گیلی مٹی یا جھاڑی وغیرہ کے ذریعے بھی سر نہ ڈھانپے تاہم مشک کا تسمہ یا سر درد کی وجہ سے سر پر رومال باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں سر سے مراد بال اگنے کی جگہ ہے اور اقرب یہ ہے کہ اس میں دونوں کان بھی شامل ہیں۔

(۲۶۳) بدن کے کسی حصے مثلاً باتھوں سے سر ڈھانپنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

(۲۶۴) محرم کے لیے پورے سر کو پانی یا بنا بر احوط کسی اور چیز میں ڈبونا جائز نہیں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اس حکم میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور سر سے مراد گردن کے اوپر کا پورا حصہ ہے۔

(۲۶۵) احوط یہ ہے کہ اگر محرم سر کو چھپائے تو ایک بکری کفارہ دے اور جن موارد میں سر چھپانا جائز نہیں ہے یا مجبوراً سر چھپائے تو ظاہر یہ ہے کہ کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔

مناسک حج

- عورتوں کے لیے چہرے کا چھپانا۔

(۲۶۶) حالت اہرام میں عورتوں کے لیے برقعہ، نقاب یا چہرے سے چپکنے والی چیز سے چہرہ چھپانا حرام چنانچہ احوط یہ ہے کہاپنے چہرے یا چہرے کے کچھ حصے کو بھی کسی چیز سے نہ چھپائے تاہم سوتے وقت اور نامز میں سر چھپاتے وقت مقدمہ کے طور پر جب سر پر موجود چادر کو لٹکانے سے نہ چھپ سکتا جو تو چہرے کا کچھ حصہ ڈانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۶۷) حالت احرام میں عورت اپنی چادر کو لٹکا کر، نامحرم پردہ کر سکتی ہے یعنی سر پر موجود چادر کو اپنی ناک بلکہ گردن کے مقابل تک کھینچ لے۔ اور اظہر یہ ہے کہ چادر کے اس حصے کو ہاتھ وغیرہ سے چہرے سے دور رکھنا واجب نہیں ہے۔ اگرچہ احوط ہے۔

(۲۶۸) احوط اولیٰ یہ ہے کہ چہرہ ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

مردوں کا سائے میں رہنا

(۲۶۹) سائے میں ہونا دو طرح سے تصور کیا جاسکتا ہے :

۱۔ متحرک اشیاء مثلاً چھتری، محمل کی چھت، گاڑی یا ہوائی جہاز کی چھت، وغیرہ کے زیر سایہ چلنا، جب کہ سایہ دار چیز مذکورہ مثالوں کی طرح اس کے سر کے اوپر ہوں تو محرم مرد پر حرام ہے خواہ وہ سوار ہو یا پیدل تاہم بدل کے نیچے کھڑا ہونا جائز ہے۔ لیکن اگر سائیں دار چیز اسکی سیک طرف مثلاً سامنے یا پیچھے ہو تو ظاہر یہ ہی کہ پیدل شخص کے لیے ایسا سایہ جائز ہے لہذا محمل یا گاڑی کے سائے میں چلنا محرم مرد کے لیے جائز ہے اور سوار کے لیے احتیاط یہ ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے سوائے اسکے یکہ عام سورج سے بچنے کا نہ ہو یعنی وہ چیز کھلی ہوئی گاڑی کی دیوار میں محرم مرد کسی ایک طرف ہوں اور اتنی چھوٹی ہو محرم کا سر اور سینہ اس سے نہ چھپتا ہو۔

۲۔ ثابت اور غیر متحرک اشیاء مثلاً دیواریں، درخت و پہاڑ یا انہیں جیسی کسی اور چیز کے سائے میں ہو نا محرم مرد کے لیے بنا بر احوط جائز ہے خواہ سوار ہو یا پیدل۔ اسی طرح محرم کا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانا سورج کی تپش سے بچانا جائز ہے اگرچہ ہواط اس کو ترک کرنے میں ہے۔

(۲۷۰) سائے میں ہونے سے مراد اپنے آپ کو سورج سے بچانا ہے اور احوط یہ ہے کہ اس حکم میں سورج کے ساتھ بارش کو بھی شامل کیاجائے لیکن اظہر یہ ہے ہوا، سردی، گرمی، یا ان جسی دوسری چیزوں سے اپنے آپ کو بچانا جائز ہے لیکن احتیاط اسمیں بھی ترک کرنے میں ہے۔ چنانچہ بنا بر احوط جب بارش نہ ہو رہی ہو تو محرم کے لیے چھت والی گاڑی یا کسی اور چیز میں سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ یہ سواری محرم شخص کو ہو اسے بچا رہی ہو۔

(۲۷۱) زہر سایہ چنے کی جو حرم ت بیان ہوئے ہے وہ حالت سفر میں مخصوص ہے۔ لہذا اگر محرم کسی جگہ پہنچے اور اس جگہ کو رہنے کے لیے منتخب کرے یا نہ کرے مثلاً دوران سفر آرام کرنے یا دوستوں سے ملاقات کرنے یا کسی اور وجہ سے رکے تو اس وقت سائے میں رہنے میں اشکال نہیں ہے۔ لیکن اس صورت میں کہ جب یہ کسی جگہ پہنچنے اور رہنے کے لیے قرار دے مگر چاہتا ہو کہ اپنے کاموں کو انجام دینے کے لیے ادھر ادھر جائے مثلاً مکہ میں پہنچے اور چاہتا ہو کہ طواف سعی کرنے کے بعد مسجد الحرام جائے یا مثلاً منی پہنچے اور قرہبان یا رمی جمرات کے لیے جانا چاہتا ہو تو اس صورت میں اسکے لیے چھت والی گاڑی میں یا چھتری سے سر پر سائہ کرن اجائز ہے یا نہیں۔ اس کے جواز کا حکم دینا کافی مشکل ہے چنانچہ احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

(۲۷۲) اگر محرم اپنے آپ کو سورج سے بجائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ کفارہ واجب ہونے میں اختیاری حالت اور مجبوری کی حالت ہونے میں فرق نہیں ہے۔ لہذا اگر کوئی بار بار سائے میں چلے تو اظہر یہ ہے کہ ہر احرام کے لیے ایک کفارہ دے۔ اگرچہ ہر دن کے لیے ایک کفارہ بنا بر احوط کافی ہے اور کفارہ میں ایک بکری کافی ہے۔

- جسم سے خون نکالنا۔

احوط یہ ہے کہ محرم کے لیے اپنے چسن سے کون نکالنا جائز نہیں ہے۔ سوائے کسی مجبوری کے یا ضرورت کے اگرچہ

فصد کھولنے، حجامت، دانت نکلوانے، جسم کو کھجانے یا کسی اور وجہ سے۔ لیکن اظہر یہ ہے کہ مسواک کرنا جائز ہے چاہے اسکی وجہ سے خون نکلے احوط اولیٰ یہ حی کہ بغیر ضرورت کے خون نکالنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

- ناخن کاٹنا۔

محرم کے لیے ناخن کاٹنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ کچھ مقدار میں کاٹنے، سوائے کسی مجبوری و ضرورت مثلاً ناخن باقی رکھنے میں اذیت و تکلیف ہوتی ہو۔ یعنی اگر ناخن کاکچھ حصہ ٹوٹ گیا ہو اور باقی حصہ میں درد ہو رہا ہو تو باقی ناخن کو کاٹنا بھی جائز ہے۔

(۲۷۴) ہاتھ یا پاؤں کا ایک ناخن کاٹنیکا کفارہ ایک مدیعی تقریباً ۷۵۰ گرام کھانا ہے۔ چنانچہ اگر دو ناخن کاٹے تو کفارہ دو مد طعام اور اسی طرح نوناخنوں تک (ناخن کاٹنے کے لحاظ سے کفارہ ہو گا)۔ لیکن اگر ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن متعدد نشتوں میں کاٹے تو کفارہ دو بکریاں (ایک ہاتھ اور دوسری پاؤں کے ناخنوں کے لیے) ہوگا۔ اور اگر ایک ہی نشت میں کاٹے تو پھر ایک بکری کفارہ واجب ہو گا۔

(۲۷۵) اگر محرم ایسے شخص کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے ناخن کاٹے جس نے ناخن کاٹنے کے جائز ہونے کا فتویٰ غلطی سے دیا ہو اور کاٹتے ہوئے خون نکل آئے تو احوط یہ ہے کہ کفارہ فتویٰ دینے والے پر واجب ہے۔

- دانت نکلوانا۔

(۲۷۶) بعض فقہاء نے محرم کے لیے دانت نکلوانا حرام قرار دیا ہے چاہے خون نہ بھی نکلے اور اس کا ایک دنیہ کفارہ واجب ہے۔ لیکن اس حکم کی دلیل میں تامل ہے۔ بلکہ بعید نہیں ہے کہ یہ کام جائز ہو۔

- اسلحہ رکھنا۔

(۲۷۷) محرم کے لیے اسلحہ پہننا بلکہ بن ابر احوط اس طرح ساتھ رکھنا کہ مسلح شمار ہو جائز نہیں ہے۔ اسلحہ سے مراد ہر وہ چیز جو عموماً اسلحہ کہلاتی ہے مثلاً تلوار، بندوق، تیروغیرہ تاہم زرہ سپر وغیرہ حفاظتی آلات ہیں نہ کہ اسلحہ۔ (۲۷۸) محرم کے پاس اسلحہ ہونے میں جبکہ اس نے پہنا ہو انہ ہوں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اسلحہ ساتھ رکھنا جبکہ عرفاً مسلح شمار نہ ہو تاہو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ترک کرنا احوط ہے۔ (۲۹۷) حالت اختیاری میں اسلحہ رکھنا حرام ہے۔ لیکن وقت ضرورت مثلاً دشمنی اجوری کا خوف ہو تو جائز ہے۔ (۲۸۰) بغیر ضرورت کے اسلحہ ساتھ رکھنے کا کفارہ ایک دنیہ ہے۔ اب تک محرم پر حرام ہونے والی چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ذیل میں ہرم میں حرم ہونے والے امور بیان کیے جا رہی ہیں۔

مناسک حج

- محرمات حرم۔

- ۱۔ خشکی کے حیوانات کا شکار کرنا جیسا کہ مسئلہ ۹۹۱ میں بیان ہو ا ہے۔
- ۲۔ حرم میں اگنے والی کسی چیز کو اکھاڑنا یا کاٹنا خواہ وہ درخت ہو یا کوئی اور چیز لیکن معمول کے مطابق چلنے سے گھاس اکھڑے یا جانور یا کھانے کیلئے جانور کو حرم میں چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن حیوانات کیلئے ذخیرہ کرنے کے لیے گھاس نہیں توڑا جہاں سکتا چاہے وہ جانور اونٹ ہی کیوں نہ ہو درست ترین قول کے مطابق گھاس وغیرہ اکھاڑنے یا توڑنے کے حکم سے چند چیزیں مستثنیٰ ہیں۔
- (۱) ادخر۔ جو مشہور خوشبودار گھاس ہے۔
- (ب) کھجور اور دوسرے پھلدار درخت
- (ج) وہ درخت یا گھاس جسے خود لگایا ہو یعنی اپنی ملکیت میں یا کسی دوسرے کی ملکیت میں ہو۔
- (د) وہ درخت یا گھاس جو کسی کے گھر میں اگیں لیکن اسکی ملکیت میں یا نے سے پہلے اس گزر میں موجود درخت اور گھاس وغیرہ کا حکم باقی تمام درختوں اور گھاس کے حکم جیسا ہے۔

(۲۸۱) و بدرخت جس کی جڑیں حرم میں اور شاخیں حرم سے باہر ہوں یا ایسا درخت جسکی جڑیں حرم میں ہوں افور شاخیں باہر ہوں وہ پور ادراخت حرم میں شمار ہو گا۔

(۲۸۲) درخت اکھاڑنے کا کفارہ اس درخت کی قیمت ہے۔ اور درخت کے کچھ حصے کو کاٹنا کا کفارہ کچھ حصے کی قیمت ہے گھاس کو کاٹنے یا اکھاڑنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۳. حرم کے باہر کسی پر ظلم کر کے حرم میں پناہ لینے والے شخص پر حد، قصاص یا تعزیر جاری کرنا جائز نہیں ہے لیکن ظالم کو کھانا اور پانی نہ دیا جائے نہ ہی اس سے بات چیت کی جائے اور نہ ہی اس سے خرید و فرخت کی جائے نہ ہی اسکو کوئی پناہ یا جگہ دے جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر آنے پر مجبور ہو جائے اور پھر اسے پکڑ کر اسے اس کے جرم کی سزا دی جائے

۴. ایک قول کے مطابق حرم میں پڑی ہوئی کسی چیز کو اٹھانا حرام ہے۔ جبکہ اظہر یہ ہی خہ سخت مکروہ ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص حرم میں پڑی ہوئی چیز اٹھالے اور اس پر کوئی اسی علامت نہ ہو جسکی وجہ سے اسے اس کے مالک تک پہنچایا جاسکے تو اسے اپنی ملکیت میں لینا جائز ہے خواہ وہ چیز ایک درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر اس پر کوئی ایسی علامت ہو جسکی وجہ سے اسے اسکی مالک تک پہنچا یا جاسکتا ہو اور اسکی مالیت ایک درہم سے کم ہو تو اعلان کرنا واجب نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اگر اسی قیمت ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو تو پھر پورا ایک سال تک اعلان کرن اواجب ہے اور اس کے باوجود مالک نہ ملے تو احوط یہ ہے کہ مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

کفارے کے جانور ذبح کرنے کی جگہ۔

(۲۸۳) اگر محرم پر عمرہ مفردہ میں شکار کی وجہ سے کفارہ واجب ہو تو اجانور کو مکہ مکرمہ میں، اگر عمرہ تمتعیا حج کیا ہرام میں شکار کرے تو کفارے کے جانور کو منی میں ذبح کرے۔ جب شکار کے علاوہ کسی ار وجہ سے کفارہ واجب ہو جائے تو احتیاط کی بن ابر یہی حکم ہے۔

(۲۸۴) اگر محرم پر شکار یا کسی اور وجہ سے (جانور ذبح کرنے کا) کفارہ واجب ہو جائے اور وہ اسے کسی عذر یا بغیر عذر کے مکہ منی میں ذبح نہ کرے تو اظہر یہ ہے کہ کسی بھی جگہ ذبح کرنا جائز ہے۔

کفارہ کا مصرف (کفارہ خرچ کرنے کی جگہ)

محرم پر واجب ہونے والے کفارات کو فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے اور احوط یہ ہے کہ کفارہ دینے والا اس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر خود کھالے تو احتیاط یہ ہے کہ ج سمیق دار من کھایا ہو اسکی قیمت فقراء میں صدقہ کرے۔

مناسک حج

طواف

عمرہ تمتع میں دوسرا واجب عمل طواف ہے طواف کو عمدا چھوڑنے سے حج باطل ہو جاتا ہے چاہے اس حکم کا علم ہو یا نہ ہو اور حکم سے نا آشنا شخص پر بنا بر احوط ایک اونٹ کفارہ ہو گا۔

طواف ترک کرنے کا مطلب یہ ہی کہ طواف انجام دینے میں اتنی تاخیر کی جائے کہ عرفہ کے دن زوال سے پہلے اعمال عمرہ ادا نہ کیے جاسکیں۔ اظہر یہ ہے کہ اگر عمرہ باطل ہو جائے تو احرام بھی باطل ہو جاتا ہے چنانچہ عمرہ تمتع سے حج افراد می طرف عدول و رجوع کرنا کافی نہیں ہے۔ اگرچہ احوط ہے۔ یعنی حج افراد کے اعمال انجام دے جائیں بلکہ احوط یہ ہے کہ طواف، نامز طواف، سعی، حلق یا تقصیر کو حج افراد و عمرہ تمتع کی عمومی نیت سے انجام دے کہ ان دو میں سے جو واجب ہے اسے انجام دے رہا ہوں۔

شرائط طواف۔

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں۔

- نیت - طواف قربت کی نیت اور خضوع کے ساتھ خدا کا حکم اور بندگی کی بجا آوری کے لیے انجام دے - طواف میں عبادت کو معین کرنا بھی معتبر ہے جیسا کہ حرام کی نیت کے مسئلہ میں بیان ہو چکا ہے -

- طہارت - حدث اکبر و اصغر سے پاک ہو، چنانچہ عمدا یا لاعلمی یا بھول کر حالت حدث میں کیا ہو ا طواف باطل ہے -

(۲۸۵) اگر طواف کے دوران حدث صادر ہو جائے تو اسکی چند صورتیں ہیں -

(۱) چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہو جائیگا چنانچہ پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ انجام دینا ضروری ہے بلکہ اظہر یہ ہے کہ چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے کے بعد بھی اگر حدث صادر ہو تب بھی طواف باطل ہے اور دوبارہ انجام دینا ضروری ہے -

(ب) چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد غیر اختیاری طور پر حدث صادر ہو تو اپنا طواف قطع کر کے طہارت کرے اور بعد از طہارت اپنا طواف وہیں سے شروع کر کے مکمل کرے جہاں سے چھوڑا تھا۔

(ج) چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد اختیاری طور پر ہڈت صادر ہو تو احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد اس طواف کو پورا کرے اور اسکا اعادہ بھی کرے -

(۲۸۶) اگر طواف شروع کرنے سے پہلے طہارت میں شک ہو تو اگر جانتا ہو کہ پہلے طہارت پر تھا اور بعد میں حدث کے صادر ہونے میں شک ہو تو اس شک کی پروہ نہ کی جائے ورنہ طواف سے پہلے طواف کرنا واجب ہے

(۲۸۷) طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک ہو تو شک کی پروہ نہ کی جائے، تاہم طواف کو دوبارہ انجام دینا احوط اور نماز طواف کے کئے طہارت کرنا واجب ہے

(۲۸۸) اگر مکلف کسی عذر کی وجہ سے وضو نہ کر سکتا ہو اور عذر کے زائل ہونے کی امید بھی نہ ہو تو تیمم کر کے طواف انجام دے اور اگر تیمم بھی نہ کر سکتا ہو تو اس پر اس شخص کا حکم جاری ہو گا جو طواف کرنے پر قادر نہ ہو اگر امید نہ ہو کہ تیمم کر سکے گا تو طواف کے لئے نائب بنانا ضروری ہے اور احوط یہ ہے کہ خود بغیر طہارت کے طواف کرے

(۲۸۹) حائض اور نفسائیر ایام ختم ہونے کے بعد اور مجنب شخص پر طواف کے لئے غسل کرنا واجب ہے اور اگر غسل نہ کر سکتے ہوں اور امید بھی نہ ہو کہ غسل کر سکیں گے تو پھر تیمم کر کے طواف انجام دیں نیز احوط اولیٰ یہ ہے کہ کسی کو طواف کے لئے نائب بنا دیا جائے اگر تیمم بھی نہ کر سکتا ہو اور امید بھی نہ ہو کہ بعد میں تیمم کر سکے گا تو کسی کو طواف کے لئے نائب بنانا ہی معین ہے -

(۲۹۰) اگر کوئی عورت احرام کے دوران یا احرام سے پہلے یا بعد میں مگر طواف سے پہلے حائض ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ ایام حیض گزرنے کے بعد اور حج کا وقت آنے سے پہلے وہ اعمال عمرہ کو بجا لاسکے تو پاک ہونے کے بعد غسل کر کے اعمال عمرہ انجام دے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱ احرام سے پہلے یا احرام کے باندھتے وقت حیض آئے تو اس کا حج ، حج افراد میں تبدیل ہو جائے گا چنانچہ حج افراد مکمل کرنے کے بعد اگر ممکن ہو تو عمرہ مفردہ انجام دے

۲ احرام حج کے بعد حیض آئی تو احوط یہ ہے کہ پہلی صورت کی طرح عمرہ تمتع حج افراد میں بدل دے اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ عمرہ تمتع پر بھی باقی رہنا جائز ہے یعنی طواف اور نماز طواف کے بغیر عمرہ تمتع کے اعمال انجام دے اس کے بعد سعی کرے اور تقصیر کرے اور پھر حج کیلئے احرام باندھ کر منی میں اعمال انجام دینے کے بعد مکہ واپس آکر حج کے طواف سے پہلے عمرہ کا طواف اور نماز طواف کی قضاء انجام دے اگر عورت کو یقین ہو کہ اس کا حیض باقی رہے گا اور وہ طواف نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ منی سے واپس آجائے اور سا کا سبب خواہ قافلے والوں کا عدم صبر ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے اور پھر سعی کو خود انجام دے

(۲۹۱) اگر عورت طواف کے دوران حائض ہو جائے تو اگر چوتھا چکر مکمل ہونے سے پہلے حیض آئے تو طواف باطل ہوگا اور اسکا حکم وہی ہے جو گزشتہ مسئلہ میں بیان ہوا اگر چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد حیض آئے ت و جتنا طواف وہ کر چکی ہے وہ صحیح ہوگا اور اس پر واجب ہے کہ حیض سے پاک ہونے اور غسل کرنے کے بعد اسے مکمل کرے نیز احوط اولیٰ یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل کرنے کے بعد اس کا اعادہ بھی کرے یہ حکم وقت کے وسیع ہونے کی صورت میں ہے ، اگر وقت تنگ ہو تو سعی اور تقصیر کر کے حج کے لئے احرام باندھے اور باقی طواف کی قضاء جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوامنی سے واپس آکر حج کے طواف سے پہلے انجام دے

(۲۹۲) اگر عورت طواف کے انجام دینے کے بعد مگر نماز طواف سے پہلے حیض دیکھے تو اس کا طواف صحیح ہوگا اور یہ عورت پاک ہونے اور غسل کرنے کے بعد نماز طواف انجام دے اگر وقت تنگ ہو تو پھر سعی اور تقصیر کر کے حج کے طواف سے پہلے نماز طواف کی قضاء انجام دے -

(۲۹۳) اگر عورت کو طواف اور نماز طواف کے بعد پتہ چلے کہ وہ حائضہ ہے اور یہ نہ جانتی ہو کہ حیض طواف سے پہلے یا دوران طواف یا نماز طواف سے پہلے یا نماز طواف کے بعد آیا ہے تو طواف اور نماز طواف کو صحیح سمجھے اگر یقین ہو کہ حیض طواف سے پہلے یا دوران نماز آیا ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو گزشتہ مسئلہ میں بیان ہوا

(۲۹۴) اگر عورت عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھے اور اعمال کو انجام دینا بھی ممکن ہو اور یہ جاننے کہ بعد میں حائض ہونے اور وقت کی کمی کی وجہ سے اعمال انجام نہیں دے سکے گی اعمال کو انجام نہ دے اور حائض ہو جائے نیز حج سے پہلے اعمال عمرہ انجام دینے کا وقت بھی نہ بچے تو ظاہر یہ کہ اس کا عمرہ بھی باطل ہو جائے گا اور اس کا حکم بھی وہی ہے جو احکام طواف کے شروع میں بیان ہو چکا ہے

(۲۹۵) مستحب طواف میں حدث اصغر سے پاک ہونا معتبر نہیں ہے اسی طرح قول مشہور کی بناء پر حدث اکبر سے بھی پاک ہونا معتبر نہیں ہے لیکن نماز طواف طہارت کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

(۲۹۶) وہ شخص جو کسی عذر کے وجہ سے کسی خاص طریقے سے طہارت کرتا ہو وہ اپنی اسی طہارت پر اکتفا کرے مثلاً جبیرہ والا شخص یا وہ شخص جو اپنا پیشاب یا پاخانہ نہ روک سکتا ہو، اگرچہ میطون (جو پاخانہ نہ روک سکے) کیلئے احوط یہ کہ اگر ممکن ہو تو جمع کرے یعنی خود بھی خاص طریقے سے طہارت کر کے طواف اور نماز انجام دے اور کسی کو نائب

بھی بنائے

وہ عورت جسے استحاضہ آئے تو اگر اس کا استحاضہ، قلیلہ،، ہوتو طواف اور نماز طواف کے لئے ایک ایک وضو کرنا، متوسطہ،، ہوتو دونوں کیلئے ایک ایک وضو علاوہ ایک غسل اور اگر، کثیرہ،، ہوتو دونوں کیلئے ایک ایک غسل کرے اور اگر حدث اصغر سے پاک ہو تو وضو کی ضرورت نہیں ہے ورنہ احوط اولیٰ یہ ہے کہ وضو بھی کرے

خبث سے طہارت

تیسری چیز جو طواف میں معتبر ہے وہ ہے خبث سے پاک ہونا ہے چنانچہ نجس لباس یا بدن میں طواف صحیح نہیں ہے احوط یہ ہے کہ ایک درہم سے کم خون جو نماز میں معاف ہے وہ طواف میں معاف نہیں ہے اسی طرح چھوٹے لباس مثلاً جراب وغیرہ کی نجاست جو کہ نماز کیلئے مضر نہیں لیکن طواف کیلئے مضر ہے وہ نجاست بھی طواف کیلئے مضر ہے جس کے ساتھ نماز مکمل نہیں ہو سکتی لیکن متنجس چیز کے کو طواف کی حالت میں اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے نجاست کم لگی ہو یا زیادہ

(۲۹۷) اگر حالت طواف میں بدن یا لباس پر زخم یا پھوڑے کا خون لگا ہو جب کہ زخم یا پھوڑا ابھی صحیح نہ ہوا ہو اور پاک یا تبدیل کرنا بہت زیادہ تکلیف کا سبب ہو اسی طرح بحالت مجبوری بدن یا لباس نجس ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر پاک یا تبدیل کرنے میں بہت سی مشقت یا تکلیف نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ نجاست کو دور کرنا واجب ہے۔

(۲۹۸) اگر کسی کو اپنے بدن یا لباس کے نجس ہونے کا علم نہ ہو اور طواف کے بعد پتہ چلے تو اس کا طواف صحیح ہے اور اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جب نجاست کا نماز طواف سے فارغ ہونے کے بعد پتہ چلے جب کہ نماز سے پہلے اس نجاست کے موجود ہونے کا شک نہ ہو یا پہلے سے شک ہو مگر کتحقیق کر چکا ہو اور نجاست کا پتہ نہ چلا ہو تو نماز طواف بھی صحیح ہو گی لیکن اگر کسی کو پہلے سے نجاست کا شک ہو اور اس نے تحقیق بھی نہ کی ہو اور پھر نماز کے بعد اسے نجاست کا پتہ چلے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھے۔

(۲۹۹) اگر کوئی شخص بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے طواف کے بعد یاد آئے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا طواف صحیح ہے اگرچہ اعادہ کرنا احوط ہے نماز طواف کے بعد یاد آئے تو اگر اس کا بھولنا لاپرواہی کی وجہ سے ہو تو احوط یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے ورنہ اظہر یہ ہے کہ اعادہ ضروری نہیں ہے۔

(۳۰۰) اگر دوران طواف بدن یا لباس کے نجس ہونے کا پتہ چلے یا طواف سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے تو اگر موالات عرفی منقطع کیے بغیر نجاست دور کرنا ممکن ہو چاہے اس کے لیے ستر پوشی کی معتبر مقدار کا لحاظ رکھتے ہوئے نجس کیڑا اتارنا پڑے یا پاک کیڑا امیسر ہونے کی صورت میں نجس کیڑا اتار کر پاک کیڑا پہننے پر دو صورتوں میں نجاست دور کر کے طواف پورا کرے اور اسکے بعد کوئی ذمہ داری باقی نہیں رہ جاتی ورنہ احوط یہ ہے کہ طواف بھی پورا کرے اور نجاست دور کرنے کے بعد اس کا اعادہ بھی کرے اعادہ اس صورت میں کرے جب کہ نجاست کا علم یا نجاست کالگنا چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو اگرچہ اعادہ کرنا مطلقاً واجب نہیں ہے۔

مردوں کا ختنہ شدہ ہونا -

طواف میں چوتھی شرط مردوں کا ختنہ شدہ ہونا ہے - احوط بلکہ اظہر یہ ہے کہ ممیز بچے میں بھی یہ شرط معتبر ہے لیکن غیر ممیز بچہ میں جسے اسکا ولی طواف کرائے - اس شرط کا معتبر ہونا ظاہر ہے اگرچہ اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ اسے معتبر سمجھا جائے -

(۳۰۱) محرم خواہ بالغ ہو یا ممیز بچہ اگرچہ ختنہ طواف نہ کرے تو طواف کافی نہیں ہوگا لہذا ختنہ کے بعد دوبارہ طواف نہ کرے تو احوط یہ ہے کہ طواف مطلقاً ترک کرنے والے کے حکم میں ہوگا اور طواف کے ترک کرنے والے کے احکام جو آئندہ بیان ہونے والے ہیں اس پر بھی جاری ہوں گے -

(۳۰۲) ایسا شخص جس کا ختنہ نہ ہو اور وہ مساوہ مستطیع ہو جائے تو اگر اسی سال ختنہ کرے کے حج پر جاسکتا ہو تو حج پر جائے ورنہ ختنہ کرنے تک حج میں تاخیر کرے - اگر ختنہ کرنا کسی نقصان، رکاوٹ، تکلیف یا کسی اور وجہ سے ممکن نہ ہو تو حج ساقط نہ ہوگا لیکن احوط یہ ہے کہ حج عمرہ میں خود بھی طواف کرے اور کسی کو نائب بھی بنائے اور نماز طواف نائب کے طواف کے بعد پڑھے -

شرمگاہ کو چھپانا۔

احوط یہ ہے کہ حالت طواف میں بھی اتنی ہی مقدار میں شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے جتنی مقدار کا نماز میں اولیٰ بلکہ احوط یہ ہے کہ جو نمازی کے لباس کی شرائط معتبر ہیں ساتر (وہ چیزیں جن سے شرمگاہ کو چھپایا جائے) میں، بلکہ طواف کرنے والے کے تمام لباس میں ان شرائط کا خیال رکھا جائے -

مناسک حج

واجبات طواف۔

طواف میں آٹھ چیزیں معتبر ہیں -

۱۔ ۲۔ چکر کو حجر اسود سے شروع کر کے اسی پر ختم کرنا ظاہر یہ ہے کہ یہ شرط اس وقت حاصل ہوگی جب حجر اسود کے جس حصے سے چکر شروع کیا جائے وہیں پر ختم کرے - اگرچہ احوط یہ ہے کہ ابتدا و انتہاء میں اپنے بدن کو تمام حجر اسود سے گزارے - اس احتیاط کے لیے کافی ہے کہ حجر اسود سے کچھ پہلے کھڑا ہو جائے اور طواف کی نیت اس جگہ سے کی جائے جہاں سے حقیقت میں حجر اسود سے سامنا ہو رہا ہو پھر خانہ کعبہ کی گرد سات مرتبہ چکر لگائے جائیں اور آخری چکر کے اختتام پر حجر اسود سے یہ نیت کرتے ہوئے تھوڑا آگے تک جائے کہ طواف کے طواف معتبر مقام سے پرپور ہو جائے - اس طرح یقین ہو جائیگا کہ حقیقت میں حجر اسود سے شروع ہونے اور جہاں ختم ہونے کا واقعہ اس عمل سے حاصل ہو گیا ہے -

۳۔ طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف قرار دے چنانچہ اگر دوران طواف کسی رکن کو بوسہ دینے یا رخ کی وجہ سے کعبہ کی طرف رخ یا پشت ہو جائے یا کعبہ دائیں جانب قرار پائے تو اتنی مقدار طواف میں شمار نہیں ہوگی - کعبہ کو بائیں طرف قرار دینے میں ظاہر ہے کہ اگر عرفیہ کہا جائے کہ کعبہ حاجیکے بائیں طرف ہے تو کافی ہے جیسا کہ نبی کریم کا سواری پر طواف کرنے سے ظاہر ہے ہوتا ہے - لہذا جب جسم کعبہ کے چاروں ارکان اور حجر اسمعیل کے دووں سروں سے گزر رہا تو جسم کو بائیں جانب کعبہ کی طرف کرنے میں دقت اٹھانے بدن کو موڑنے کی ضرورت نہیں ہے -

۴۔ حجر اسمعیل کو بھی طواف میں شامل کرنا یعنی حج اسمعیل کے باہر سے چکر لگایا جائے نہ ہی اس کے اوپر سے گزرے اور نہ ہی اندر سے -

۵۔ طواف کرنے والا دیوار کعبہ اور اس کے اطراف میں وجود چبوترے (شازروان) سے ہٹ کر چلے -

۶۔ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا سات سے کم کافی نہیں ہونگے اگر کوئی جان بوجھ کر سات سے زیادہ چکر لگائے تو اسکا طواف باطل ہو جائیگا - جسکا بیان بعد میں آئے گا -

۷۔ ساتوں چکر اس طرح سے کیے جائیں کہ عرفا اسے پبے در پبے شمار ہوں یعنی باغیر زیادہ توقف کے ایک کے بعد ایک بجایا جائے - اس حکم سے کچھ موارد مستثنیٰ ہیں - ج سکا بیان بعد میں آئے گا -

۸۔ طواف کرنے والا اپنے اردائے اور اختیار سے کعبہ گرد چکر لگائے اگر رش یا کسی ور وجہ سے کچھ مقدار بے اختیار ی کی وجہ سے بجلائے تو یہ کافی نہیں ہو گا اور اسکا جبران ور تدارک کرنا ضروری ہے۔
(۳۰۳) فقہاء کے درمیان مشہور یہی کہ کعبہ اور مقام ابراہیم کی درمیان چکر لگایا جائے۔ جس کا فاصلہ ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے (2/12 میٹر) چونکہ حجر اسمعیل کو طواف کے اندر رکھنے کے وجہ سے حجر اسمعیل کی جانب سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن بیعد نہیں کہ طواف اس حصے سے زیادہ میں بھی جائز ہو مگر کراہت کے ساتھ خصوصاً اس شخص کے لیے جو ا مقدار میں طواف نہ کر سکتا ہو یا اس مقدار میں اس کیلئے طواف کرنا حرج و مشق کا باعث ہو لیکن اگر اس مقدار میں طواف کرنا ممکن ہو تو احتیاط ملحوظ خاطر رکھنا بہتر ہے۔

مطاف (وہ جگہ جہاں طواف کیا جائے) سے خارج ہونا۔

(۳۰۴) اگر طواف کرنے والا مطاف سے خارج ہو کر کعبہ میں داخل ہو جائے تو اسکا طواف باطل ہو جائے گا جو دوبارہ کرنا ہوگا۔ اگر آدھے طواف کے بعد مطاف سے باہر ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے اس طواف کو پورا کرے اور پھر دوبارہ طواف کرے۔

(۳۰۵) اگر کوئی مطاف سے نکل کر چبوترے سے (شازروان) پر جلے تو اتنی مقدار میں طواف باطل ہو گا چنانچہ اتنی مقدار کا تدارک و جبران کرنا ضروری ہے۔ احوط اولیٰ یہ ہے کہ اتنی مقدار تدارک اور طواف پورا کرنے کے بعد یہ طواف دوبارہ بھی کرے۔ اسی طرح احوط اولیٰ یہ ہے طواف کرنے والا دوران طواف اپنے ہاتھ کعبہ کی دیوار تک ارکان وغیرہ کو چھونے کے لیے نہ پہلائے۔

(۳۰۶) اگر طواف کرنے والا حج اسمعیل کے اندر چلا جائے چاہے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے یا بھول کر تو اس کا یہ چکر باطل ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ انجام دے۔ احوط یہ ہے کہ طواف پورا کرنے کے بعد دوبارہ انجام دے۔ حجر اسمعیل کے اوپر سے گزرنے کا بنا بر احوط وہ حکم ہے جو حکم اندرجانے کا ہے نیز احوط یہ ہے کہ طواف کرتے وقت حجر اسمعیل کی دیوار ہاتھ نہ رکھے۔

طواف کو توڑنا اور طواف کے چکروں کا کم ہونا۔

(۳۰۷) مستحب طواف کی طرح واجب طواف بھی کسی ضرورت و مجبوری سے بلکہ بنا بر اظہر بلا ضرورت و مجبوری بھی توڑنا جائز ہے۔

(۳۰۸) اگر واجب طواف چوتھا چکر پورا ہونے سے پہلے بغیر کسی وجہ کے توڑا جائے تو طواف باطل ہو جائے گا اور دوبارہ بجالانا ضروری ہے لیکن اگر چوتھا چکر پورا کرنے کے بعد توڑا جائے تو احوط یہ ہے کہ اس طواف کو بھی پورا کرے اور دوبارہ بھی انجام دے۔ تاہم مستحب طواف میں کہ جہاں سے توڑا جاتی وہیں سے شروع کر کے پورا کرے چاہے چوتھے چکر سے پہلے توڑے یا بعد میں جب تک کہ عرفا مالات ختم نہ ہو جائے۔

(۳۰۹) اگر عورت کو دوران طواف حیض آجائے تو واجب ہے کہ طواف توڑ کر فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اور اس طواف کا حکم مسئلہ نمبر ۲۹۱ میں بیان ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرنے والا ایسے دوران طواف حدث سرزد ہو جائے یا دوران طواف اسے بدن یا لباس کے نجس ہونے کا پتہ چل جائے اسکا حکم مسئلہ نمبر ۲۸۵ اور تین سومیں بیان ہو چکا ہے۔

(۳۱۰) اگر بیماری یا اپنی یا کسی مومن بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئی اپنا واجب طواف کر چوتھا چکر سے پہلے توڑے تو ظاہر یہ ہے کہ طواف باطل ہے اور دوبارہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر چوتھے چکر کے بعد توڑے تو اظہر یہ ہے کہ طواف صحیح ہوگا لہذا واپس آکر جہاں سے توڑا تھا وہیں سے شروع کرے اور احوط یہ ہے کہ اسے پورا کرنے کے بعد دوبارہ بھی بجلائے تاہم مستحب طواف میں جائز ہے کہ جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے چاہے چوتھے چکر سے پہلے چھوڑا ہو۔

(۳۱۱) طواف کے دوران آرام کرنی بیٹھنا یا لیٹنا جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ اتنی دیر بیٹھے یا لیٹے کہ تسلسل کاتانثر ختم نہ ہو۔ چنانچہ اتنی دیر لیٹنے یا بیٹھنے سے تسلسل ٹوٹ جائے طواف باطل ہو جائے گا لہذا پھر سے شروع کرنا ضروری ہے۔

(۳۱۲) اگر کوئی واجب نماز کو وقت پر پڑھنے کے لیے یا نماز کو جماعت سی پرنے کی لیے یا نافلہ نماز کو پڑھنے کے لیے جب کہ اسکا وقت تنگ ہو طواف توڑے تو جہاں سے طواف چھوڑا ہے نماز کے بعد وہیں سے شروع کرے چاہے طواف واجب ہو یا مستحب اور چاہے چوتھے چکر سے پہلے چھوڑا ہو یا بعد میں اگرچہ احوط یہ ہے کہ جب طواف چوتھے چکر سے پہلے چھوڑا ہو تو اس طواف کو پورا کر کے دوبارہ طواف کرے۔

(۳۱۳) اگر طواف میں بھولے کمی ہو جائے اور تسلسل ختم ہونے سے پہلے یا د آجائے تو کمی کو پورا کرے اور اسکا طواف صحیح ہوگا۔ اسی طرح اگر تسلسل ختم ہونے کے بعد یاد آئے اور ایک یا دو یا تین چکر بھولا ہوتو انہیں بجالانے اور اس کا طواف بھی صحیح ہو جائے گا۔ اگر خود انجام دینے (ر قادر نہ ہو چاہیے اس لیے ک اپنے شہر واپس آکر یاد آیا ہو کسی کونائب بنائے لیکن اگر تین سے زیادہ چکر بھول گیا ہو تو واپس جاجتنے چکر کم ہوں انہیں انجام دے۔ احوط یہ ہے کہ اس طواف کو پورا کرنے کے بعد دوبارہ بھی انجام دے۔

طواف میں زیادتی

طواف میں زیادتی کی پانچ صورتیں ہیں۔

۱. طواف کرنے والا زیادتی کو اس طواف یا دوسرے طواف کا جز نہ سمجھے یعنی سات چکر پورے کرنے کے بعد مستحب کی نیت سے ایک اور چکر انجام دینے سے طواف باطل نہیں ہوگا۔
 ۲. طواف شروع کرتے وقت ہی ایہ ارادہ ہو کہ زائد حصے کو اس طواف کے جز کی نیت سے انجام دی گ اتواس صورت جین اسک اطواف و لا اشکال باطل ہے اور ضر فور بیظہ طواف کو دوبارہ انجام دے۔ اسی طرح اگر طواف کے دوران اس قسم کا ارادہ کرے اور کچھ حصہ زیادہ انجام دے تو ایہی حکم ہے۔ لیکن اگر زیادہ حصہ انجام نہ دے تو اگر زیادتی کے ارادے سے نیت کرنے سے پہلے والے چکر کے باطل ہونے میں اشکال ہے۔

۳. زائد چکر اس نیت سے کرے کہ جس طواف سے فارغ ہو ابے یہ اس کا جز ہے جب عرفا موالات ختم نہ ہوئی ہو یعنی طواف سے طواف سے فارغ ہونے کے بعد زائد چکر کا جز ہونے کا قصد کرے تو اظہر یہ ہے کہ طواف باطل ہے۔
 ۴. زائد چکر اس نیت سے کرے کہ یہ دوسرے طواف کاجز ہے اور پھر دوسرے طواف کو کوئی بھی جخر بجانہ لائے تو اس صورت میں نہ ہی زیادتی وجود میں آئیگی اور نہ ہی قران ہو گا لیکن بعض صورتوں میں ممکن ہے کہ اس وجہ سے طواف کرنے والے کو قصد قربت حاصل نہ ہو نے کی وجہ سے اس کا طواف باطل بھی ہو سکتاہے مثلاً کوئی شخص قران کی نیت رکھتا ہو جو کہ حرام ہے اور جانتا بھی ہو کہ قران کی وجہ سے طواف باطل ہو جاتا ہے تو اس صورت میں قصد قربت ثابت نہیں اگرچہ اتفاقاً عملی طور پر قران بھی واقع نہ ہو۔

(۳۱۴) اگر سہو طواف میں چکر زیادہ ہو جائے اور رکن عراقی تک پہنچنے کے بعد یاد آئے تو زائد چکر کو اباقی چکروں کے ساتھ ملا کر طواف کو پورا کرے۔ بنا بر احوط یہ ہی ک طواف واجب یا مستحب کا تعین کیے بغیر یعنی مطلقاً قصد قربت سے انجام دے اور اس کے بعد جار رکعت نماز پڑھے افضل بلکہ احوط یہ ہے کہ دونوں نمازوں کو جدا جدا پڑھے یعنی دو رکعت سعی سے پہلے و اجب طواف کی نیت سے اور دو رکعت سعی کے بعد مستحب طواف کی نیت سے اسی طرح اگر رکن عراقی تک پہنچنے سے پہلے یا دائے تو بھی بنا بر احوط یہی حکم ہے۔

چکروں کی تعداد میں شک

(۳۱۵) چکروں کی تعداد یا چکروں کے صحیح ہونے کے بارے میں شک طواف کے بعد یا موقع گزر جانے کے بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائے۔ اسی طرح اگر تسلسل کے ختم ہونے یا نماز طواف شروع کرنے کے بعد شک ہو تو اسکی بھی پرواہ نہ کی جائے۔

(۳۱۶) اگر سات چکروں کا یقین ہو اور زیادہ کے بارے میں شک ہو کہ یہ آٹھواں چکر تھاتو ایسے شک کی پرواہ نہ کی جائے اور یہ طواف صحیح ہو گا لیکن اگر یہ شک آخری چکر پورا ہونے سے پہلے ہو تو اظہر یہ ہے کہ طواف باطل ہے چنانچہ احوط یہ ہے کہ رجاء اسے بھی پورا کرے اور دوبارہ بھی انجام دے۔

(۳۱۷) اگر چکر کے اختتام یا چکر کے دوراں کہ تیسرا چکر ہے کہ چوتھا یا پانچواں یا چھٹا، یا سات چکر وں سے کم کا اور شک ہو تو طواف باطل ہو جائے گا حتی کہ اگر چکر کے اختتام پر چھ اور سات کا شک ہو جائے تب بھی احوط یہ ہے کہ طواف باطل ہے اگر اسی طرح سات سے کم یا زیادہ کاشک ہو مثلاً آخری چکر کا چھٹا کا ساتواں یا آٹھواں ہونے میں شک ہو تب بھی طواف باطل ہے۔

(۳۱۸) اگر کسی کو چھ اور سات میں شک ہو اور حکم نہ جاننے کی وجہ سے وہ چھٹا سمجھتے ہوئے اپنا طواف تمام کرے اور اس کی جہالت، جبران و تدارک کا وقت ختم ہونے تک برقرار رہے تو بعید نہیں کہ اس طواف صحیح ہو۔

(۳۱۹) طواف کرنے کے لیے جائز ہے کہ کہ اگر اس کے ساتھی کو اسکے چکر وں کی تعداد ک یقین ہو تو اوہ اسکی بات پر اعتماد کر سکتاہے۔

(۳۲۰) اگر کوئی عمرہ تمتع میں جان بوجھ کر طواف چھوڑ دے تو چاہے حکم و مسئلہ جانتا ہو اور طواف ار عمرہ کے باقی

اعمال ریز عرفہ کے زوال آفتاب تک انجام دینا ممکن نہ ہو تو اسکا عمرہ باطل ہو گا چنانچہ احوط یہ ہے کہ اگر مسئلہ نہ جانتا ہو تو ایک اونٹ کفارہ بھی دے جیسا کہ اسکے ذکر طواف کے باب میں گزر چکا ہے۔ اگر حج میں جان بوجھ کر طواف چھوڑ دے تو اخواہ مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اسکا طواف کا جنران کرنا بھی ممکن نہ ہو، اسکا حج باطل اور۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے چھوڑا ہو تو ایک اونٹ کفارہ دینا بھی ضروری ہے۔

(۳۲۲) اگر بھول کر طواف چھوڑ دے اور اسکا وقت ختم ہونے سے پہلے یاد آجائے تو اسکا تدارک و جبران کرے اور اظہر یہ ہے کہ سعی بھی طواف کے بعد دوبارہ انجام دے۔ اگر وقت ختم ہونے کے بعد یاد آئے مثلاً عمرہ تمتع کا طواف وقوف عرفات تک بھولا ہے یا حج کا طواف ماہ ذی الحجہ تمام ہونے تک یا نہ آئے تو طواف کی قضا واجب ہے اور احوط یہ ہے کہ سعی بھی طواف کے بعد دوبارہ انجام دے۔

(۳۲۳) اگر کوئی طواف بھول جائے یہاں تک کہ وطن واپس پہنچ کر اپنی بیوی سے مجامعت کر لے تو واجب ہے کہ اگر حج کا طواف بھولا ہو تو ایک قربانی منیٰ بھیجے اور اگر عمرہ کا طواف بھولا ہو تو ایک قربانی مکہ بھیجے اور دنبہ کی قربانی کافی ہے۔

(۳۲۴) اگر بھولا ہوا طواف اس وقت یاد آئے جب خود طواف انجام دے سکتا ہو تو طواف کی قضا بجا لائے چاہے احرام اتار چکا ہو تاہم دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر مکہ سے نکل جانے کے بعد یاد آئے تو مکہ میں داخل ہونے کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے سوائے ان حالتوں کے جن کا بیان مسئلہ ۱۴۱ میں ہو چکا ہے۔

(۳۲۵) وہ چیزیں جو محرم پر حرام تھیں اور جن کا حلال ہونا طواف پر موقوف تھا وہ طواف بھولنے والے پر اسوقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک وہ خود یا اسکے نائب طواف کی قضا نہ کرے۔

(۳۲۶) اگر مکلف کسی بیماری، بڈی ٹوٹنے یا کسی اور وجہ سے خود طواف نہ کر سکتا ہو اور نہ ہی کسی کی مدد سے انجام دے سکتا ہو تو واجب ہے کہ اسے طواف کروایا جائے یعنی کوئی دوسرا شخص اسے کندھوں پر اٹھا کر طواف کرائے یا کسی گاڑی وغیرہ میں بیٹھا کر طواف کرائے، احوط اولیٰ یہ ہے کہ طواف کرتے وقت حاجی کے پاؤں زمین کو چھو رہے ہوں۔ اگر اس طرح سے بھی طواف کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ اگر نائب بنا سکتا ہو تو نائب بنائے جو اس کی جانب سے طواف کرے۔ اگر نائب نہ بنا سکتا ہو مثلاً بیہوش ہو تو اسکا ولی یا کوئی اور شخص اسکی جانب سے طواف کرے یہی حکم نماز طواف کا بھی ہے لہذا اگر مکلف قدرت رکھتا ہو تو خود نماز پڑھے اور اگر خود نہ پڑھ سکتا ہو تو کسی کو نائب بنائے (حائض اور نفساء کا حکم شرائط طواف میں بیان ہو چکا ہے)۔

مناسک حج

نماز طواف

عمرہ تمتع میں تیسرا واجب نماز طواف ہے۔

یہ دو رکعت نماز ہے جو طواف کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز فجر کی طرح ہے لیکن اسکی قرائت میں بلند آواز یا آہستہ سے پڑھنے میں اختیار ہے واجب ہے کہ یہ نماز مقام ابراہیم کے قریب پڑھی جائے اور اظہر یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا ضروری ہے۔ اگر مقام ابراہیم کے قریب پیچھے کی طرف پڑھنا ممکن نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ جمع کرے یعنی مقام ابراہیم کے کسی ایک طرف بھی نماز پڑھے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دور کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھے۔ اگر جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو تو ان دو جگہوں میں جہاں ممکن ہو وہاں پڑھے اور ان دو جگہوں پر بھی اگر ممکن نہ ہو تو احوط اولیٰ یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے پیچھے قریب نماز پڑھنا ممکن ہو جائے تو احوط اولیٰ یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔ یہ واجب طواف کا حکم ہے جب کہ مستحب طواف میں مکلف کو حق ہے حتیٰ کہ اختیاری طور پر بھی کہ مسجد میں جس جگہ چاہے نماز پڑھے۔

(۳۲۷) جو شخص جان بوجھ کر نماز طواف نہ پڑھے تو احوط یہ ہے کہ اس کا حج باطل ہے۔

(۳۲۸) احوط یہ ہے کہ طواف کے بعد فوراً نماز طواف پڑھی جائے یعنی عرفا طواف اور نماز طواف میں فاصلہ نہ ہو۔

(۳۲۹) اگر نماز طواف بھول جائے اور وہ اعمال جو ترتیب میں اسکے بعد ہیں مثلاً سعی کے بعد اسے یاد آئے تو نماز طواف پڑھے اور جو اعمال انجام دے چکا ہو ان کا دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں ہے اگرچہ تکرار کرنبا احوط ہے۔

لیکن اگر سعی کے دوران یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اور پھر سعی کو جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے شروع کر کے تمام کرے۔ اگر مکہ سے نکل جانیکے بعد یاد آئے تو اگر مشقت و زحمت کا باعث نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ واپس جا کر نماز کو اس جگہ پر پڑھے ورنہ جہاں یاد آئے وہیں پڑھے۔ حرم جا کر پڑھنا ضروری نہیں ہے خواہ لوٹنا ممکن ہو۔ جو شخص مسلسل نہ جاننے کی وجہ سے نماز طواف نہ پڑھے اسکا احکم وہ ہے جو نماز بھول جانے والے کا ہے اور جاہل قاصر و مقصر کے حکم میں فرق نہیں ہے۔

(۳۳۰) اگر کوئی مر جائے اور اس پر نماز طواف واجب ہو اور قضا نمازوں کے باب میں مذکورہ شرائط موجود ہوں تو اسکا بڑا بیٹا اسکی قضا انجام دے۔

(۳۳۱) اگر نماز کی قرائت میں اعراب کی غلطی ہو اور وہ اس کی درستگی نہیں کر سکتا تو اس غلطی کے ساتھ سورہ حمد کا پڑھنا کافی ہے بشرطیکہ زیادہ مقدار اچھی قرائت کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

لیکن اگر زیادہ قرائت درست قرائت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا تو احتیاط یہ ہے کہ اپنی اس قرائت کے ساتھ پورے قرآن میں جو درست قرائت کر سکتا ہو قرائت کرے اور ف اگر یہ ناممکن ہو تو تسبیحات پڑھے۔

اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے پوری قرائت درست نہیں کر سکتا تو زیادہ مقدار سدست کر سکتا ہو تو اسی کو پڑھے۔ اگر اس کی بضع زیادہ مقدار بھی درست قرائت نہ کر سکے تو قرآن کی وہ آیات جن قرائت درست پڑھ سکتا ہے پڑھے مگر اتنا پڑھے کہ عرف می اسے قرائت قرآن کہ اجاسکے اور گر یہ بھی نہیں کر سکتا تو تسبیحا تکا پڑھنا کافی ہے۔ جو کچھ بیان ہو وہ سورہ حمد کے بارے میں اور سورہ حمد کی بعد والی سورہ کے بارے میں ظاہر یہ ہے کہ جس شخص نے اسے یاد نہیں کیا یا یاد نہیں کر سکتا اس پر واجب نہیں ہے اور مذکورہ حکم اہر اس شخص کے لیے ہے جو صحیح قرأت نہیں کر سکتا ہے۔ چاہے نہ سکیھنے میں ہی مقصر ہی کیوں نہ ہوں لیکن مقصر ہونے کی صورت میں احوط اولیٰ یہ ہے کہ مذکورہ طریقے سے نماز پڑھے اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھے نیز اپنی طرف سے کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے نماز ادا کرے۔

(۳۳۲) اگر قرائت میں اعراب کو صحیح ادا نہ کر سکتا ہو اور نہ جاننے میں معذور ہو تو اسکی نماز صحیح ہوگی اور دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس پر بھول کر نماز طواف چھوڑ دینے والے کے احکام جاری گا۔

مناسک حج

سعی

عمرہ تمتع کا چوتھا واجب سعی ہے۔ سعی کو قصد قربت اور خلوص سے ادا کرن معتبر ہے۔ شرمگاہ کو چھپانا یا حدث و خبث سے پاک ہونا شرط نہیں تاہم بہتر یہ ہے کہ طہارت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

(۳۳۳) سعی کو طواف افر نماز طواف کی بعد انجام دینا چاہے لہذا اگر کوئی طواف یا نماز طواف سے پہلے انجام دے تو طواف اور نماز کے بعد دوبارہ انجام دینا واجب ہے۔ وہ شخص کو طواف بھول جائے اور اسے سعی کے بعد اسے یاد اسکا حکم بیان ہو چکا ہے۔

(۳۳۴) سعی کی نیت میں یہ معین کرنا معتبر ہے کہ یہج عمرہ کی سعی ہے یا حج کی۔

(۳۳۵) سعی میں سات چکر ہیں پہلا چکر صفا سے شروع ہو مروہ پر ہے جب کہ دوسرا چکر مروہ سے شروع ہو کر صفا پر ختم ہوتا ہے اور تیسرا چکر پہلے چکر کی طرح ہوگا اسی طرح چکروں کو شمار کیا جائے گا۔

یہاں تک کہ ساتواں چکر مروہ کپڑ ختم ہو گا ہر چکر صفا و مروہ کے درمیان کا پورا راستہ طے کرنا معتبر ہے اور ان پہاڑیوں پر چڑھنا واجب نہیں اگرچہ اولیٰ اور حوط ہے۔ اسی طرح احوط ہے کہ اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ حقیقت میں پورا راستہ طے کرتے ہوئے مروہ کے ابتدائی حصے تک جائے اور باقی چکر بھی اس طرح مکمل کرے۔

(۳۳۶) اگر کوئی مروہ سے سعی شروع کرے چاہے بھولے سے شروع کرے پھر بھی جو چکر اس نے لگایا ہے وہ بیکار ہوگا اور ضروری ہے کہ سعی کو پھر سے شروع کرے۔

(۳۳۷) سعی میں (بیدل چلنا معتبر نہیں ہے بلکہ حیوان دیاکسی ور چیز پر سوار ہو کر بھی سعی کی جاسکتی ہے لیکن افضل

چلنا ہے ۔

(۳۳۸) سعی سے متعارف راستے سے آنا اور جاننا معتبر ہے لہذا اگر کوئی غیر مترارف راستے سے مسجد الحرام یا کسی اور راستے سے جائے یا آئے تو یہ کافی نہیں ہے تاہم بالکل سیدھا یا جانا یا آننا معتبر نہیں ہے ۔

(۳۳۹) مروہ کی طرف جاتے ہوئے اور مروہ کی افر اور صفا کی طرف جاتے ہوئے صفا کی طرف رخ ہونا ضروری ہے لہذا اگر کوئی مروہ کی طرف جائے ہوئے پشت کر لے یا صفا طرف واپس آئے ہوئے صفا کی جانب پشت کرے تو یہ کافی نہیں ہے لیکن آئے یا جاتے ہوئے دائیں بائیں یا طہیچھے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

(۳۴۰) احوط یہ ہے کہ طواف کی طرح سعی میں بھی موالات عرفی کو ملحوظ رکھا جائے تاہم صفا یا مروہ یا انکے درمیانی راستے میں آرام کے لیے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان تھکنے کے علاوہ نہ بیٹھا جائے ۔ اسی طوح سعی کو روک کر نماز افضل وقت میں پڑھنا اور نماز کے بعد سعی جو دوبارہ وہیں سے شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے سعی کو کسی ضرورت کے بغیر کسی ضرورت کے لیے توڑنا بھی جائز ہے لیکن اگر تسلسل خرم ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ اس سعی کو بھی مکمل کرے اور دوبارہ بھی انجام دے ۔

احکام سعی ۔

سعی ارکان حج میں سے ایک رکن ہے لہذا اگر کوئی مسئلہ نہ جانتے ہوئے یا خود سعی کے بارے میں علم نہ رکھنے کی وجہ سے جان بوجھ کر سعی کو اس وقت تک ترک کر دے کہ اعمال عمرہ کو عرفہ کے دن زوال آفتاب سے پہلے تک انجام دینا ممکن نہ ہو تو اسکا حج باطل ہے ۔ اسکا حکم وہی ہے جو اس طرح طواف کو چھوڑ دینے والے کا حکم ہے جو طواف کے باب میں بیان ہو چکا ہے ۔

(۳۴۱) اگر بھول کر سعی چھوٹ جائے تو جب بھی یاد آئے خواہ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے سعی ادا کی جائے اگر خواد ادا کرنا ممکن نہ ہو یا حرج و مشقت و زحمت جو تو کسی دوسرے کو سعی کے لیے نائب بنایا جائے اور دونوں صورتوں میں حج صحیح ہوگا ۔

(۳۴۲) جو شخص سعی کو اس کے وقت مقررہ پر انجام دینے پر قادر نہ ہو حعی ک کسی کی مدد سے بھی سعی نہ کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ کسی کی مدد طلب کرے تاکہ وہ دوسرے شخص سے کندھوں پر اٹھا کر یا یا کسی گاڑی وغیرہ میں بیٹھا کر سعی کرانے ۔ اگر اس طرح سے بھی سعی نہ کر سکتا ہو تو کسی کو سعی کے لیے نائب بنائے اور نائب بنانے پر قادر نہ ہو مثلاً بیہوش ہو تو اسکا ولی یا کوئی ور شخص اسی جانب سے سعی انجام دے ، اس طرح اس کا حج صحیح ہوگا ۔

(۳۴۳) طواف اور نماز طواف سے فارغ ہونے کے بعد احتیاط کی بناء پر سعی میں جلدی کی جائے ۔ اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ رات تک تاخیر کرنا جائز ہے تاکہ تھکن دور ہو جائے یا گرمی کی شدت کم ہو جائے بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بغیر سبب کے بھی رات تک تاخیر کرنا جائز ہے لیکن حالت اختیار میں اگلے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں ہے ۔

سعی میں چکروں کے زیادہ ہونے ک وہی ہے جو طواف میں چکروں زیادہ ہونے کا ہے لہذا طواف کے باب میں مذکورہ بیان کی مطابق سعی میں بھی جان بوجھ کر زیادتی کی جائے تو سعی باطل ہو گی ۔ لیکن اگر مسئلہ نہ جانتا ہو تو اظہر یہ ہے کہ زیادتی کی وجہ سے سعی باطل نہیں ہو گی اگرچہ احوط یہ ہے کہ سعی دوبارہ انجام دی جائے ۔

(۳۴۵) اگر غلطی سے سعی میں اضافہ ہو جائے تو سعی صحیح ہوگی اور ایک چکر یا اس سے زیادہ اضافہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ سعی کی بھی سات چکر پورے کیے جائیں تاکہ یہ پہلی سعی کے علاوہ مکمل سعی ہو جائے چنانچہ اسکی سع کا اختتام صفا پر ہوگا ۔

(۳۴۶) اگر کوئی جان بوجھ کر سعی کے چکروں کو کم یا زیادہ انجام دے جاہے مسئلہ جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے تو اسکا حکم اس شخص کی حکم کی طرح ہے جو جان بوجھ کر سعی کو چھوڑ دے جس کا بیان پہلے ہو چکا ہے ۔ لیکن اگر بھول کر کمی ہو جائے تو اظہر یہ ہے کہ جب یاد آجائے تو اس وقت اس کمی کو پورا کرے چاہے وہ ایک چکر ہو یا ایک سے زیادہ چکر ہوں اگر سعی کا وقت ختم ہونے کے بعد یاد آئے مثلاً عمرہ تمتع کی سعی میں کمی عرفات میں یہاد و آئے کیا حکم کی سعی من کمی جکی طرف ماہ ذالحجہ گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو یہ کمی کو پورا کرنے کے بعد سعی کو بھی دوبارہ انجام دی جائے ۔ اگر خود انجام نہ دے سکتا ہو یا خود انجام دینے میں زحمت و مشقت ہو تو کسی نائب بنانے اور احتیاط یہ ہی کہ نائب بھولے ہوئے چکر کا جبران بھی کرے سعی بھی دوبارہ انجام دے ۔

(۳۴۷) اگر کسی سے عمرہ تمتع کی سعی میں بھول کر کمی ہو جائے اور یہ شخص یہ سمجھتے ہوئے کہ سعی سے فارغ ہو گیا ہے احرام کھول دے تو احوط یہ ہے کہ ایک گائے کفارہ دے اور بیان شدہ تعریج کے مطابق سعی کو مکمل کرے

سعی میں شک

سعی کا موقع گزرنے کے بعد اگر سعی کے چکروں کی تعداد یا انکے صحیح ہونے کی بارے میں شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائے مثلاً عمرہ تمتع میں تقصیر کے بعد سعی کے چکروں کی تعداد یا صحیح ہونے کا شک یا حج میں طواف النساء شروع ہونے کے بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائے۔ اگر سعی سے فارغ ہونے کے بعد ہی چکروں کے زیادہ ہونے کے بارے میں شک ہو تو سعی کو صحیح سمجھا جائے۔ اگر چکروں کے کم ہونے کا شک تسلسل ختم ہونے سے پہلے ہو تو سعی باطل ہو گی بلکہ احتیاط کی بنا پر تسلسل ختم ہونے کے بعد شک ہو تب بھی سعی باطل ہو گی۔ (۳۴۸) اگر چکر کے اختتام پر زیادہ ہونے کا شک ہو مثلاً مروہ پہنچ کر شک ہو کہ یہ ساتواں چکر تھا یا نواں تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائے اور یہ سعی صحیح ہوگی۔ اگر چکر کے دوران یہ شک ہو تو سعی باطل ہے اور واجب ہے کہ سعی پھر سے شروع کی جائے۔

(۳۴۹) سعی کے دوران شک کا حکم وہی ہے جو طواف کے دوران چکروں کی تعداد میں شک کا حکم ہاں چنانچہ سعی کے دوران چکروں کی تعداد کی شک سے ہر صورت میں سعی باطل ہے۔

مناسک حج

تقصیر

عمرہ تمتع میں پانچواں واجب تقصیر ہے۔

تقصیر میں قصد قربت اور خلوص معتبر ہے تقصیر کا مطلب یہ ہے کہ حاکی اپنے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بال کاٹے۔ اظہر یہ ہے کہ کاٹنے کی بجائے نوچنا کافی نہیں ہے۔ فقہاء کے درمیان مشہور ہے کہ ہگاتھ پاؤں کا کوہنیاخن کاٹنے سے بھی تقصیر وجود میں آجاتی ہے لیکن احوط یہ ہے کہ ناخن کاٹنے کو کافی نہ سجھا جائے ورف اور بال کاٹنے تک اسکو کاٹنے میں تاخیر کی جائے۔

(۳۵۰) عمرہ تمتع کے احرام کو صرف تقصیر ہی کے ذریعے کھولا جاسکتا ہے۔ سر منڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ سر منڈوانا حرام ہے لہذا کوئی جان بچھ کر سر منڈھ لے تو ضوفر ی ہے کہ ایک بکری کفارہ دے بلکہ احوط اولیٰ یہ ہے کہ چاہے جان بوجھ کر نہ بھی منڈھے تب بھی کفارہ دے۔

(۳۵۱) اگر کوئی سعی کے بعد اور تقصیر سے پہلے اپنی بیوی ساتھ جان بوجھ کر بمبستری کرے تو ایک اونٹ کفارہ دے جیسا کہ تروک احرام کی بحث میں بیان ہو لیکن حکم شرعی نہ جانتے ہوئے یہ فعل انجام دے تو اظہر یہ ہے کہ اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

(۳۵۲) تقصیر کو سعی کے بعد انجام دینا چاہے لہذا سعی ک و مکمل ہونے سے پہلی تقصیر انجام دینا جائز ہے۔

(۳۵۳) سعی کے بعد تقصیر فوراً انجام دینا واجب نہیں اور جائز ہے کہ تقصیر کو کسی بھی جگہ انجام دے خواہ سعی کی جگہ پر یا اپنے گھر میں یا کسی اور جگہ۔

(۳۵۴) اگر کوئی جان بوجھ کر تقصیر چھوڑ دے اور پھر حج کی لیے حرام باندھ لے تو ظاہر ہے کہ اسک عمرہ باطل ہو جائے گا اور اس کا حج، حج افراد میں تبدیل ہو جائے لہذا اگر حج کے بعد اگر ممکن ہو ت عمرہ مفردہ کرے اور احوط یہ ہے کہ اگلے سال دوبارہ حج انجام دے۔

(۳۵۵) جب عمرہ تمتع میں محرم شخص تقصیر انجام دے تو جو چیزیں احرام ی وجہ سے حرام ہوئے تھیں حلال ہو جائیں گی حتیٰ کہ اظہر یہ ہے کہ سر منڈوانا بھی حلال ہو جائے گا اگرچہ احوط یہ ہے کہ عید الفطر سے تیس دن گزرنے تک سر منڈانے سے اجتناب کرے۔ اگر کوئی یہ جانتے ہوئے بھی عمد اسر منڈھے تو احوط اولیٰ یہ ہی کہ ایک قربانی کفارہ دے

(۳۵۷) عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے کیکن رجا کیا جاسکتا ہے۔

مناسک حج

احرام حج

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حج کے واسجبات تیرہ ہیں جن کا اجمالاً ذکر کیا گیا اور اب ان کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔

احرام۔

احرام حج کا اول وقت ترویہ کی دن (۸ ذی الحجہ) زوال کا وقت ہے۔ تاہم بوڑھے اور بیمار شخص کو جب ہجوم کا خوف ہو تو ان کے لیے جائز ہے کہ ترویہ کے دن سے پچلے دوسرے لوگوں کے نکلنے سے پہلے احرام باندھ کر مکہ سے نکل جائیں۔ اسی طرح وہ شخص جس کی لیے طواف حج ک دو وقوف سے پہلے انجام دینا جائز ہے۔ مثلاً وہ عورت جسے حیض کا خوف ہو تو اس کے لیے بھی پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عمرہ تمتع سے فارغ ہونے کے بعد کسی وقت بھی حج کے احرام میں مکہ سے کسی کام کے لیے باہر جانا جائز ہے مذکورہ موقعوں کے علاوہ بھی تین دن پہلے بلکہ اظہر یہ ہے کہ تین دن سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز ہے۔

(۳۹۸) جس طرح عمرہ تمتع کرنے والے کے لیے تقصیر سے پہلے حج کے لیے ہرام باندھنا جائز نہیں ہے اسی طرح حج رنے والے کی لیے بھی حج کے احرام کو اتارنے سے پہلے عمرہ مفردہ کے لیے احرام باندھنا جائز نہیں ہے حاجی پر طواف النساء کی علاوہ کچھ باقی نہ رہا ہو تب بھی بنا بر احوط احتیاط حاکم ہرام اتارنے سے پہلے عمرہ مفردہ کا حرام نہیں باندھ سکتا۔

(۳۵۹) جو شخص اختیاری طور پر یوم عرفہ کی وقوف کا پورا وقت عرفہ میں حاصل کر سکتا ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ احرام باندھنے مجین اتنی دیر کرے کہ پھر عرفہ کے وقوف کا وقت پورا حاصل نہ کر سکے۔

(۳۶۰) حج اور عمرہ کے اہرام کے طریقہ واجبات اور محرمانت ایک ہی ہے صرف نیت کا فرق ہے واجب ہے۔

(۳۶۱) واجب ہے کہ احرام مکہ سے باندھا جائے جیسا کہ میقاتوں کی بحث میں بیان ہوا۔ احرام باندھنے سب سے افضل جگہ مسجد الحرام ہے۔ اور مستحب ہے کہ مقام ابراہیم یا حجر اسمعیل میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا جائے۔

(۳۶۲) جو شخص بھول کر یا حکم شرعی نہ جاننے کی وجہ سے حرام کو چھو ڈے یہاں تک کہ مکہ سے باہر چلا جائے پھر اسے یاد آئے یا مسئلہ کا پتہ چلے تو اس پر مکہ واپس جانا واجب ہے خواہ عرفات سے واپس جانا پڑے اور پھر مکہ سے احرام باندھے۔ اگر وقت تنگ ہونے یا کسی اور وجہ سے واپس نہ جاسکتا ہو تو جہاں ہو وہیں سے احرام باندھ لے۔ یہی حکم ہے جب وقوف عرفات کے بعد یاد آئے یا مسئلہ پتہ چلے خواہ مکہ واپس جانا اور وہاں سے احرام باندھا ممکن ہو اگر یاد ہی نہ آئے یا مسئلہ ہی پتہ نہ چلے یہاں تک کہ حج سے فارغ ہو جائے تو حج صحیح ہو گا۔

(۳۶۲) اگر کوئی احرام کو واجب جانتے ہوئے جانب بوجھ کر چھوڑ دے یہاں تک کہ عرفات میں وقوف کا وقت نہیں اسکی وجہ سے ختم ہو جائے تو اس کا حج باطل ہو گا۔ لیکن اگر وقوف ہو کہ ختم ہونے سے پہلے احرام کا جیران کر لے تو اگرچہ گنہگار ہو گا تاہم اس کا حج باطل نہیں ہو گا۔

(۳۶۴) احتیاط یہ ہے کہ حج تمتع کرنے والے اشخاص حج کا حرام باندھنے کے بعد او عرفات سے نکلنے سے پہلے مستحب طواف نہ کرے اور اگر کوئی مستحب طواف کرے تو احوط اولیٰ یہ ہے کہ طواف کے بعد دوبارہ تلبیہ کہے۔

مناسک حج

وقوف عرفات

حج تمتع کے واجبات میں دوسرا واجب وقوف عرفات ہے۔ جسے قربۃ الی اللہ اور خلوص نیت سے انجام دینا چاہیے۔ وقوف

عرفات سے مراد یہ ہے کہ حاجی عرفات میں موجود ہواس سے فرق نہیں پڑتاسواری کی حالت میں ہو پیادہ ،متحرک ہو یا حالت سکون میں ۔

(۳۶۵) میدان عرفات کی حدود عرنہ ،ثوبہ اور نمرہ کے میدان سے ذی المجاز تک اور مازین کے آخر موقف (وقوف کی جگہ) تک ہے ۔ البتہ یہ خود حدود عرفات ہیں اور وقوف کی جگہ سے خارج ہے ۔

(۳۶۶) ظاہر یہ ہے کہ رحمت نامی پہاڑی وقوف کی جگہ میں شامل ہے لیکن پہاڑی کے دامن میں بائیں جانب قیام کرنا افضل ہے ۔

(۳۶۷) وقوف میں معتبر یہ ہے کہ وہاں سے رہنے کی نیت سے ٹھہرے پس اگر حاجی اول وقت میں وہاں ٹھہرنے کی نیت کرے مثلاً آخر تک سوتا رہے یا بیہوش رہے تو یہ کافی ہے لیکن اگر نیت سے پہلے سوتارہے یا بیہوش رہے تو وقوف ثابت نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر وقوف کی نیت کر کے وقوف کا پورا وقت سوتا رہے یا بیہوش رہے تو اس وقوف کے کافی ہونے میں اشکال ہے ۔

(۳۶۸) واجب ہے کہ نویں ذی الحجہ کو عرفات میں حاضر ہو اور بنا بر احتیاط زوال آفتاب کی ابتدا سے غروب تک وہاں رہے اظہر یہ ہے کہ زوال سے اتنی دیر تاخیر کر سکتا ہے کہ غسل کر کے ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھ لے ۔ اگرچہ اس پورے وقت میں وہاں رہنا واجب ہے اور کوئی جان بوجھ کر چھوڑے تو گنہگار ہوگا مگر یہ کہ یہ رکن نہیں ہے یعنی اگر وقوف کے وقت اگر کچھ مقدار چھوڑ دے تو اسکا حج باطل نہیں ہو گا تاہم اگر کوئی اختیار پورا وقوف چھوڑ دے تو اسکا حج باطل ہو جائے گا لہذا وقوف میں سے جو رکن ہے وہ فی الجملہ (یعنی کچھ مقدار قیام) رکن ہے (نہ کہ پورا وقوف)۔ (۳۶۹) اگر کوئی شخص بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کسی اور عذر کی وجہ سے عرفات کے اختیاری قیام (دن میں قیام) کو حاصل نہ کر سکے تو اسکے لیے وقوف اضطراری ہے ۔ شب عید ضروری ہے اور اسکے حج صحیح ہوگا اور اگر جان بوجھ کر وقوف اضطراری کو چھوڑ دے تو حج باطل ہو جائیگا یہ حکم اس وقت ہے کہ جب اسکے لیے وقوف اضطراری کو اس طرح سے حاصل کرنا ممکن ہو کہ اس کی وجہ سے طلوع آفتاب سے پہلے وقوف معشر ختم نہ ہوتا ہو لیکن اگر عرفات میں وقوف اضطراری سے وقت مقررہ وقوف معشر کے ختم ہونے کا خوف ہو تو صرف وقوف معشر پر اکتفا کرنا واجب ہے اور اسکے حج صحیح ہوگا ۔

(۳۷۰) جب بوجھ کر غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے باہر جانا حرام ہے لیکن اس کی وجہ سے حج باطل نہیں ہوتا چنانچہ اگر کوئی جاکر واپس آجائے تو اسکا کفارہ واجب نہیں ہے ورنہ ایک اونٹ کفارہ واجب ہو گا جسے عید دن قربان کے دن نحر کرے ۔ ابوطیہ ہے کہ اونٹ کو منی جین اربان کرے نہ کہ مکہ میں اگر قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو مکہ میں یاراستے میں یا گھر واپس آکر اٹھارہ روزے رکھے ۔ احوج اولیٰ یہ ہے کہ روزے پے در پے رکھے یہی حکم اس شخص کیلئے ہے بھی بے جہو بھول کرف یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے عرفات سے باہر نکلے لہذا جب بھی اسے یاد آئیے یا مسئلہ پتہ چلے اس پر عرفات میں واپس جابن واجب ہے او اگر واپس نہ جائے تو احوط یہ ہے کہ کفارہ دے ۔ (۳۷۱) چونکہ حج کے بعض اعمال مثلاً وقوف عرفات و مشعر ، فمی جمرات اور منی میں رات گزارنے کے لیے دن اور رات مخصوص ہیں تو مکلف کا وظیفہ یہ ہے کہ وہ اس مہینے کے چاند کے بارے میں تحقیق کرے تاکہ اعمال حج کو ان کے مخصوص دن یا رات میں ادا کر سکے جب ان مقدس مقامات کے قاضی کے نزدیک چاند ثابت ہو جائے اور وہ اسکے مطابق حکم کرے ، جب کہ چاند کا ثابت ہو ان قوانین شرعیہ کے مطابق نہ ہو تو بعض فقہاء نے کہا ہے کہ قاضی خ حکم اس شخص کی لیے حجت ہے افور قابل عمل ہے جسے احتمال ہو کہ یہ حکم واقع کے مطابق ہے لہذا اس مکلف کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس حکم کی اتباع کرے اور چاند کے ثابت ہونے کی اثر سے مربوط حج کے اعمال مثلاً وقوف عرفات و مشعر اور منی میں رات گزارنا وغیرہ کو حکم کے مطابق انجام دے چنانچہ اگر اس نے حکم کے مطابق عمل کیا تو اسکا حج صحیح ہوگا ورنہ باطل ہو گا ۔ بعض فقہاء نے یہاں تک فرمایا ہے کہ تقیہ کے سبب اس وقت قاضی کی حکم کی اتباع کرنا کافی ہے جب حکم کے واقع کے مطابق ہونے کا احتمال نہ ہو لیکن چونکہ دونوں قول انتہائی مشکل ہیں لہذا اگر مکلف کے لیے اعمال حج کو ان کے شرعی طریقے سے ثابت شدہ وقت خاص میں انجام دینا ممکن ہو اور وہ انجام دے تو بنا بر اظہر اسکا حج مطلقاً صحیح ہوگا ۔ لیکن اگر اعمال حج کو کسی بھی عذر کی وجہ سے اس طرح انجام نہ دے اور وقوفین میں قاضی کی حکم کی پیروی بھی نہ کرے تو اس کا حج باطل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ۔ اگر قاضی کے حکم کی اتباع کرے تو اس کا حج صحیح ہونے میں اشکال ہے ۔

وقوف مزدلفہ (مشعر)

حج تمتع کے واجبات میں سے تیسرا واجب وقوف مزدلفہ ہے ۔ مزدلفہ اس جگہ کا نام ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں اس

موقوف کی حدود ماز میں سے حیاض اور وادی مہسیر تک ہیں یہ مقامات موقوف کی حدود ہیں۔ خود وقوف کی جگہ میں شامل نہیں ہیں سوائے اس وقت کے جب بجوم زیادہ ہو اور وقوف کی جگہ تنگ ہو رہی ہو تو اس وقت جائز ہے کہ مازین کی طرف سے اوپر جائیں (مازمیں عرفات اور مشعر الحرام کی درمیان ایک گھاٹی کا نام ہے)۔

(۳۷۲) حج کرنے والے پر عرفات سے نکلنے کے بعد واجب ہے کہ شب عید سے صبح تک کچھ وقت مزدلفہ میں قیام کرے احوط یہ ہے کہ مزدلفہ میں طلوع آفتاب تک رہے۔ اگر چہ اظہر یہ ہے کہ مزدلفہ سے وادی مہسیر جانے کے لیے طلوع سے کچھ پہلے نکلنا جائز ہے تاہم وادی مہسیر سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے پہلے جانا جائز نہیں ہے۔

(۳۷۳) مذکورہ تمام وقت اختیاری طور پر مزدلفہ میں رہنا واجب ہے۔ مگر یہ کہ وقوف ومیں سے جو رکن ہے وہ کچھ مقدار میں ٹھہرنا ہے چنانچہ اگر کوئی شب عید کا کچھ حصہ مزدلفہ میں رہے پھر وہاں سے طلوع آفتاب سے پہلے نکل جائے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا حج صحیح ہو گا لیکن اگر مسئلہ جانتے ہوئے نکلے تو اس پر ایک بکری کفارہ ہوگی۔ اور مسئلہ نہ جانتے ہوئے نکلے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ اس طرح اگر طلوع فجر و طلوع آفتاب کے درمیان کچھ مقدار مزدلفہ میں رہے اور کچھ مقدار نہ رہے خواہ جان بوجھ کر نہ رہا ہو اس کا حج صحیح ہے اور کفارہ بھی واجب نہیں ہے اگرچہ کہ گنہگار ہوگا۔

(۳۷۴) مزدلفہ میں وقت مقررہ میں وقوف (قیام کرنا) واجب ہے اس حکم سے بعض افراد مثلاً خائف عورتیں، بچے، بوڑھے اور مریض جیسے کمزور لوگ اور وہ لوگ جو ان افراد کے امور کی سرپرستی کرتے ہوں مستثنیٰ ہیں لہذا ان افراد کے لیے شب عید مزدلفہ میں رہنے کے بعد طلوع فجر سے پہلے منیٰ کے لیے روانہ ہو نا جائز ہے۔

(۳۷۵) وقوف مزدلفہ کے لیے قصد قربت اور خلوص نیت معتبر ہیں یہ بھی معتبر ہے کہ ارادے و اختیار سے وہاں رہے جیسا کہ وقوف عرفات میں بیان ہو چکا ہے

(۳۷۶) جو شخص مزدلفہ میں وقوف اختیاری (شب عید سے طلوع آفتاب تک رہنا) بھولنے یا کسی اور وجہ سے حاصل نہ کر سکے تو وقوف اضطراری عید کے دن طلوع آفتاب سے زوال کے درمیان کچھ دیر وہاں رہنا کافی ہوگا۔ اگر کوئی وقوف اضطراری کو جان بوجھ کر دے تو اس کا حج باطل ہوگا

دونوں یا کسی ایک وقوف کو حاصل کرنا

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ وقوف اور مزدلفہ میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں وقوف اختیاری اور وقوف اضطراری اگر مکلف دونوں وقوف اختیاری حاصل کرے تب رو کوبی اشکال نہیں ہے اور اگر وقوف اختیاری کسی عذر کی وجہ سے حاصل نہ کر سکے تو اس کی چند صورتیں ہیں

۱۔ دونوں وقوف کے اختیاری و اضطراری میں سے کوئی حاصل نہ ہو تو حج واطل ہوگا اور واجب ہے کہ اس حج لے احرام سے عمرہ مفردہ انجام دیا جائے اگر یہ حج الاسلام تھا رو واجب ہے کہ اگر استطاعت باقی ہو یا حج اس کے ذمہ ثابت و واجب ہو چکا ہو تو آئندہ سال دوبارہ حج کرے

۲۔ عرفات جا وقوف اختیاری اور مزدلفہ کا وقوف اضطراری حاصل ہو

۳۔ عرفات کا وقوف اضطراری اور مزدلفہ لا ورف اختیاری حاصل ہو درج والا دونوں صورتوں میں بلا اشکال حج صحیح ہے

۴۔ عرفات کا وقوف اضطراری حاصل ہوں تو اظہر یہ ہے کہ حج صحیح ہے اگر چہ احوط طح ہے کہ اگلے سال دوبارہ حج لیا جائے جیسا کہ پہلی صورت میں ذلر ہوا

۵۔ صرف مزدلفہ دونوں کے وقوف اضطراری حاصل ہو تو حج صحیح ہے

۶۔ صرف مزدلفہ کا وقوف اضطراری حاصل ہو تو اظہر یہ ہے کہ حج باطل ہو جائے گا اور عمرہ مفردہ میں تبدیل ہو جائے گا

۷۔ صرف عرفات کا وقوف اختیاری حاصل ہو تو اظہر یہ ہے کہ حج باطل ہو جائے گا اور عمرہ مفردہ میں تبدیل ہو جائے گا

اس حکم سے یہ مؤتمد مستثنیٰ ہے کہ جب حاجی مزدلفہ کے وقت اختیاری میں منیٰ جاتے ہوئے مزدلفہ سے گزرتے لیکن مسئلہ نہ جانے کی وجہ سے وہاں قیام کی نیت نہ کرے تو اگر وہاں سے گزرتے ہوئے یزیر خدا کیا ہو تو بعید نہیں ہے کہ اس کا حج صحیح ہو

۸۔ صرف عرفات کا وقوف اضطراری حاصل ہو ا ہو تو اس کا حج باطل ہو گا اور عمرہ مفردہ میں تبدیل ہو جائے گا

مناسک حج

منی اور اس کے واجبات

حاجی پر واجب ہے کہ وقفہ مزدلکہ کے وعد منی جانے کے لیے نکلے تاکہ وہ اعمال جو منی میں واجب ہیں انہیں انجام دے سکے اور یہ تین اعمال ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے

رمی جمرہ عقبہ (جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا)

واجبات حج میں سے چوتھا واجب عید قربان کے دن جمرہ عقبہ کو کنکر مارن اہے اس میں چند چیزیں معتبر ہیں -
۱. قصد قربت اور خلوص نیت -

۲. رمی سات کنکروں سے ہو، اس سے کم کافی نہیں اسی طرح کنکروں کے علاوہ کسی ور چیز سے مارنا کافی نہیں ہے -

۳. ایک ایک کر کے سات کنکر مارے جائیں چنانچہ ایک ہی مرتبہ میں دو یا زیادہ کنکر مارنا کافی نہیں ہے -

۴. جو کنکر جمرہ تک پہنچے وہ ی شمار ہوگا چنانچہ جو کنکر جمرہ تج نہ پہنچے وہ شمار نہیں ہوگا۔

۵. کنکر پھینکنے کی وجہ سے جمرہ تک پہنچے، چنانچہ جمرہ پر رکھ دینا کافی نہیں ہے -

۶. کنکر کو پھینکنا اور جمرہ تک پہنچنا حاجی کے پھینکنے کی وجہ سے ہو چنانچہ اگر کنکر حاجی کے ہاتھ میں اور حیوان یا کسی ور انسان کے ٹکرانے کی وجہ سے کنکر جمرہ کو لگ جائیے تو یہ کافی نہیں ہے اسی طرح اگر حاجی کنکر

پھینکے اور وہ حیوان یا کسی انسان پر جا کرے اور اس کے حرکت کرنے کے وجہ سے جمرہ کو لگ جائے تو کافی نہیں ہے - لیکن کنکر اپنے راستے میں کسی چیز کو لگ کر پھر جمرہ کو لگے مثلاً کنکر سخت زمیں کو لگ کر پھر جمرہ کو لگے تو ظاہر یہ ہے کہ یہ کافی ہے -

۷. رمی ہاتھ سے کرے پس اگر منہ سے یا پاؤں سے کرے تو کافی نہیں ہے اسی طرح ہوط یہ ہے کہ کسی آلے سے مثلاً غلیل وغیرہ کے ذریعے سے رمی کرنا کافی نہیں ہے -

۸. رمی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب ک درمیان ہو، تاہم عورتیں او وہ تمام افراد جن کے لیے مشعر سے رات نکلنا جائیز ہے شب عید رمی کر سکتے ہیں -

(۳۷۷) کنکروں میں دو چیزیں معتبر ہیں -

۱. اگر کسی کو کنکر لگنے میں شک ہو تو وہ سمجھے کہ نیچ لگا سوائے اس کے کہ شک موقع گزرنے ک بعد ہو مثلاً قربانی کے بعد یا حلق کے بعد یا رات شروع ہونے کے بعد شک ہو -

(۳۷۸) کنکروں میں دو چیزیں معتبر ہیں -

۱. کنکروں کو حرم کی حدود سے سوائے مسجد الحرام اور مسجد الخیف کے اٹھائیں جائیں افضل یہ ہیں کہ مشعر سے اٹھا یا جائے -

۲. نابر احتیاط کنکر پہلے سے استعمال شدہ نہ ہوں یعنی کنکروں کو پہلے رمی کے لیے یا استعمال نہ کیا گیا ہو مستحب ہے کہ کنکر رنگدار، نقطہ دار اور نرم ہوں نیز حم کی لحاظ سے انگی کے پور کے برابر ہوں جسے رمی کرنے والا کٹڑا ہو کر اور ب اطہارت ہو کر م کرے

۳۷۹. اگر جمرہ کی لمبائی کو بڑھایا جائے اور اس زائد مقدار پر رمی کے کافی ہونے میں اشکال ہے احوط یہ ہے کہ جمرہ کی پہلے ہو مقدار تھی اسی پر رمی کی جائے اگر پرانی مقدار پر رمی کرنا ممکن نہ ہو تو خود زائد مقدار پر رمی کی جائے اور پرانی مقدیر پر لومی کرنے کے لئے کسی کو ن بھی بنانا جائے اس مسئلہ میں مسئلہ جاننے اور نہ جاننے والے اور بٹول جانے والے مکئیں فرق نہیں ہے

۳۸۰. اگر کوئی بھولنے یا مسئلہ نہ جاننے یا کسی اور وجہ سذے عید کے دن رمی یہ کرے تو جب یاد آئے یا عذر دور ہو جائے تو رمی انجام دے اگر یہ عذر رات میں دور ہو تو ضروری ہے کہ دن تک تاخیر کرے جس جس کا بیجن جمروں کی رمی کی بحث میں آئے گا ظاہر یہ ہے کہ عذر دور ہونے کے بعد جبران کرنا اسوقت واجب ہے جب حاجی منی میں بلکہ مکہ میں ہو حتی کہ اگر عذر وسبب تیرہویں ذی الحجہ کے بعد دور ہو اگر چہ احوط یہ ہے کہ اس صورت میں رمی جکو آئندہ سال خود یا نائب کے ذریعے دوبارہ انجام دے اگر مکہ دے نکلنے کے بعد عذر زائل ہو تو مکہ واپس جانا واجب نہیں ہے بلکہ احوط اولیٰ یہ ہے کہ آئندہ سال خود یا نائب کے ذریعے رمی انجام دے

۳۸۱۔ اگر کوئی بھول جانے جا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے عید کے دن رمی نہ کرے پھر اسے طواف کے بعد یاد آنے یا مسئلہ پتہ چلے اور وہ رمی انجام دے تو دوبارہ طواف کرنا واجب نہیں ہے تاہم احتیاط یہ ہے کہ اسے دوبارہ انجام دے اور اگر رمی کو بھولنے یا مسئلہ نہ جاننے کے علاوہ کسی اور وجہ دے چھوڑا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس کا طواف باطل ہو گا لہذا رمی لرنے کے بعد طواف کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے

منی میں قربانی

قربانی کرنا حج تمتع کے واجبات میں سے پانچواں واجب ہے اس میں قصد قربت اور خلوص معتبر ہے قربانی یوم عید سے پہلے نہ لے سوائے اس شخص کے جسے خوف ہو چنا چہ خائف شخص کیلئے شب عید قربانی کرنا جائز ہے احتیاطی کی بانگ رپ قربانی رمی کی بعد کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی بھول کر ای مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے قربانی رمی سے پہلے کرے تو اس کی قربانی صحیح ہو گیا اور دوبارہ کرنا ضروری نہیں ہے واجہ ہے کہ قربانی منی میں ہو تاہم اگر حاجیوں کے زائدہ ہونیا ور جگہ کم ہونے کی وجہ سے منی میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو بعد نہیں ہے کہ وادی محسر میں قربانی کرنا جائز ہو اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایام تشریق (۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کے آخر تک منی میں قربانی نہ کر سکنے کا جب تک یقین نہ ہو اس وقت تک وادی محسر میں قربانی نہ کی جائے۔

۳۸۲۔ احتیاط یہ ہے کہ قربانی عید قربان کے دن ہو اگرچہ قواہی یہ ہے کہ قربانی کو ایام تشریق کے آخر تک تاخیر کرنا جائز ہے احتیاط یہ ہے کہ رات حتی کہ ایام تشریق کی درمیانی راتوں میں بھی قربانی نہ کی جائے سوائے اس شخص کے جسے خوف ہو۔

۳۸۳۔ اگر مستقل طور پر قربانی کرنے رپ قدر ہو تو ایک قربانی ایک شخص سے کفایت کرے گی اور اگر اکیلا شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۳۹۶ میں آئے گا۔

(۳۸۴)۔ واجب ہے کہ قربانی کا جانور اونٹ گائے یا بکری وغیرہ ہو اونٹ کا فی ہو گا جب وہ پانچ سال مکمل کر کے چھٹے سال داخل ہو چکاو، گائے اور بکری بنا بر احوط اس وقت کافی ہوں گے جب دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور دنبہ اس وقت کافی ہوگا جب سات مہینے پورے کر کے اٹھویں مہینے میں داخل ہو جائے۔ اگر قربانی ککرنے کے بعد پتہ چلے کہ جانور مقررہ عمر سے چھوٹا تھا تو کافی نہیں ہوگا اور قربانی دوبارہ کرنی پڑے گی قربانی کے جانور کا سالم الاعضا ہونا مرتبہ بجیے چنانچہ کانا لنگڑا، کان کٹا یا اند دسے سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو کافی نہیں ہے ایہجر جچ بظ بخصجی جانور بھی کافی نہیں ہے، سوائے اس کے کہ غیر خصی جانور نہ مل رہا ہو معتبر ہے کہ جانور عرفا کمزور نہ ہو اور احوط اولیٰ یہ ہے کہ مریض یا ایسا جانور جسکے بیضتیں (انڈے) کی رگیں یا خور بیضتیں دبائے ہوئے نہ ہوں۔ اتنا بوڑھا بھی نہ ہو کہ اسکا بھیجا بینہ ہو للیکن اگر اسکے کاب چیرے ہوئے یثا سوراخ والے ہوں تو کوئے حرج نہیں ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ یہ بھی سالم ہو۔ احوط اولیٰ یہ ہے کہ قربانی کا جانور پیدائشی طور پر سینگ و بغیر دم والا نہ ہو۔

(۳۸۵) اگر کوئی قربانی کا جانور صیح و سالم سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب دار ثابت ہو تو ظاہر ہے کہ اس جانور کو کافی سمجھنا جائز ہے۔

(۳۸۶) اگر قربانی کے دنوں (عید کا دن اور ایام تشریق) میں شرائط و لا کوئیے جانور (مثلا اونٹ گائے و بکری وغیرہ) نہ ملے تو احوط یہ ہے کہ جمع کرے یعنی جانور مل رہا ہو اسے ذبح کرے اور قربانی کی بدلے روزے بھی رکھے یہی حکم اس وقت بھی ہے جب اس کے پاس فاقد الشرائط جانور (جسمیں پور شرائط نہ پائی جائیں) کے پیسے ہوں۔ اگر باقی ماہ ذی الحجہ میں شرائط والا جانور ممکن ہو تو احوط یہ ہے کہ دو چیزوں (فاقد الشرائط جانور کی قربانی کے بدلے روزے) کے ساتھ اس کو ملائے۔

(۳۸۷) اگر جانور کو موٹا سمجھ کر خرید اجائی اور بعد میں وہ کمزور نکلے تو یہی جانور کافی ہے خواہ قربانی سے پہلے پتہ چلے یا بعد میں لیکن اگر خود اسکے پاس مثلا دنبہ ہو اور اس گمان سے یہ موٹا ہے ذبح کری مگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ کمزور تھا تو احوط یہ ہے کہ یہ قربانی کافی نہیں ہوگی۔

(۳۸۸) اگر جانور ذبح کرنے کے بعد شک ہو کہ جانور شرائط والا تھا یا نہیں تو اسکا شک کی پرواہ نہ کی جائے اگر ذبح کے بعد شک ہو کہ قربانی منی میں کی ہے یا کسی اور جگہ تو اس جگہ تو اسکا بھی بیحکم ہے لیکن اگر خود ذبح کرنے میں شک ہو کہ ذبح کیا بھی تھا کہ نہیں تو اگر موقع گزرنے کے بعد حلق یا تقصیر کے بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائے اگر موقع گزرنے سے پہلے ہی شک ہو تو قربانی کرنی ہوگی۔ اگر جانور کے کمزور ہونے کے بارے میں شک ہو اور قصد قربت کے ساتھ اس امید پر کہ جانور ذبح کی اجائے کہ کمزور نہیں ہے اور ذبح کرنے کے بعد پتہ چلے کہ

واقعی کمزور نہیں تھا تو ایہ قربانی کافی ہوگی۔

(۳۸۹) اگر کوئی حج تمتع کی قربانی کی لیے صحیح جانور خریدے اور خریدنے کی بعد مریض یا عیب دار ہو جائے یا کوئی عضو و ٹوٹ جائے تو اس جانور کا کافی ہو نا مشکل ہے بلکہ اس پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے احوط یہ ہے ہ جانور ک وبھی ذبح کرے و اگر اسے بیچ دے تو اسکی قیمت کو صدقہ کر دے۔

(۳۹۰) اگر قربانی کے لیے خریدایا جانور گم ہو جائے او رنہ ملے نیز اور پتہ نہ چلے کہ کسی نے اس جانب سے قربانی تو واجب ہے کہ دوسرا جانور خریدے۔ اور دوسرا جانور ذبح کرنے سے پہلے، پہلا جامور مل جائے تو پہلے جانور کو ذبح کیاجائے و دوسرے میں اختیار ہے چاہے ذبح کری یا نہ کرے او ر وہ اس کے دوسرے اموال کی طرح ہے، تاہم احوط اولیٰ یہ ہی کہ اسے بھی ذبح کرے۔ اگر پہلا جامور دوسرے کو ذبح کرنے کے بعد ملے تو احوط یہ ہے پہلے والے جانور کو بھی ذبح کرے۔

(۳۹۱) اگر کسی کو دینہ ملے اور وہ جانتا ہو کہ یہ قربانی کے لیے ہے افر اسکی مالک سے گم ہو گی ابے رو اسکے لہایزہ ہز کہ اسکے مالک کی جانب سے اسے ذبح کر دے اگر ای اسجانور کے مالک کو اس قربانی کا علم ہو جائے تو وہ اس کو کافی سمجھ سکتا ہے جس کو جانور ملا ہو اسکے لیے احوط یہ ہے کہ وہ اسے ذبح کرنے سے پہلے بارہیوں ذی الحجہ کی عصر تک اعلان کرے۔

(۳۹۲) وہ شخص جسے قربان ی کے ایام میں جانور نہ ملے جبکہ اسکی قیمت موجود ہو تو احوط یہ ہے کہ قربانی کے بدلے میں روزے بھی رکھے اور اگر ممکن ہو تو ماہ ذی الحجہ میں قربانی بھی کرے، چاہے اس کے لیے کسی قابل اطمینان شخص کو پیسے دینے پر یہ کہ وہ آخر ذی الحجہ تہ جانور خریدکر اس کی جانب سے قربانی کر دے و اگر ذی الحجہ تمام ہو جائے اور جانور نہ ملے تو اگلے سال اس کی جانب سے قربانی کرے۔ تاہم بیعید نہیں ہے کہ صرف روزوں پر اکتفا کرنا جائز ہو اور ایام تشریق گزرنے کے بعد قربانی ساقط ہو جائے۔

(۳۹۳) اگر کوئی شخص قربانی کا جانور باصل نہ کس سکتا ہو اور نہج ہی اسکی قیمت رکھتا ہو تو قربانی کی بدلے میں دس روزے رکھے انمیں سے تین ذی الحجہ میں بناہر احوط ۷، ۸، ۹ کو رکھے اور اس سے پہلے نہ رکھے اور باقی سات روزے اپنے وطن واپس جانے کے بعد رکھے مکہ میں یا راتسے میں رکھنا کافی نہیں اگر مکہ میں واپس نہ جائے مکج میں ہی قیام کرے رف اسے چاہے کہ اتنا صبر کرے کہ سکے ساتھی اپٹنے شہر پہنچ جائیں یا ماہ ذی الحجہ تمام ہو جائے پھر یہ روزے رکھے پہلے تین روزے پے در پے رکھن امعتبر ہے جبکہ باقی سات میں معتبر نہیں ہے اگرچہ احوط ہے کہ اسی طرح پہلے تین روزوں میں یہ مہی مرعتبر ہے کہ عمرہ تمتع کا احرام باندھے کے نعد رکھے، چنانچہ اگر احرام سے پہلے روزے رکھے تو کافی نہیں ہو ں گے۔

(۳۹۴) وہ مکلف جس پر دوران حج تین دن روزے رکھنا واجب ہو اگر تینوں روزی عید سے پہلے نہ رکھ سکی تو بنا بر احتیاط ۸ اور ۹ اور ایک دن منیسے واپس آ کر روزہ رکھنا کافی نہیں ہو گا فضل یہ ہے کہ وہ ان روزوں کو ایام تشریق ختم ہونے کے بعد شروع کرے اگرچہ اس کیلئے اجز ہے کہا گر وہ تیرہویں ذیل ابچہ سے پہلے منی سے واپس آ جائے تو تیرہویں ذی الحجہ سے شروع کرے بلکہ ا ظہر یہ ہے کہ اگر منی سے تیرہویں ذی لاجہ کو بھی آئے تب بھی شروع کر سکتا ہے

احوط اولیٰ یہ ہے کہ ایام تشریق کے بعد فوراً روزے رکھے اور بغیر عذر کے تاخیر نہ کرے اگر منی سے واپس آنے کے بعد روزے نہ رکھ سکتا ہو تو راستے میں ای اپنے وطن پہنچ کر روزے رکھے لین احوط اولیٰ یہ ہے کہ ان تین روزوں اور سات روزوں جو اس نے وطن واپس آ کر رکھنا ہے کو جمع نہ کرے اگر محرم کا چاند نظر آنے تک یہ تین روزے نہ رکھ سکے تو پھر روزی ساقط ہو جائیں گے اور آئندہ سال قربانی کرنا معین ہو جائے گا

۳۹۵۔ جس کیلئے قربانی کرنا ممکن نہ ہو اور نہ بیا س کے اپس قربانی کیلئے پیسے موجود ہوں اور حج میں تین روزے رکھے اور قیام قربانی گزرنے سے پہلے قربانی کرنے پر قادر ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ قربانی کرے ۳۹۶۔ اگر اکیلے قربانی کرنے پر قادر نہ ہو لیکن کسی کے ساتھ مل کر قربانی کر سکتا ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی کے ساتھ مل کر قربانی بھی کریا و مذکورہ تریب کے مطابق روزی بھی رکھے۔

۳۹۷۔ اگر جانور ذبح کرنے کیلئے کسی کو نائب بنایا جائیا و ر شک ہو کفہ نائب نے اس کی جانب سے قربانی کی ہے یا نہیں تو یہی سمجھ جائے کہ قربانی نہیں کی اور اگر نائب خبر دے کہ قربانی کر دے ہے لیکن اطمینان نہ آئے تو اکتفا کرنا مشکل ہے

۳۹۸۔ جو شرائط قربانی کے جانور میں معتبر ہیں وہ کفارے کے جانور میں معتبر ہوں ۳۹۹۔ ذبح یا نحر جو واجب ہے چاہے حج کی قربانی ہو یا کفار اس میں خود ذبح یا نحر کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ اختیار

حالت میں بھی کسی دوسرے کو نائب بنانا جائز ہے تاہم ضروری ہے کہ ذبح کی نیت نائب کرے اور قربانی کرنے والے پر نیت کرنا شرط نہیں بیا گر چہ احوط ہے کہ وہ بھی نیت کرے نائب کیلئے مسلمانوں ہونا ضروری ہے

حج تمتع کی قربانی کا مصرف

احوط اولیٰ یہ ہے کہ نقصان دہ نہ ہونے کی صورت میں حج تمتع کرنے والا اپنی قربانی کی کچھ مقدار کھانے چاہے کم مقدار ہی کائے قربانی اک ایک تہائی حصہ اپنے یا اپنے گھر والوں کیلئے مخصوص کرنا جائز ہے اسی طرح جائز ہے کہا س کے دوسرے ایک تہائی حصے کو جس مسلمان کو چاہے ہدیہ دے اور تسیرا تہائی حصہ احتیاط واج کی بناء پر مسلمان فقراء کو صدقہ دے اگر صدقہ دینا ممکن نہ ہو یا زیادہ زحمت و مشقت کا سبب ہو تو صدقہ دینا ساقط ہو جائے گا یہ واجب نہیں ہے کہ قربانی کا گوشت خود فقیر ہی کو دیا جائے بلکہ اس کے وکیل کو بھی دیا جا سکتا ہے چاہے قربانی کرنے والا فقیر کا وکیل ہی ہو وکیل اپنے موکل کی اجازت سے اس گوشت میں تصرف مڑلاہبہ فروخت یا واپس کر سکتا ہے اگر منی میں موجود افراد میں سے کسی وک گوشت کی ضرورت نہ ہو تو گوشت کو منی سے باہر لے جانے جائز ہے

۴۰۰۔ وہ تہائی حصہ جو صدقہ دے رہا ہو اور وہ تہائی حصہ جو ہدیہ دے رہا ہو انہیں جدا کرنا شرط نہیں ہے بلکہ صرف وصول شرط ہے چنانچہ اگر تہائی مشاع کو صدقہ کرے اور فقیر وصول کر لے خواہ پورے جانور کو قبضے میں لینے کی وجہ سے تو یہ کافی ہے اور تہائی ہدیہ کی صورت بھی یہی ہے

۴۰۱۔ صدقہ و ہدیہ کو قبضے میں لینے والوں کیلئے جائز ہے کہ اس حصے میں جس طرح سے چاہیں تصرف کریں لہذا وہ اسے کسی غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں

۴۰۲۔ اگر کوئی جانور کی قربانی کرے اور بعد میں وہ چوری ہو جائے یا کوئی زبردستی اس سے چھین لے تو قربانی کرنے والا ضامن نہیں ہے لیکن اگر مالک خود اسے چھین لے تو قربانی کرنے والا ضامن نہیں ہے لیکن اگر مالک خود اسے ضائع کر دے چاہے غیر مستحق کو دینے کی وجہ سے تو احوط یہ ہے کہ فقراء کے حصے کا ضامن ہو گا۔

حلق یا تقصیر

حج کے واجبات میں سے چھٹا واجب حلق یعنی سر مونڈنا یا تقصیر یعنی کچھ بال کاٹنا ہے اس میں قصد قربت اور اخلاص معتبر ہے اس عمل کی عید کے دن سے پہلے حتیٰ کہ شب عی میں بھی انجام دینا جائز نہیں ہے سوائے اس شخص کے جسے خوف ہو لہذا اس کے لئیے احوط یہ ہے کہ حمرہ عقبہ کی رمی اور قربانی کے جانور کے حصول کے بعد انجام دے احوط اولیٰ یہ ہے کہ ذبح و نحر کے بعد انجام دے البتہ عید قربانی کے دن کے وقت سیا گے تاخیر نہ کی جائے گر رمی سے پہلے یا قربانی کا جانور حاصل کرنے سے پہلے بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے حلق یا تقصیر انجام دے تو کافی ہو گا اور دوبار انجام دینا ضروری نہیں ہے

۴۰۳۔ مرد کو حلقو تقصیر میں اختیار ہے البتہ حلق افضل ہے سوائے اس شخص کے کہ جس نے جوؤں سے بچنے کی خاطر شہد یا گوند سے سر کے بالوں کو چپکا یا ہو یا جس نے سر کے بالوں کو جمع کر کے باندھ کر لپیٹا ہوا ہو یا ضرورہ پہلی مرتبہ حج پر جانے والا ہو تو ان کیلئے احتیاط واج یہ ہے کہ یہ حلق کو اختیار کریں

۴۰۴۔ جو شخص حلق کرنا چاہتا ہو اور جانتا ہو کہ حجام اس کا سر سے حلق کرائے بلکہ انتہائی باریک مشین سے سر مونڈوائے یا اگر اسے بقل و تقصیر میں اختیار ہو تو پہلے تقصیر کرانے اور پھر اگر چاہے تو استرے سے سر مونڈوائے اگر اس بیان شد حکم کی مخالفت کرے تو بھی کفایت کرے گا اگرچہ گنہگار ہو گا

۴۰۵۔ حنشی مشکلہ نے اگر نہ اپنے بالوں کو چپکایا ہو نہ الجھا کر باندھا ہو یا اس کا پہلا سال نہ ہو تو اس پر تقصیر واجب ہے ورنہ پہلے تقصیر کرے اور احوط یہ ہے کہ اس کے بعد حلق بھی کرے

۴۰۶۔ جب محرم حلق یا تقصیر انجام دیتو وہ چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیوی خوشبو اور بنا بر احوط شکار کے ظاہر یہ ہے کہ حلق و تقصیر کے بعد بیوی جو حرام ہے تو صرف جماع حرام نہیں ہے بلکہ باقی تمام لذتیں بھی حرام ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں البتہ اقویٰ یہ ہے کہ تقصیر یا حلق کے بعد کسی عورت سے عقد نکاح پڑھنا یا نکاح جبر گواہ بنا جائز ہے

۴۰۷۔ واجب ہے کہ حلق و تقصیر منی میں ہو اور اگر حاجی جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے منی میں انجام دے اور باہر چلا جائے تو اس پر واجب ہے کہ منی واپس جائے اور وہاں بقل یا تقصیر انجام دے بنا بر احوط بھولنے والے کا بھی یہی حکم ہے اگر واپس جانا ممکن نہ ہو یا بہت مشکل ہو تو جہاں موجود ہو وہیں پر حلق یا تقصیر انجام دے اور اپنے بال ممکن ہو تو منی بھیجے جو شخص جان بوجھ کر منی کے علاوہ کسی اور جگہ حلق یا تقصیر انجام دے تو یہ کافی

ہو گا لیکن اگر ممکن ہو تو واجہ ہے کہ اپنی بال منی بھیجے
 ۴۰۹۔ اگر کوئی بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے حلق یا تقصیر انجام نہ دے اور اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد
 آئے یا مسئلہ پتہ چلے تو حلق یا تقصیر انجام دے اظہر یہ ہے کہ طواف و سعی کو دوبارہ کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ
 احوط ہے ۔

مناسک حج

حج کا طواف نماز طواف اور سعی

واجبات حج میں سے ساتواں آٹھواں اور نواں واجب طواف نماز طواف اور سعی ہیں
 ۴۱۰۔ حج کے طواف نماز طواف اور سعی کو ہی طریقہ اور شرط ہیں جو عمرہ کے طواف نماز طواف اور سعی میں بیاباں
 کی گئی ہیں
 ۴۱۱۔ مستحب ہے کہ طواف حج عید قربانی کے دن انجام دیا جائے اور بنا بر احوط گیارہویں ذی الحجہ سے زیادہ تاخیر نہ
 کی جائے اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ ایام تشریق سے کچھ مقدار دیر کرنا بلکہ آخری ذی الحجہ تک
 تاخیر کا جائز ہونا قوت سے کالی نہیں ہے
 ۴۱۲۔ احوط یہ ہے کہ حج کے دووقوف عرفات و مزدلفہ سے پہلے حج کے طواف نماز طواف اور سعی کو انجام نہ دیا
 جائے اگر کوئی مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے پہلے انجام دے تو کافیہونے میں اشکال ہے اگرچہ وجہ سے خالی نہیں ہے ۔
 درج بالا حکم سے بعض موارد مستثنیٰ ہیں
 ۱۔ وہ عورتیں جنہیں حیض یا نفاس آنے کا خوف ہے
 ۲۔ بوڑھا شخص مریض زخمی اور وہ افراد جن کیلئے مکہ واپس آنا مشکل ہو یا وہ افراد جن کیلئے ہجوم وغیرہ کی وجہ
 سے واپس آ کر طواف کرنا مشکل ہے
 ۳۔ وہ شخص جو کسی ایسی چیز سے ڈرتا ہو جس کی وجہ سے وہ مکہ واپس نہیں آسکے گا ۔ چنانچہ درج بالا افراد کیلئے
 طواف نماز طواف اور سعی کو احرام حج کے بعد دونوں وقوف سے پہلے انجام دینا جائز ہے احوط اولیٰ یہ ہے کہا گر بعد
 میں آخری ذی الحجہ تک ممکن ہو تو دوبارہ بھی انجام دیں ۔
 ۴۱۳۔ طواف حج کو دونوں وقوف کے بعد انجام دینے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ طواف کو حلق و تقصیر کے بعد
 انجام دے تو طواف کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے اور ضرور یہی کہا یک بکری کفارہ دے ۔
 ۴۱۴۔ جو شخص حج میں طواف نماز طواف اور سعی خود انجام دینے سے عاجز ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو عمرہ میں
 یہ اعمال انجام نہ دے سکنے والے کا ہے جو مسئلہ ۳۲۶ اور ۳۴۲ میں بیان ہو ا وہ عورت جسے حیض یا نفاس آ جائے اور
 اتنا ٹھہرنا کہ پاک ہو کر طواف بجائے ممکن نہ ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ طواف اور نماز طواف کے لئے کسی
 کو نائب بنائے پھر نائب کے طواف کے بعد سعی کو خود انجام دے
 ۴۱۵۔ حج تمتع کرنے والے پر طواف نماز طواف اور سعی سے فارغ ہو جانے کے بعد خوشبو بھی حلال ہو جائے گی جبکہ
 بیوی مسئلہ ۴۰۷ میں موجود تفصیل کے مطابق اور احوط کی بناء پر شکار حرام رہیں گے ۔
 ۴۱۶۔ جس شخص کیلئے طواف اور سعی کی ادنیٰ کی دونوں وقوف سے پہلے جائز ہو اور وہ طواف اور سعی دونوں وقوف
 سے پہلے انجام دے تو ایسے شخص کیلئے خوشبو اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ منی کے اعمال مزلاری
 و ذبح و حلق یا تقصیر انجام نہ دیدے

طواف النساء

واجبات حج میں سے دسواں اور گیارہواں واجب طواف النساء اور اس کی نماز ہے یہ دونوں اگرچہ واجب ہیں لیکن رکن
 نہیں ہیں اس لئے اگر انہیں جان بوجھ کر چھوڑ بھی دیا جائے تب بھی حج باطل نہیں ہوتا ۔
 ۴۱۷۔ طواف النساء مردوں اور عورتوں سب پر واجب ہے چنانچہ اگر کوئی مرد اسے چھوڑ دے تو اس کی بیوی اس پر
 حرام ہو جائے اور اگر عورت اسے چھوڑ دے تو اس کا شوہر اس پر حرام ہو جائے گا نیابتی حج میں نائب طواف النساء

کو منسوب عنہ جس کی جانب سے حج کر رہا ہے کی جانب سے انجام دینے کی اپنی جانب سے ۔
۴۱۸۔ طواف النساء اور اس کی نماز کی شرائط اور طریقہ وہی ہے جو حج کے طواف اور اس کی نماز کا ہے صرف نیت کا فرق ہے

۴۱۹۔ وہ شخص جو طواف النساء اور اس کی نماز خود انجام نہ دے سکتا ہو اس کا حکم وہی ہے جو عمرہ کو طواف اور اس کی نماز خود انجام نہ دے سکنے والے کا ہے جو کہ مسئلہ ۳۲۶ میں بیان ہو چکا ہے ۔
۴۲۰۔ جو شخص چاہے مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جان بوجھ کر یا بھولنے کی وجہ سے طواف النساء انجام نہ دے تو اسکا جبران و تدارک کرنا واجب ہے اور جبران کرنے سے پہلے اس کی بیویا س پر حلال نہیں ہو گی لہذا اگر خود انجام دینا ممکن نہ ہو یا بہت مشکل ہو تو جائز ہے ہ کسی کو نائب بنانے نائب کا اس کی جانب سے وطاف انجام دینے پر اس کی بیوی اس پر حلال ہو جائے گیا گر یہ شخص طواف النساء کے جبران سے پہلے مر جائے اور اس کا ولی یا کوئی اور اس کی جانب سے طواف کی قضاء کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ احوط یہ ہے کہ اس کے بالغ ورثا کی اجازت سے ان کے مال سے قضاء کرائی جائے ۔

۴۲۱۔ طواف النساء کو سعی سے پہلے انجام دینا جائز نہیں ہے چنانچہ اگر کوئی طواف النساء کو عمدا سعی سے پہلے انجام دے تو ضروری ہے کہ سعی کے بعد دوبارہ انجام دے لیکن اگر حکم شرعی نہ جاننے یا بھول کر ایسا کیا ہو تو اظہر یہ ہے کہ کفایت کرے گا اگرچہ دوبارہ دائیگی احوط ہے ۔

۴۲۲۔ مسئلہ ۴۱۲ میں مذکور افراد کیلئے طواف النساء کو دونوں وقوف سے پہلے انجام دینا جائز ہے لیکن منی کے اعمال مژلا رمی ذبح اور حلق یا تقصیر سے پہلے ان کیلئے بیوی حلال نہیں ہو گی ۔

۴۲۳۔ اگر عورت حائض ہو جائے اور قافلہ اس کی طہارت کا انتظار نہ کرے نیز قافلے سے جدا ہونا بھی ممکن نہ ہو تو اس کیلئے جائز ہے کہ طواف النساء کو چھوڑ کر قافلے کے ساتھ وطن واپس آ جائے تاہم احوط یہ ہے کہ کسی کو طواف النساء اور اس کی نماز کیلئے نائب بنائے اگر طواف النساء کا چوتھا چکر پورا ہونے کے بعد حیص آئے تو اس کے لئے جائز ہے کہ باقی کو چھوڑ کر قافلے کے ساتھ واپس آ جائے اور احوط یہ ہے کہ باقی طواف اور اس کی نماز کیلئے کسی کو نائب بنائے ۔

۴۲۴۔ طواف النساء کی نماز بھول جانے کا وہی حکم ہے جو عمرہ کے طواف کی نماز کو بھول جانے کا ہے جو مسئلہ ۴۲۹ میں بیان ہو چکا ہے

۴۲۵۔ مرد کا طواف النساء اور اس کی نماز انجام دینے پر اس کی بیویا ور اسی طرح عورت کا طواف النساء اور اس کی نماز انجام دینے پر کا شہور حلال ہو جائیں گے احوط یہ ہے کہ شکار تیرھویں ذی الحجہ زوال آفتاب تک حرام رہے گا اور اس کے بعد احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی ۔

مناسک حج

منی میں رات گزارنا

واجبات حج میں سے بارھویں واجب منی میں گیارہ اور بارہ کی رات گزارنا ہے اس میں قصد قربت اور خلوص نیت معتبر ہے اگر حاجی عید کے دن طواف اور سعی کرنے کیلئے مکہ جائے تو منی میں راگت گزارنے کیلئے واپس آنا واجب ہے حالت احرام میں شکار سیا جنتاب نہ برتنے والے شخص پر تیرھویں ذی الحجہ کی شب بھی منی میں گزارنا واجب ہے اسی طرح وہ شخص بھی کہ جس نے اپنی بیوی سے نزدیکی کی ہو بناء بر احوط تیرھویں ذی الحجہ کی شب منی میں گزارے مذکورہ اشخاص کے علاوہ باقی حجاج کیلئے جائز ہے کہ بارہ تاریخ کو ظہر کے بعد منی سے باہر چلے جائیں لیکن اگر وہاں رکیں یہاں تک کہ تیرھویں رات آ جائے تو ضروری ہے کہ تیرھویں کی رات بھی طولع فجر تک وہیں گزاریں ۔
۴۲۶۔ اگر منی سے نکلنے کیلئے اپنی جگہ سے سفر کا آغاز کیا جائے لیکن بجوم وغیرہ کی وجہ سے غروب سے پہلے منی کی حدود سے باہر نہ جایا جا سکے تو اگر رات منی میں گزارنا ممکن ہو تو منی میں قیام کرے لیکن اگر ممکن نہ ہو یا حرج وشدید تکلیف کا باعث ہو تو منی سے نکلنا جائز ہے تاہم بنا ور احتیاط ایک دنہ کفار دے
۴۲۷۔ قبل ازیں ذکر شدہ سبب کے علاوہ یہ معتبر نہیں ہے کہ منی میں پوریر ات گزارا جائے چنانچہ اول شب سے نصف

شب تک قیام کے بعد منیس ے جایا جا سکتا ہے لیکن اگر اول شب یا اس سے پہلے کوئی نکلے تو ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے بلکہ بناء بر احتیاط نصف شب سے پہلے منی واپس آ جائے جو شخص اول شب سے نصف شب تک منی میں قیام کے بعد نکلے اس کیلئے احوط اولی یہ ہے کہ طلوع فجر سے پہلے مکہ میں داخل نہ ہو ۔

۴۲۸۔ منی میں رات گزارنا جن افراد پر واجہ ہے ان میں سے درج ذیل چند لوگ مستثنیٰ ہیں

- ۱۔ وہ شخص جس کیلئے منی میں رات گزارنا زحمت اور تکلیف کا باعث ہو یا سے اپنی جان مال یا عزت کا خطرہ ہو
- ۲۔ وہ شخص جو منی سے اول شب یا اس سے پہلے نکل جائے اور مکہ میں آدھی رات سے پہلے عبادت مغی ۴ شغول ہو کر طلوع فجر تک تمام وقت ضروری حاجات مڑلا کھانے پینے کے علاوہ عبادت میں گزارنے کی وجہ سے واپس نہ آسکے

۳۔ وہ جو مکہ سے منی جانے کیلئے نکلیا ور عقبہ مدینین سے گزر جائے تو اس کیلئے جائز ہے کہ راستے میں منی پہنچنے سے پہلے سو جائے

۴۔ وہ لوگ جو مکہ میں حاجیوں کو پانی پہنچاتے ہیں

۴۲۹۔ جو منی میں رات نہ گزارے اس پر ہر رات کے بدلے ایک دنہ کفارہ واجب ہے مذکورہ چار گروہوں میں سے دوسرے تیسرے اور چوتھے رپ کفار واجب نہیں ہے لیکن پہلا گروہ بنا بر احوط کفار دے اسی طرح وہ شخص بھی کفارہ دے جو بھولنے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے رات منی میں نہ گزارے ۔

۴۳۰۔ جو شخص منی سے جا چکا ہو اور پھر تیرھویں شب کسی کام سے منی واپس پہنچ جائے تو اس پر یہ رات منی میں گزارنا واجب نہیں ہے

رمی جمرات

واجبات حج میں سے تیرھواں واجب تین جمرات اولی وسطی اور جمرہ عقبہ کو رمی کرنا (کنکر مارنا) ہے واجہ ہے کہ رمی گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو کی جائے اور تیرھویں شب منی میں گزارنے والوں پر بنی بر احوط تیرھویں ذی الحجہ کے دن میں بھی رمی کرنا وجاہ ہے حالت اکتیار میں خود رمی کرنا واجہ ہے اور نیابت کافی نہیں ہو گی

۴۳۱۔ واجہ ہے کہ رمی جمرہ اولی سے شروع کرے پھر جمرہ وسطی کو اور پھر جمرہ عقبہ کو رمی کرے اگر بھول یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس سے مختلف عمل کرے تو واجہ ہے کہ پھر وہیں سے رمی شروع کرے جہاں سے ترتیب حاصل ہو جائے لیکن اگر پہلے جمرہ کو چار کنکر مارنا شروع کر دے تو پہلے والے کو باقی تین کنکر مارنا کافی ہے اور دوسرے جمرہ کو دوبارہ کنکر مارنا ضروری نہیں ہے ۔

۴۳۲۔ واجہ واجب چیزیں جو واجبات حج کے چوتھے واجب جمرہ عقبہ کی رمی کی ذیل میں بیان ہو ئیں تینوں جمرات کی رمی میں بھی واجب ہے ۔

۴۳۳۔ واجب ہے کہ رمی جمرات دن کے وقت کی جائے اس حکم سے چروا ہے اور ہر وہ شخص جو خوف بیماری یا کسی اور وجہ سے دن کے وقت منی میں نہ رہ سکتا ہو مستثنیٰ ہیں چنانچہ ان افراد کیلئے ہر دن کی رمی ازس دن کی رات میں کرنا جائز ہے لیکن اگر ہر شب میں بھی ممکن نہ ہو تو تمام راتوں کی رمی ایک شب میں کرنا جائز ہے

۴۳۴۔ جو شخص گیارہ تاریخ کو دن کے وقت بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے رمی نہ کرے تو واجہ ہے کہ ابرہ تاریخ کو اس کی قضا کرے اور جو بارہ تاریخ کی رمی کو بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نہ کر سکے تو وہ تیرہ تاریخ کو اس کی قضا کرے احوط یہ ہے کہ جان بوجھ کر رمی نہ کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے بناء بر احتیاط ادا اور قضا میں فرق رکھے اور قضا کو ادا سے پہلے انجام دے احوط اولی یہ ہے کہ قضا کو دن کے شروع میں اور ادا کو زوال کے وقت انجام دے ۔

(۴۳۵) جو شخص جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے رمی جمرات کو انجام نہ دے اور پھر مکہ میں اسے جیا ۷ء

یا مسلہ پتہ چلے ت واجو ہے کہ منی واپس جائے اور وہاں رمی کرے ۔ اگر دو یا تین دن کی رمی چھوڑے تو ابوط یہ ہے کہ جس دن کی رمی پہلے چھوڑ چھٹی ہو اسکی قضا پہلے انجام دے اوٹتر دنوں کی عمی کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے ۔ اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے یا مسئلہ پتہ چلے تو رمی بجالانے کے لیے واپس جان الازن نہیں ہے تاہم احوط اولی یہ ہے کہ اگر اکلے سال خود حج پر جائے تو قض اکرے اٹو راگر خود نہ جائے تو سکی کو قضا کے لیے نائب بنائے ۔

(۴۳۶) وہ شخص جو خود رمی نہ کرسکے مثلا مریض ہو تو کسی کو نائب بنائے ارو بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو رمی کے وقت وہاں موجود ہو اور نائب اس کے سامنے رمی انجام دے ۔ اگر نایب اسک ی جانب سے رمی انجام دے ۔ اور خود رمی کا وقت ختم ہونے سے پہلے عذر ختم ہونے سے مایو امہ ہو اور اتفاقا عذر ختم ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ خود

بھی رمی کرے۔ لیکن جو شخص نایب نہ بنا سلتا ہو مثلاً بیہوش ہو تو تو اسکا ولی یا کوئے شخص اس کی جانب سے رمی کرے۔

(۴۳۷) جو شخص ایام تشریق (۱۳، ۱۲، ۱۱ ذی الحجہ) میں جان بوجھ کر رمی چھوڑ دے تو اسکا حج باطل نہیں ہو گا، احوط یہ ہے کہ اگر آئندہ ساخود حج کرے تو خود ورنہ بنایب کے ذریعے اسکی قضا کرے۔

مناسک حج

مصدود کے احکام

(۴۳۸) مصدود وہ شخص ہے کہ جسے دشمن یا کوئی اور احرام باندھنے کے بعد حج کے اعمال کی بجا آوری کے لیے مقدس مقامات پر جانے سے روکے۔

(۴۳۹) حج سب سے بڑا عمرہ مفردہ سے روکا جائے اگر وہ قرنائی جککو سارو لاینا ہو تو اسکے لیے قربانی کے ذبح یا نحر کرنے کے ذریعے احرم کو اسی جگہ پر کھولنا جائز ہے جہاں ساسے روکا گیا ہو۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو اور احرم کھولنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ قربانی کا جانور حاصل کرے اور اسے ذبح یا نحر کر کے کھولے، بنا بر احتیاط قربانی کیے بغیر احرم بہ کھولے احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں ذبح یا بہر کے ساتھ حلق یا تقصیر بھی انجام دے۔ وہ شخص جسے عمرہ تمتع کے ساتھ ساتھ حج سے بھی روکا جائے تو اسکا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہو ہے۔ لیکن اگر اسکو دونوں وقوف کے بعد کعبہ جانے سے روکا جائے تو بعید نہیں ہے کہ اس کا فریضہ، حج افراد، میں تبدیل ہو جائے گا۔

(۴۴۰) وہ شخص جسے حج تمتع سے روکا جائے تگ اگر دونوں وقوف یا صرف ایک وقف مشعر سے روکا تو احتیاط یہ ہے کہ طواف کرتے سعی، حلق اور ذبح کر کے احرام کھول دے۔ اگر صرف طواف اور سعی کرنے سے روکا جائے اور نایب بنانا ممکن نہ ہو تو چنانچہ احرم کھولنا چاہتا ہو تو احوط یہ ہے کہ قربانی کرے اور حلق یا تقصیر انجام دے۔ لیکن اگر نایب بنانا ممکن ہو تو وبعید نہیں ہے جہاں بنا کافی ہو لہذا اپنے طواف اور سعی کے لیے نایب بنائے اور نایب کے طواف کرنے کے بعد نماز طواف خود پڑھے۔ اگر اعمال بجالانے کے لیے منی میں پہنچنے سے روکا جائے تو اگر نایب بنانا ممکن ہو تو رمی اور قربانی کے لیے نایب بنائے اور پھر حلق یا تقصیر انجام دے، اگر ممکن ہو تو اپنے بال منی میں بھیج دے پھر باقی اعمال انجام دے۔ لیکن اگر نایب بنانا ممکن نہ ہو تو قربانی کرنا واجب نہیں ہو گا ہے۔ لہذا قربانی کے بدلے روزے رکھے۔ اسی طرح رمی واجب نہیں رہے گی۔ تاہم احتیاط یہ ہے کہ رمی اگلے سال خود یا نایب کے ذریعے انجام دے۔ اب باقی تمام اعمال مثلاً حلق یا تقصیر و اعمال کو مکہ میں انجام دے اور ان اعمال سے فارغ ہونے کے بعد رتمات مہرمات اس پر حلال ہو جائیں گے ہتی کہ زوجہ بھی حلال ہو جائے گی اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴۴۱) جسے حج یا عمرہ سے روکا جائے اور قربانی کرنے کی وجہ سے وہ احرم کھول دے تو یہ حج و عمرہ کافی نہیں پج بلکہ اگر اوہ حج اسلام انجام دینا چاہتا ہو اور اسے روکا جائے اور وجہ سے ہرام کھول دے تو اس پر واجب ہے اگر استطاعت باقی ہو یا حج اسکے ذمے ثابت ہو تو آئندہ سال حج پر جائے۔

(۴۴۲) اگر منی میں رات گزارنے اور رمی جمرات کرنے سے روک جائے تو اس سے حج متاثر نہیں ہوگا چنانچہ اس شخص پر مصدود کا حکم جاری نہیں ہو گا۔ لیکن اگر کسی سا رمی کے لیے نایب بنانا ممکن ہو تو کسی کو نایب بنائے ورنہ ابوط اولیٰ یہ ہے کہ آئندہ سال خود دیا نایب کے ذریعے اس کی قضا کرے۔

(۴۴۳) مصدود شخص جو قربانی کرے اس میں اس سے فرق نہیں پڑتا کہ قربانی کا جانور اونٹ، گائے یا بکری ہو۔ اگر قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ اسکے بدلے ۱۰ دن روزے رکھے۔

(۴۴۴) اگر حج کے لیے حرم امپہنے ولا وقوف مشعر سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو واجب ہے کہ اپنے حج کو پور کرے اور دوبارہ بھی بجالائے۔ جیسا کہ محرمت حرام میں بیان ہو ہے۔ پھر اگر اسکو حج تمام کرنے سے روکا جائے تو اس پر مصدود کے ہاکم جاری ہوں گے۔ لیکن احرام کھونے کے لیے قربانی دینے کے علاوہ اس پر جماع کاکفارہ بھی واجب ہو گا۔

محصور کے احکام

(۴۴۵) محصور وہ شخص ہے کہ جو احرام باندھنے کے بعد اعمال حج یا عمرہ کی ادائیگی کے لیے مریض یا کسی اور وجہ سے مقدس مقامات تک پہنچ نہ سکے

(۴۴۶) اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع میں محصور ہو جائے اور احرام کھولنا چاہیے تو اس کا فریضہ ہے کہ قربانی یا اسکی قیمت اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھیجے اور ان سے وعدہ لے کہ قربانی کو وقت معین میں مکہ میں انجام دیں گے اور پھر جب وقت معین آجائے تو یہ شخص جہاں وہیں پر ہے یا تقصیر کرے اور احرام کھول دے۔ لیکن اگر ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ممکن نہ ہو تو اس کی لیے جائز ہے کہ جہاں ہو وہیں پر قربانی کرے اور احرام کھول دے۔ اگر حج میں محصور ہو جائے

تو اس کا حکم وہی ہے جو اوپر بیان ہو ابے مگر قربانی کو منیٰ میں عید کے دن کرنے کو کہے۔
مذکورہ موارد میں محصور پر بیوی کے علاوہ باقی تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی اور بیوی اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک حج یا عمرہ میں طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی انجام نہ دے۔

(۴۴۷) اگر کوئی عمرہ کے احرام کے بعد بیمار ہو جائے اور قربانی کو مکہ بھجوا دے اور پھر اس قدر تندرست ہو جائے کہ خود سفر کرنا اور قربانی سے پہلے مکہ میں پہنچنا ممکن ہو تو اسے چاہیے کہ خود مکہ میں پہنچے اور اگر اس کا فریضہ عمرہ مفردہ ہو تو عرفہ کے دن زوال آفتاب سے پہلے اعمال کو مکمل کر سکتا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ ظاہر یہ ہے کہ اس کا حج افراد میں تبدیل ہو جائے گا۔ دونوں صورتوں میں اگر قربانی نہ بھیجے اور صبر کرے یہاں تک کہ اس کی بیماری کم ہو جائے اور یہ خود سفر کرنے پر قادر ہو جائے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۴۴۸) اگر حج کے احکام کے بعد حاجی بیمار ہو جائے اور قربانی بھیجنے کے بعد بیماری کم ہو جائے اور گمان ہو کہ حج ہو جائے گا تو اعمال حج میں شامل ہونا واجب ہے چنانچہ اگر دنوں و قوف یا صرف و قوف مشعر حاصل ہو تو جیسے کہ بیان ہو اس کا حج ہو گیا لہذا اعمال حج اور قربانی انجام دے۔ لیکن اگر کوئی بھی وقف حاصل نہ کر سکے تاہم اس کے پہنچنے سے پہلے اس جانب سے قربانی ادا نہ کی گئی ہو تو اس کا حج عمرہ مفردہ میں تبدیل ہو جائے گا اور اگر اسکی جانب سے قربانی ادا کر دی گئی ہو تو یہ تقصیر یا حلق انجام دے اور بیوی کے علاوہ باقی تمام چیزیں اس پر حلال ہو جائیں گی۔ بیوی اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک حج اور عمرہ میں طواف اور سعی بجا نہ لائے لہذا اگر انہیں انجام دے گا تو عورت بھی حلال ہو جائے گی۔

(۴۴۹) اگر حاجی بیماری یا کسی اور وجہ سے طواف و سعی کے لیے نہیں پہنچ سکتا ہو تو اس کے لیے نائب بنانا جائز ہے۔ اور نائب کے لیے طواف کے بعد نماز طواف خود انجام دے۔ اگر منیٰ میں جا کر وہاں کے اعمال انجام دینے سے محصور ہو تو رمی اور ذبح کے لیے نائب بنائے اور حلق یا تقصیر انجام دے ممکن ہو تو اپنے بال منیٰ بھیجے۔ اس کے بعد باقی تمام اعمال انجام دے اور اس کا حج پورا ہو جائے گا۔

(۴۵۰) اگر کوئی محصور ہو جائے اور اپنی قربانی بھجوا دے اور اس سے پہلے کہ قربانی اپنی جگہ پہنچے اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کیلئے سر مونڈنا جائز ہے۔ لہذا اگر سر مونڈے تو واجب ہے کہ جس جگہ ہو وہیں ایک بکری ذبح کرے یا تین دین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر مسکین کو دو مد پر مد تقریباً ۷۵۰ گرام کھانا دے۔
(۲۵!) حج یا عمرہ میں محصور ہونے والا اگر قربانی بھجوا کر احرام کھول دے تو اسکا حج یا عمرہ ساقط نہیں ہوا لہذا حج اسلام انجام دینے والا اگر محصور ہو جائے اور قربانی بھیج کر احرام کھول دے تو اس پر واجب ہے کہ اگر استطاعت باقی ہو تو یا حج اس کے ذمہ ثابت ہو چکا ہو تو اگلے سال حج اسلام بجا لائے۔

(۴۵۲) اگر محصور کے پاس قربانی یا اس کے پیسے نہ ہوں تو وہ اس کے بدلے دس روزے رکھے۔
(۴۵۳) اگر محرم کے لیے حج یا عمرہ کے اعمال کی ادائیگی کے لیے مقدس مقامات تک خود جانا محصور و مصدود ہونے کے علاوہ کسی اور وجہ سے ممکن نہ ہو تو اگر عمرہ مفردہ کے لیے احرام باندھنا ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ جس جگہ ہو وہیں قربانی کرے اور بنا پر احتیاط اس کیسے تھ حلق یا تقصیر انجام دے کر احرام کھول دے۔ اسی طرح جب عمرہ تمتع کا احرام ہو اور حج کو حاصل کرنا بھی ممکن نہ ہو تو یہی حکم ہے ورنہ ظاہر یہ ہے کہ اس کا فریضہ حج افراد میں تبدیل ہو جائے گا۔ اگر طواف و سعی کے مقام تک پہنچنا یامنی کے اعمال بجا لانے کیلئے منی جانان ممکن نہ ہو تو اس کا اوبی بخرم ہے جو مسئلہ ۴۴۹ میں بیان ہو ابے۔

(۴۵۴) فقہاء کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ حج یا عمرہ کرنے و لاجب قربانی ساتھ نہ لائے اور اس نے خدا سے شرط کی ہو کہ اگر اعمال حج مکمل کرنے سے معذور ہو گیا تو احرام کھول دونگا۔ اور پھر کوئی عذر پیش آجائے مثلاً بیماری دشمن یا کسی اور وجہ سے کعبہ یا وقوف کی جگہوں پر نہ پہنچ کسی تو اس شرط کے نتیجہ میں عذر پیش آنے پر حرام کھول

سکتا ہے۔ اور تمام چیزیں اس پر حلال ہو جائیں گی اور حران کھولنے کے لیے قاریابی دینا وار حلق و تقصیر کرنا ضروری ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی محصور ہو جائے تو بیوی کے حلال ہونے کے لیے طواف و سعی واجب نہیں ہیں یہ قول اگرچہ وجہ سے خالی نہیں ہے مگر احتیاط واجب یہ ہے کہ جب محصور یا مصدود ہو جائے تو جو حکام حرام کھولنے کے لیے بتائے گئے ہیں ان کی رعایت کریا اور شرط کے نتیجہ محل ہونے پر مذکورہ آثار مرتب نہ کرے۔ یہاں تک واجبات حج کو بیان کیا گیا اب ہم حج کے آداب بیان کریں گے۔ فقہاء نے حج کے لیے بہت زیادہ آداب ذکر کئے ہیں جن کی گنجائش اس مختصر سی کتاب میں نہیں ہے لہذا ہم چند آداب بیان کرنے پر اکتفا کریں گے۔ یہ جان لینا چاہیے کہ مذکورہ آداب میں سے بعض مستحب ہونا قاعدہ تسامح فی ادلتہ السنن پر مبنی ہے چنانچہ ضروری ہے کہ انہیں رجا مطلوبیت کی نیت سے ناچم دیا جائے نہ کہ اس نیت سبب یہ شارع مقدس سے وارد ہوئے ہیں یہی حکم مکروہات میں بھی ہے جو آگے بیان کئے جائیں گے۔

مناسک حج

متفرق آداب

مستحبات احرام

- 1۔ احرام پہننے سے پہلے بدن کو پاک صاف کرنا جاخن کاٹنا مونچھوں کی تراش خراش کرنا زیر بغل اور زیر ناف بالوں کو صاف کرنا مستحب ہے۔
- 2۔ جو شخص حج کرنا چاہتا ہو وہ ابوتدا ذیعقدہ سے ارو جو عمرہ مفردہ کرنا چاہتا ہ وہ ایک مہینہ پہلے سے سر اور داڑھی کے بال بڑھائے۔ بعض فقہاء اسکے واجب ہونے کے قائل ہی انکا قول اگرچہ ضعیف ہے مگر احوط ہے۔
- 3۔ احرام کے لیے میقات سے غسل کرنا اور اظہر یہ ہی خہ حائض و نفسا کے لیے بھی یہ غسل کرنا صحیح ہے۔ اگر میقات پر پانی نہ ملنے کا خوف ہو اس سے پہلے غسل کرے پھر اگر میقات میں پانی مل جائے تو دوبارہ غسل کرے۔ اگر غسل کرنے کے بعد حدث اصغر صادر ہو یا ایسی چیز کھائے یا پہنے جو محرم پر حرام ہو تو دوبارہ غسل رکے جو غسل دن میں کرے گا وہ اگلی شب تک کافی ہو گا اور جو رات میں غسل کریگا وہ اگلے دن کے آکر تک کافی ہے۔
- 4۔ احرام کے دو کپڑے پہنے
- 5۔ دونوں کپڑے سوتی ہوں۔
- 6۔ نماز ظہر کے بعد احرام باندھے اور اگر نماز ظہر کے بعد نہ باندھ سکتا ہو تو کسی اور واجب نماز کے بعد باندھے ورنہ دو رکعت نافلہ نماز پڑھنے کے بعد باندھے جب کہ چھ رکعت افضل ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ الکافرون پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر خدا کی حمد و ثناء بیان کرے اور رسول اکرم اور انکی پاک آل پر درود بھیجے۔
- 7۔ احرام کی نیت کو زبان سے تلفظ کرے اور بیت کی الفاظ تلبیہ کے ساتھ ملانے۔
- 8۔ مرد تلبیہ بلند آواز میں کہیں۔
- 9۔ حالت احرام میں نیند سے بیدار ہو کر ہر نماز کے بعد سوار ہوتے وات سواری سے اترتے وقت تیلے کے اوپر چڑھتے ہوئے یا اترتے ہوئے سوار شخص سے ملاقات کے وقت اور سحر کے وقت تلبیہ کو کثرت سے پڑھنا مستحب ہے چاہے محرم مجنب یا حائض ہو۔ عمرہ تمتع کرنے والا تلبیہ کو اس وقت تک کہتا رہے جب تک اسے پرانے مکہ کے گھر نظر نہ آئیں اور حج تمتع میں عرفہ کے دن زوال تک تلبیہ کہتا رہے جیسا کہ مسئلہ 186 میں بیان ہو چکا ہے۔

مکروہات احرام

احرام میں چند چیزیں مکروہ ہیں۔

- 1۔ سیاہ کپڑے سے احرام باندھنا بلکہ احوط ہے ہ اسے ترک کریدیں چونکہ احرام میں سفید کپڑا افضل ہے۔
- 2۔ زرد رنگ خے بستر اور تکیہ پ سونا

- ۳۔ میلے کپڑے سے احرام باندھنا تاہم اگر احرام باندھنے کے بعد میلا ہوتو بہتر ہے کہ جب تک احرام کی حالت میں ہے اسے نہ دھوئے البتہ احرام بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- ۴۔ منقش یا اس جیسے کپڑے سے احرام باندھنا۔
- ۵۔ احرام سے پہلے مندی لگانا جب کہ اس کا اثر حرام کے وقت تک باقی رہے۔
- ۶۔ حمام میں جانا اولیٰ بلکہ احوط یہ بیہ محرم اپنے جسم کو من ملے اور نہگھے۔
- ۷۔ کسی کے بکارنے کے جواب میں لبیک کہنا بلکہ اسے ترک کرنا احوط ہے۔

حرم میں داخل ہونے کے مستحبات

حرم میں داخل ہوتے وقت چند چیزیں مستحب ہیں۔

- ۱۔ حرم پہنچ کر سواری سے اترنا اور داخل ہونے کے لیے غسل کرنا۔
- ۲۔ حرم میں داخل ہوتے وقت جوتے اتار کر انہیں خضوع و خشوع کی نیت سے ہاتھ میں پکڑنا۔
- حرم میں داخل ہوتے وقت دعا کا پڑھنا

اللہم انک قلت فی کتابک المنزل

۴۔ حرم میں داخل ہوتے وقت اذخر (خوشبودار گھاس) میں سے کچھ مقدار کا چبانا۔

مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

جو شخص مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہو اس کے لکھی مستحب ہے ہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے اور سکون و وقار کے ساتھ داخل ہو۔ مدینے کی سڑے سے آنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ مکہ کی بالائی سمت سے داخل ہو اور جاتے وقت مکہ کی زبیریں سمت والے راستے سے باہر جائے۔

مستحب ہے ہ مسجد الحرام میں ننگے پیر سکون و وقار اور خشوع کے ساتھ باب بنی شیبہ سے داخل ہو۔ اگرچہ یہ دروازہ مسجد کی وسیع ہونے کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا مگر بعض افراد کا کہنا ہے کہ یہ باب السلام کے مقابل ہے چنانچہ بہتر یہ ہی کہ باب السلام سے داخل ہو کر یہاں تک کہ ستونوں سے گزر جائے۔

مستحب ہے کہ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ کہے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ بسم اللہ وباللہ ومن اللہ و ما شاء اللہ والالسم علی انبیاء اللہ و رسلہ والسلام علی رسول اللہ والسلام علی ابراہیم خلیل اللہ والحمد للہ رب العالمین۔

مناسک حج

نماز طواف کے آداب

نماز طواف میں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ کافرون پڑھنا مستحب ہے نماز سے فارغ ہو کر خدا کی حمد ثناء بیان کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے اور خدا سے قبولیت کی دعا کرے

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے نماز طواف کے بعد سجدہ کیا اور سجدہ میں فرمایا

سجد وجہی لک تعبد ا ورق لالہ الا انت حقا حقا الاول قیل کل شئی والاخر بعد کل شئی وھا انا ذابین یدیک ناصیتی بیدک ،

واغفرلی انہ لا یغفر الذنب العظیم غیرک فاغفرلی فانی مقر بذنوبی علی نفسی ولا یدفع الذنب العظیم غیرک

مستحب ہے کہ صفا جانے سے پہلے آب زم زم پیے اور کہے

اللہم اجعلہ علما نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاء من کل داء و سقم

اگر ممکن ہو تو نماز طواف کے بعد آب زم زم کے کنویں کی طرف آئے اور اس سے ایک یا دو ڈول آب زم زم لے اور اس میں

سے کچھ پانی پی کر باقی اپنے سر کمر اور پیٹ پر ڈالے اور یہ دعا پڑھے

اللہم اجعلہ علما نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاء من کل داء و سقم

پھر حجر اسود کی طرف آئے اور وہاں سے صفا کی طرف روانہ ہو جائے

سعی کے آداب

مستحب ہے کہ سکون اور وقار کے ساتھ حجر اسود کے مقابل دروازے صفا کی طرف جائے اور جب صفا پر چڑھے تو کعبہ کی طرف دیکھے اور اس رکن کی طرف متوجہ ہو جس میں حجر اسود ہے اور اللہ کے حمد ثناء بیان کرے اور اس کی نعمتوں کو یاد کرے پھر سات مرتبہ اللہ اکبر سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور پھر تین مرتبہ کہے

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وہو علیکل شیئ قذیر

پھر محمد صلی اللہ علیہ آلم وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے اور پھر تین مرتبہ کہے
اللہ اکبر الحمد للہ علی ماہدانا والحمد للہ علی ما اولانا والحمد للہ الحی القیوم والحمد للہ الحی الدائم

پھر تین مرتبہ کہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبده ورسوله ، لانعبد الا ینہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ المشرکین

پھر تین مرتبہ کہے

اللہم انی اسئک العفو والعافیة والیقین فی الدینا والآخرہ

پھر تین مرتبہ کہے

اللہم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

پھر سو مرتبہ اللہ اکبر سو مرتبہ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور پھر یہ دعا پڑھے

لا الہ الا اللہ و وحده انجز وعده و نصر عیبه و غلب الحزاب و حده بارک لی فی الموت و فیما بعد لامو اللہم انی اعوذبک من ظلمة القبر و وحشته اللہم اظنی فی اظل عرشک یوم لا ظل الا ظلك

پھر تکرار کے ساتھ اپنے دین اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے سپرد کرے اور کہے

استودع اللہ الرحمن الرحیم الذی لا تضیع و دائعہ دینی و نفسی و اہلی اللہم استعملی علی کتابک و سنة نبیک و توافنی علی ملة و اعدنی من الفتنة

پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہ کر اسے دوبارہ دو مرتبہ پڑھے اور پھر ایک مرتبہ تکبیر کہ کر پھر اسے دوبارہ پڑھے اور اگر یہ پورا ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو اتنا پڑھے امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب آپ صفا پر چڑھتے تھے تو کعبہ رخ ہو کر ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھتے تھے

اللہم اغفر لی کل ذنب اذنبته قط فان عدت فعد علی بالمغفرة فانک انت الغفور الرحیم اللہم افعل بی ما انت اہلہ فانک ان تفعل ان تفعل بی ما انت اہلہ ترحمنی وان تعذبنی فانک غنی عن عذابی محتاج الی رحمتک فیا من انا محتاج الی رحمة ارحمنی ، اللہم لا تفعل بی ما اہلہ فانک ان تفعل ان تفل بی ما نا اہلہ ، تعذبنی ولن تظلمنی اصبحت اتقی عدلک ولا اخاف جورک ، فیما ہو عل لایجور ارحمنی

چھٹے امام علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال زیادہ ہو تو صفا پر زیادہ ٹھہرو مستحب ہے کہ سعی سکون اور وقار کے ساتھ کی جائے یہاں تک کہ پہلے منارہ کے مقام تک پہنچے اور وہاں سے دوسرے منارہ کی طرف ہرولہ یعنی تیز تیز چلے لیکن عورتوں کے لیے ہرولہ مستحب نہیں ہے وہاں سے سکون اور وقار سے چلتے ہوئے مروہ پر چڑھے اور پر پہنچ کر وہی اعمال انجام دے جو صفا پر انجام دئے تھے اور اسی پرح مروہ سے صفا واپس لوٹے اگر سوار ہو کر سعی کر رہا ہو تو دونوں مناروں کے درمیان سوار ہو کر تھوڑا تیز کرے اور مناسب ہے کہ گریہ طاری کرنے کی کوشش کرے اور بارگاہ الہی میں گڑ گڑا کر کثرت سے دعا کرے

مناسک حج

احرام سے وقوف عرفات تک کے آداب

جب حج کے لئے احرام باندھ کر مکہ سے باہر نکلے تو اسے میں آواز بلند کئے بغیر تلبیہ کہے ابطح پر پہنچ کر آواز کو بلند کرے اور منی کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہے
 اللهم اياك ارجو ادعو فبلغني املی و اصلح لی عملی
 پھر سکون و وقار سے ذکر خدا کرتے ہوئے منی جائے اور منی پہنچ کر یہ دعا پڑھے
 الحمد لله الذي اقد منيها صالحا في عافية و بلغني هذا المكان
 پھر یہ دعا پڑھے

اللهم و هذه منی و بی مما مننت به علی اولیائک من المناسک فاسئلک علی محمد ال محم دو ان تمن علی فیها بما مننت علی اولیائک و ابل طاعتک و انما انا عبدک و فی قبضتک
 حاجی کے لئے مستحب ہے کہ شب عرفہ اللہ کی اطاعت گزار کر کے ہوئے منی میں گزارے افضل یہ ہے کہ عبادت میں مشغول رہے خصوصاً مسجد خیف میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع شمس تک تعقیبات پڑھے اور پھر عرفات طرف جائے۔
 طلوع آفتاب سے پہلے بھی منی سے نکلنے سے پہلے کوئی حرج نہیں ہے جب عرفات کی طرف متوجہ کی طرف متوجہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللهم الیک صمدت و ایاک اعتمدت و وجھک اردت فاسئلک ان تبارک لی فی رحلتی و ان تقضی لی حاجتی و ان تجعلی ممن تباہی بہ الیوم من ہو افضل منی
 پھر عرفات پہنچنے تک تلبیہ کہے

وقوف عرفات کے آداب
 و قوف عرفات کی مستحبات بہت سی ہیں۔ جن میں سے چند بیان کی جا رہی ہیں۔

۱۔ حالت و قوف میں باطہارت ہونا

۲۔ زوال کے وقت غسل کرنا

۳۔ دعا اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کے لیے اپنے کو ہر چیز سے فارغ کر دینا

۴۔ پہاڑ کے دامن میں الٹے ہاتھ کی طرف وقوف کرنا۔

۵۔ نماز ظہر و عصر کو ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کر کے پڑھنا

۶۔ جتنا ممکن ہو منقول دعاؤں کو پڑھنا تاہم منقول دعائیں افضل ہیں۔ منقول دعاؤں میں سے ایک دعا عرفہ کے دن امام حسین علیہ السلام کی دعا ہے۔ اس دعا کے بارے میں روایت ہے کہ بشر و بشیر جو غالب اسدی کے فرزند تھے کہتے ہیں کہ عرفات میں جب عصر کا وقت ہوا ہم امام حسین علیہ السلام کے قریب تھے امام حسین نے چند اہل بیت فرزندوں اور ماننے والوں کے ساتھ حالت خشوع و خضوع اور سکون کے ساتھ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور پہاڑ کی دائیں جانب رو قبلہ کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ کو چہرہ مبارک کے برابر ت اس طرح بلند کیا جیسے کوئے مسکین کھانا مانگ رہا ہو اور پھر اس دعا کو پڑھا

وقوف مزدلفہ کے آداب

یہ بہت زیادہ ہیں ہم ان میں سے چند بیان کریں گے۔

۱۔ عرفات سے سکون اور وقار کیساتھ استغفار کرتے ہوئے روانہ ہون اور سیدھے ہاتھ کی طرف سرخ ٹیلے کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھیں۔

اللهم ارحم مرقفی و زد فی عملی و سلم لی دینی و تقبل مناسکی

معتدل رفتار کے ساتھ چلنا

نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ کر ایک اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھنا چاہے ایک تہائی رات گزر جائے۔

۔ راستے کے دائیں طرف وادی کے درمیان پہنچ کر مشعر کے قریب ہے سواری سے اتر جائے و پہلی مرتبہ حج کرنے والے کے لیے مستحب جگ مشعر الحرام کی زمیں پر پیر رکھے۔

۔ رات عبادت اور منقولہ و غیر منقولہ دعاؤں میں گزارے منقولہ دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ی

اللهم ہذ جمع اللهم انی اسئلک ان تجمع لی فیہا جوامع الخیر اللهم لاتویسنی من لآخر الذی سنلتک ان تجمعہ لی فی قلبی و

اطلب الیک ان تعرفنی ما عرفت اولیایک فی منزلی ہذا و ان یقینی جوامع الشر

۶۔ صبح تک طہارت میں رہے پھر ع نماز فجر ادا کر کے خدا کی حمد ثنا کبیاں کرے اسکی نعمتوں کو اور محبتوں کو یاد کرے اور نبی کریم پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔
اللهم رب المشعر الحرم فك رقيتي من النار والوسع علي من رزقك الحلال ودراعي شر فسقة الجن والنس ، اللهم انت خير مطلوب اليه و خير مدعو و خير مسئول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزت في موطنمي هذا ان تقللني عنرتي وتقبل معذرتي وان تجايز عن خطيئتي ، ثم الجعل التقوى من الدنا زادي
۷۔ مزدلفہ سے رمی کے لیے سسرت کنکر اٹھائے۔
۸۔ جب وادی محسر سے گزرنے لگے تو سو قدم تیز تیز چلے اور یہ دعا پڑھے۔
اللهم سلم لي عهدي واقبل توبتي واجب دعوتي واخلفني بخير ميممن تركت بعدى

مناسک حج

رمی جمرات کے مستحباب

رمی جمرات میں چند چیزیں مستحب ہیں
۱۔ کنکر مارتے وقت باطہارت ہونا
۲۔ جب کنکر ہاتھ میں پکڑے تو یہ دعا پڑھے۔
اللهم بذه حصياتي فاحصهن الي و ارفعهن في عملي
۳۔ کنکر پھینکتے وقت یہ دعا پڑھے
اللهم اكبر اللهم ادحر عنى الشيطان اللهم تصديقا بكتابتك و على سنة نبيك ، اللهم اجعله حجا ميرور و عملا مقبولا وسيعا مشكورا
و ذنبا مغفورا
۴۔ کنکر مارنے والا جمرہ عقبہ سے داس یا پندرہ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو
۵۔ جمرہ عقبہ کو سمانے اور پشت بقلبلہ کھڑے ہو کر کنکر مارنا جب کہ جمرہ اولی و وسطی کو قبلہ رخ ہو کر کنکر مارنا۔
۶۔ کنکر کو انگوٹھے پر رکھ کر انگشت شہادت کے ناخن سے پھینکنا
۷۔ منی میں اپنے خیمہ میں واپس آکر یہ دعا پڑھنا۔
اللهم بك و ثقفت و عليك توكلت فنعم الرب و نعم المولى و نعم النصير

قربانی کے آداب

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں۔
۱۔ قربانی کے لیے اونٹ یا گائے ہو ورنہ دنبہ ہو
۲۔ جانور موٹا
۳۔ ذبح یا نحر کرتے وقت یہ دعا پڑھے
وجهت وجهي للذي فطر السماوات و الارض حنيفا و ما انا من المشركين ، ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين
لا شريك له و بذالك امرت و انا من المسلمين ، اللهم منك ولك بسم الله والله اكبر ، اللهم تقبل مني
۴۔ ذبح خود کرے اور اگر یہ ممکن نہ تو چھری پر ہاتھ رکھے اور ذبح کرنے والا اس کا ہاتھ پڑھ کر ذبح کرے ورنہ ذبح کرتے ہوئے دیکھے اور اگر اپنا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حلق سر مونڈوانے کے مستحباب

حلق میں درج ذیل مستحباب ہیں۔
۱۔ سر کو دائیں طرف سے منڈوانا شروع کرے اور حلق کے وقت یہ دعا پڑھے
اللهم اعطني بكل شعرة نورا يوم القيامة
۲۔ منی میں اپنے خیمہ میں اپنے بال دفن کرے۔

۳۔ حلق کے بعد داڑھی اور مونچھوں کی تراش خراش کرے اور اپنے ناخن کاٹے۔

حج کے طواف اور سعی کے آداب
عمرہ کے طواف ، نماز طواف اور سعی کے جو آداب بیان ہوئے وہی آداب حج کے طواہ ، نماز طواف اور سعی کے بھی ہیں عید کے دن طواف کرنا مستحب ہے جب مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے
اللهم اعني عيسى سلكك و سلمني له او لسمه لي اسئلك مسالة العليل الذليل المعترف نذنبه ، ان تغفر لي ذنوبي و ان ترجعني بحجتي اللهم اني عبدك والبلدك بلدك ، والبيت بيتك ، جنت اطلب رحمتك و اوم طاعتك متبعا لامرك راضيا بقدر ، اسئلك مسالة المضطر اليك ، المطيع لامرك المشفق من عذابك ، الخائف لعقوبتك ، ان تبلغني عفوك و تحببني من النار برحمتك
پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اسے مس کر کے ہاتھ کو بوسا دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور وہ دعا پڑھے جو مکہ آنے کے بعد طواف کے وقت پڑھی تھی جسکا بیان مکرّمہ اور مسجد الحرام کے داخل ہونے کے آداب ، میں ہو چکا ہے ۔

ایام منیٰ کے آداب
ایام تشریق میں منیٰ میں قیام کرنا اور وہاں سے باہر نہ جانا مستحب ہے حتیٰ کہ مستحب طواف کے لیے بھی باہر نہ جانا جائے منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے اور پندرہ نمازوں میں پہلی نماز عید کے دن ظہر کی نماز ہے ۔ باقی مہیوں میں دس نمازوں کے بعد تکبیر مستحب ہے ۔ بہتر ہے کہ تکبیر اس طرح سے کہی جائے اللہ اکبر اللہ اکبر لاله الا الله و الله اکبر والله الحمد الله اکبر علی ما هدنا الله اکبر علی مارزقنا من بهيمه الانام والحمد لله علی ما ابلانا
مستحب ہے کہ فریضہ و نافلہ نمازوں کو مسجد خفیف میں پڑھے ابو حمزہ ثمالی نے پانچویں امام علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے منیٰ سے بارہ جانے سے پہلے مسجد خفیف می سو رکعت ناز پڑھی اسے ستر سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جو وہاں سو مرتبہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا ۔ جو سو مرتبہ لاله الا الله کہے گا تو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے کسی کو موت سے نجات دینے کا ثواب ہے اور جو سو مرتبہ الحمد اللہ کہے گا اس کو عراقین کے خراج جننا مال راہ خدا میں صدقہ کرنے کے برابر ثواب ملے گا ۔

مکہ معظمہ کے آداب
مکہ میں درج ذیل چند چیزیں مستحب ہیں ۔
۱۔ کثرت سے ذکر خدا کرنا و وارقراں پڑھنا
۲۔ مکہ میں ایک قرآن ختم کرنا ۔
۳۔ آب زم زم پی کر یہ کہنا چاہیے
اللهم اجعله علما نافعاً ورزقا واسعا وشفاء من كل داء سقم
پھر یہ دعا پڑھو
بسم الله و بالله والشکر لله
۴۔ کثرت سے کعبہ کو سیکھنا
۵۔ کعبہ کے دس طواف کرنا رین ابتدا شب میں تین آخر شب میں دو فجر کے بعد ار دو طواف ظہر کے بعد۔
۶۔ مکہ میں قیام کے دوران ۳۶۰ طواف کرنا اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ۵۲ طواف کرنا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جتنے طواف ممکن ہو اتنے طواف کرے۔
پہلی مرتبہ حج کرنے والے کے لیے کعبہ میں داخل ہونا مستحب ہے کہ داخل ہونے سے پہلے غسل کرے اور داخل ہونے وقت یہ دعا پڑھے ۔

اللهم انک قلت ومن دخله کانا فامنی من عذاب النار
اس کے بعد دنوں ستونوں کے درمیان سرخ پھتر پر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ حم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بع طپورے قرن سیکھوئے بنھی ۵۵ آیات پڑھے ۔
۸۔ کعبہ کے حاروں کونوں میں نماز پڑھے اور نماز کے بعد کہے ۔
اللهم من تہیا اوتعبا اواعد اوستعدا لوفادة الی الخ
مستحب ہے کہ کعبہ سے نکلتے وقت تین مرتبہ تکبیر کے بعد کہے

اللهم لا تجهد بلا ثنا ربنا ولا تشمت بنا اعدائنا فانك انت الضار النافع
پھر باہر آئے ور کعبہ رخ ہو کر سیڑھیوں کو اپنے بائیں جانب قرار دے کر سیڑھیوں کینزدیک دو رکعت نماز پڑھے۔

طواف وداع

جوشخص مکہ سے رخصت ہونا چاہے اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ طواف وداع بجالائے اور ہر چکر میں ممکن ہو تو حجر
اسود اور رکن یمانی کو مس کرے اور جب مستجار تک پہنچے تو مستحبات صفحہ ۳۳۵ پر بیان ہو چکے ہیں۔ وہ بجالائے
اور خدا سے دعا کرے پھر حجر اسود کو مس کرے اور پانے شکم کو خانہ کعبہ سے ملا دے ور اپنا ایک ہاتھ حجر اسود پر
اور دوسرا ہاتھ دروازے کی طرف رکھے پھر خدا پھر خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور ار پیغمبر اور انکی آل پر درود بھیجے
ارو پھر کہے اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک و نبیک و امینک و حبیبک و نجیک و خیرتک من خلقک اللہم کما بلغ
رسالاتک و جاہد فی سبیلک و صدع بامرک و اوذی فی جنبک و عبدک حرى اتاہ الیقین اللہم اقلبنی مفلحا منحا مستجابا لی
فافضل ما یرع بہ احد من و فدک من المغفرة البرکت والرحمة الرضوان العافیة
اور مستحب ہے کہ باب الحناطین سے نکلے جو رکن شامی کے سامنے ہے اور کدا سے دوبارہ کانے کی توفیق طلب کرے
اور مستحب ہے کہ نکلتے وقت ایک درہم کی کھجور خرید کر فقراء کو صدقہ دے۔